کیچ

2006

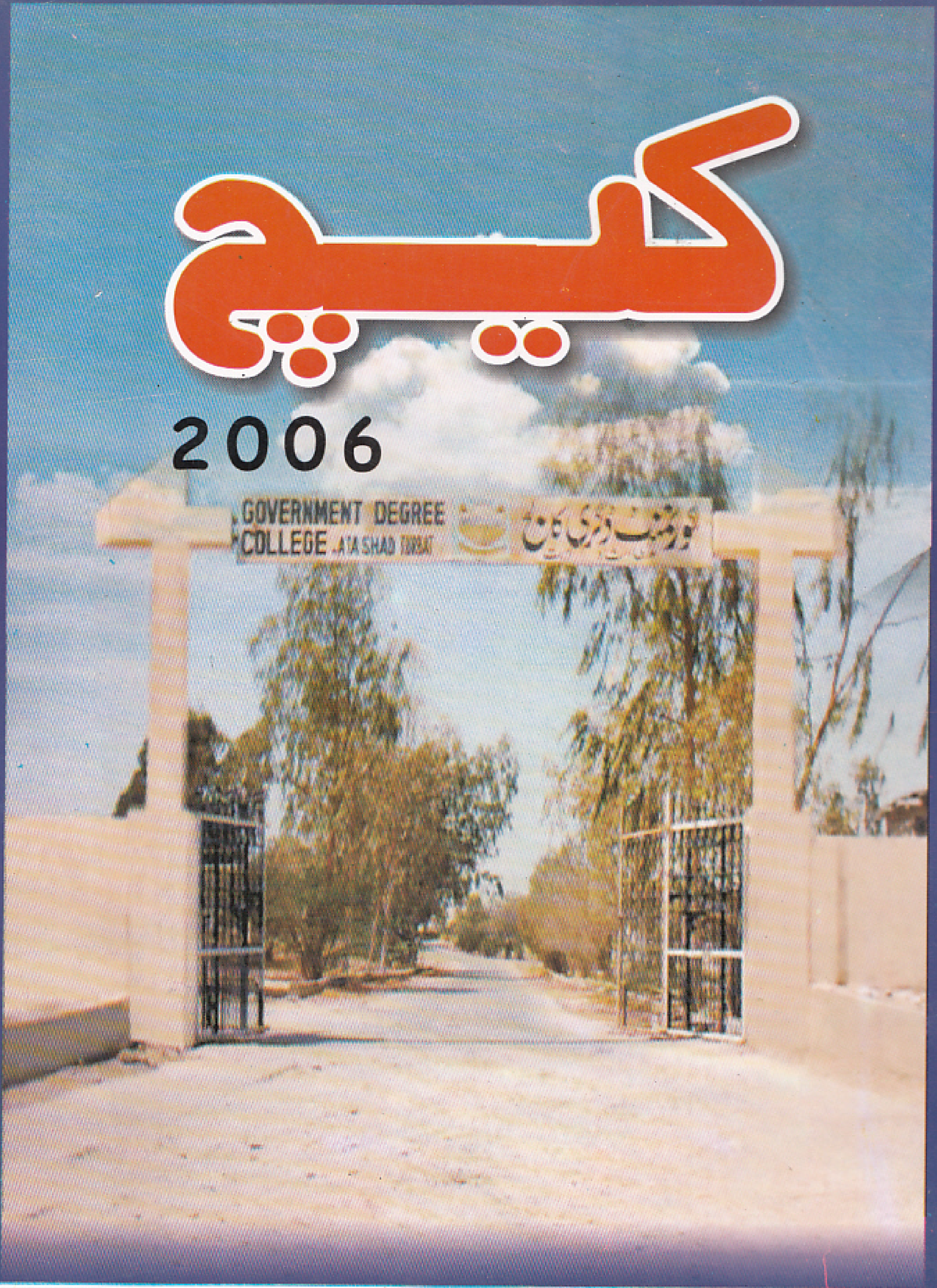

گورنمنٹ عطاشاد ڈگری کالج و گرلز ڈگری کالج تربت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

پیغام

بلوچستان کو یقیناً ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو مستقبل کی مسابقت پر گہرائی کے ساتھ نظر رکھیں۔ دنیا تبدیل ہورہی ہے۔ معاشی، سماجی اور اجتماعی حوالوں سے بین الاقوامی لغت میں تبدیلیاں رونما ہورہی ہیں۔ زندگی تیز گام ہوتے ہوئے انسانیت کے سامنے نئے سوال ابھار رہی ہے۔ معاشی اور ہمہ جہتی اقتصادی مسابقت و مفاہمت نے ہمیں نئے اقدامات کے روبرو کردیا ہے۔ ہمیں اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہونا چاہئے کہ معاشی ترقی کے نتیجے میں سماجی تبدیلی کا عمل متاثر ہوتے ہوئے قدامت و جدت کے مابین جاری مناقشے میں تیزی و تندی کا موجب بنتا رہا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت میں بدلاؤ آرہا ہے۔ تصور و خیال کے نئے افق فکر و نظر کی نئی تبدیلیوں کا تقاضا لئے ہوئے ہیں۔ نئی نسلوں کا سفر گزرتے ہوئے لمحوں، ایام مہہ و سال کے ساتھ دشوار ہوتا جارہا ہے۔ اجتماعی و اخلاقی اقدار اور انسانوں کے بیچ رویوں کی بنیادیں نئے سوالات کی زد میں ہیں اور نئی تہذیبوں کے مابین ٹکراؤ و مفاہمت کا مکالمہ وژن و نتائج تک رسائی کی نئی قوت کا تقاضا لئے ایک اہم اور بڑے سوالیہ نشان کی طرح ہمیں دعوت تحقیق و جرات دے رہا ہے۔ تردد کی گنجائش کیلئے زمین زیادہ وسیع نہیں رہی۔ ایسے میں نوجوان نسل کو فکر و الہام کی باریکیوں سے آشنا ہوتے ہوئے اپنے راستوں کا انتخاب کرنا ہے۔ ہمیں اس حقیقت کو سمجھ لینا چاہئے کہ اہداف کے تعین میں تاریخی مغالطوں کی گنجائش کا ہمیشہ امکان رہتا ہے۔ اس لئے رد و قبول کے نئے زاویوں کو زیر نظر رکھتے ہوئے بھٹکاؤ کے امکان کیلئے کم سے کم گنجائش چھوڑنی چاہئے۔

ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ہمہ جہتی مسائل ہماری ہم نوعیتی استعداد کے مقابلے میں دیو قامت ہیں۔ لیکن یہ انسان ہی تو ہے جو اضداد کے بیچ سے ہوکر روشنی کیلئے نئے راستے تلاش کرتا ہے۔ ہمارے نوجوان امکان کی کمی کے سبب استعداد کے بڑھاوے تک نہیں پہنچ پاتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم اپنی خامیوں، کمزوریوں، ناکامیوں اور نامرادیوں کا عمیق تجزیہ کرتے ہوئے حقائق کی کسوٹی پر اپنے ادراک کی بنیاد رکھیں۔ ہمیں ابھرنے والے نئے سوالات پر غور کرنا چاہئے اسکے جواب تلاش کرنے چاہیے۔ مکالمے اور مباحثے دلیل و استدلال کے ذریعے منطقی نتائج تک پہنچنا چاہئے۔ ہمیں یقین ہے کہ ''کیچ'' تاریخی سچائیوں کے مستقبل کی تاریخ کے حوالے سے صرف ماضی پرستی کے رجحان کا موجب نہیں بنے گا بلکہ یہ نوجوان طلبہ کی ذہنی بالیدگی، بلوغتِ فکر و نظر اور ادبی و روحانی استعداد کو بڑھانے کا ذریعہ بنے گا اور جہد بقا کے رویوں کو انسان دوستی کے ساتھ جوڑتے ہوئے وسعت قلب و نظر کا درس دیگا۔ ہمارے خیال کو ہماری پسماندگی سے مفاہمت نہیں کرنی چاہئے کہ ہمارا مستقبل نئے افق سے وابستگی کا تقاضا ہمیں نئی مسابقت کے روبرو کئے ہوئے ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ''کیچ'' بہت پر پیچ سوالوں کی گتھی کو سلجھانے میں عمیق گہرائی و گیرائی کے ساتھ اپنا کردار ادا کریگا۔

جام محمد یوسف

وزیر اعلیٰ بلوچستان

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

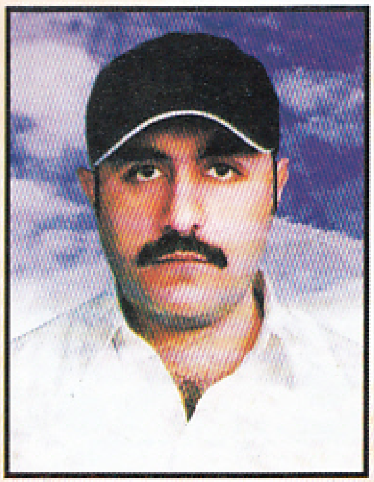

پیغام

میرے لئے یہ امر نہایت خوشی کا باعث ہے کہ گورنمنٹ عطا شاد ڈگری کالج اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تربت مشترکہ طور پر ''کیچ میگزین'' کی اشاعت کا اہتمام کر رہے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کے سائنسی دور میں نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیوں کہ ان سرگرمیوں کی بدولت طلباء میں عزم، اعتماد اور قائدانہ صلاحیتیں نمو پذیر ہوتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کیچ میگزین طالب علموں میں تخلیقی جوہر نمایاں کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اندر مثبت اور تعمیری سوچ پیدا کرنے کا باعث بھی بنے گا۔

یہاں اس امر کا اظہار کرتے ہوئے میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ ہماری ضلعی حکومت نے جہاں ضلع بھر کی تعلیمی ترقی میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ وہاں گورنمنٹ عطا شاد ڈگری کالج اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج دونوں کی ترجیحی بنیادوں پر مالی معاونت کی ہے۔ ہم ان شاءاللہ آئندہ بھی ان دونوں اداروں کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ میں کیچ میگزین کے ادارتی بورڈ اور پرنسپل صاحب کو میگزین کی اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

میر عبدالروف رند

ضلع ناظم کیچ

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

پیغام

علم انسان کو اس کے ہستی کا شعور دیتا ہے اور ادب اس کے شخصیت اور کردار کی تعمیر کرتا ہے۔ادب وہ آئینہ ہے جو معاشرہ کے روپ سنگھار میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔حرف کی حرمت اور کتاب دوستی کے بغیر ایک قابل رشک معاشرہ کی تعمیر و تکمیل کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا۔معراجِ انسانیت کا خواب علم و ادب کی بدولت ہی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔

ہمارے تعلیمی ادارے طلباء کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ادب کے ذریعے ان کی شخصیت اور کردار کی تعمیر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔مختلف تعلیمی اداروں کے ادبی رسائل اور مجلوں کی اشاعت اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔گورنمنٹ ڈگری کالج عطا شاد کیچ کا ادبی مجلّہ ''کیچ'' اسی تسلسل کا حصہ ہے۔میں ''کیچ'' کی اشاعت پر کالج کے پرنسپل، اساتذہ کرام اور طلباء کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے مستقبل میں بھی اس اہم دیرینہ روایت کو برقرار رکھنے کی امید رکھتا ہوں۔

☆☆

(پروفیسر امان اللہ مینگل)

ڈائریکٹر کالجز ہائیر اینڈ ٹیکنیکل

ایجوکیشن بلوچستان کوئٹہ

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کیچ

2006

گورنمنٹ عطا شاد ڈگری کالج تربت

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تربت

نگران اعلیٰ

پروفیسر عبدالرزاق خان

پرنسپل گورنمنٹ عطا شاد ڈگری کالج وگرلز ڈگری کالج تربت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ	پروفیسر عبدالرزاق خان
مدیر اعلیٰ	پروفیسر سربلند خان
معاون مدیر	پروفیسر برکت اسماعیل
مدیر اردو	پروفیسر باقر علی شاکر
معاون مدیر	پروفیسر سید آصف شیرازی
مدیر انگریزی	پروفیسر محمد انور قاضی
معاون مدیر	پروفیسر برکت اسماعیل
مدیر بلوچی	پروفیسر غفور شاد
معاون مدیر	پروفیسر ندیم اکرم

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

فہرست

حصہ اردو

نام مضمون	مصنف	صفحہ نمبر	نام مضمون	مصنف	صفحہ نمبر
وادی کیچ	محمد انور قاضی	9	امتحان اور مطالعہ	نذیر فتح	14
علم کے بارے میں	مہوش مولا بخش	15	اندھیرا اجالا	امجد حبیب	16
کارآمد باتیں	رخسانہ عارف	19	زندگی	سمیرہ محمد رضا	20
علم کی فضیلت	عائشہ نسیم	21	تعلیم سب کیلئے	شاہ زیب	21
علم کی روشنی	سکینہ حاجی مراد	22	آج کے نوجوان	ہیبتان بشیر رند	23
کتاب بہترین ساتھی	شہناز غلام محمد	24	یہ دنیا امتحانگاہ	منیر احمد	25
اسلام میں صفائی	زہرہ جبین	26	دینی مدارس	پروفیسر صلاح الدین	27
معاشرتی خرابیاں	عبدالرشید	30	فضیلت علم	محمد رحیم	31
ایڈیسن	نسیم دشتی	32	مسلمان کا عقیدہ	موزل ملنگ شاہ	33
اسلام اور احترام آدمیت	پروفیسر ندیم اکرم	34	زندگی کیا ہے	اورنگ زیب	36
اوزون گیس	پروفیسر خلیل الرحمٰن	37	ضمیر کی آواز	اعجاز احمد	38
سیکرٹری تعلیم کا دورہ	پروفیسر برکت علی	39	حسن ادب	پروفیسر باقر علی شاکر	40
کلام اقبال	پروفیسر آصف شیرازی	43	اساتذہ کے نام	خالد الرحمٰن	45
غزل	پروفیسر ندیم اکرم	46	غزل	پروفیسر امان اللہ ساجد	47
غزل	پروفیسر باقر علی شاکر	48	غزل	عطا شاد	49
عطا شاد کالج کے نام	خالد الرحمٰن	50	خیال اچھا ہے	پروفیسر آصف شیرازی	51

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

سرپرست اعلیٰ وایڈیٹرانچیف پروفیسر عبدالرزاق خان
پرنسپل گورنمنٹ عطاشاد ڈگری کالج وگورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تربت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

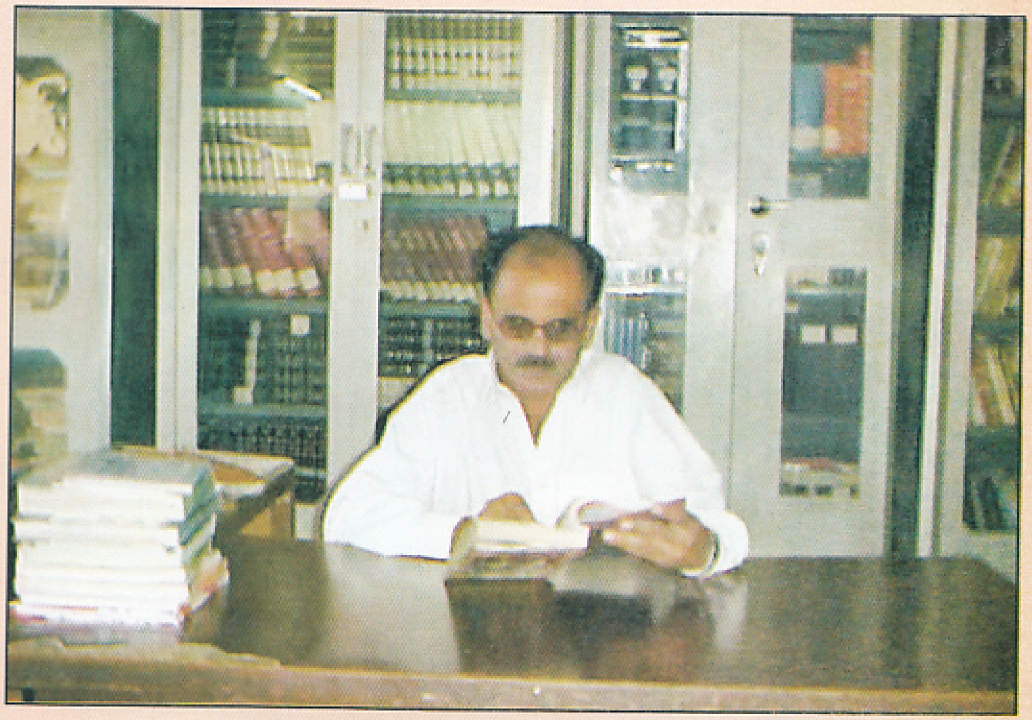

پروفیسر سربلند خان مدیر اعلیٰ

پروفیسر غفور شاد مدیر بلوچی

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

پروفیسر ظہیر احمد (بیالوجی)، پروفیسر واحد بخش (کیمسٹری)، پروفیسر محمد داؤد (کیمسٹری)

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ

کلاس روم کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

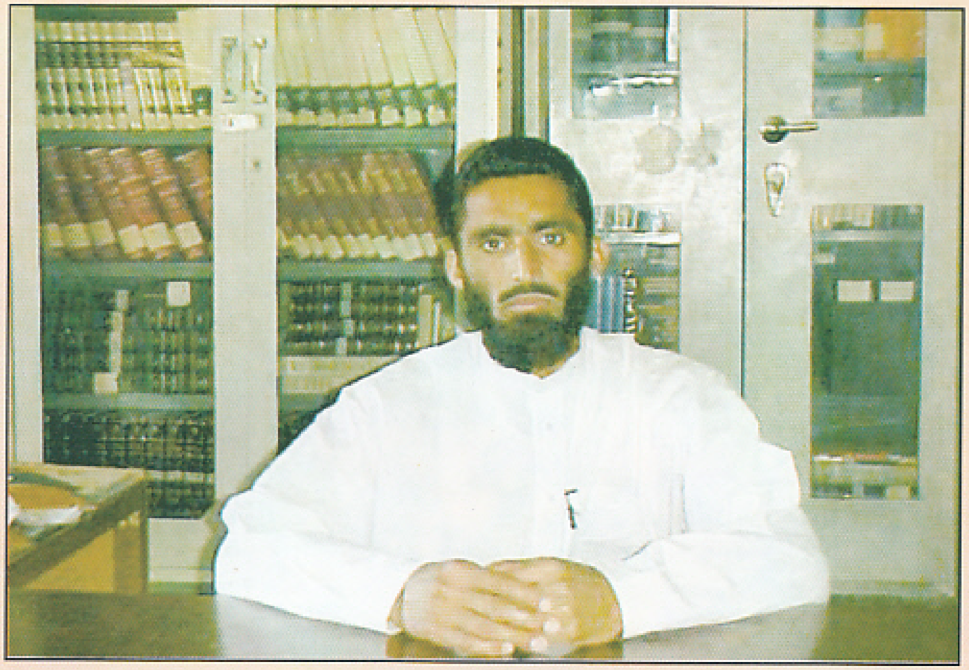

لائبریرین محمد یونس

طلباء مصروفِ مطالعہ

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

گورنمنٹ عطا شاد ڈگری کالج کی عمارت کے مختلف حصے

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

تقریب تقسیم انعامات

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

فٹ بال ٹیم عطاشاد ڈگری کالج تربت

فٹ بال گراؤنڈ عطاشاد ڈگری کالج تربت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اداریہ

کیچ میگزین کا تازہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس میں ہمارے اساتذہ کرام طلبا و طالبات کی تخلیقات شامل اشاعت ہیں۔
طلباء و طالبات چونکہ زندگی کے اس دور میں نو آموز ہوتے ہیں اس اعتبار سے ان کی کاوش قابلِ ستائش ہے۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ہر تخلیق کار نہایت حساس ہوتا ہے۔ احساس سے عاری لوگ کبھی تخلیقی کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتے۔
یہ بھی حقیقت ہے کہ تخلیقی عمل نہایت کٹھن اور جان جوکھوں کا کام ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنے والے لوگ بڑے باہمت ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے ہمارے نو آموز طلبا و طالبات بڑے باہمت ہیں کہ انہوں نے منزل کی جانب پہلا قدم اٹھایا ہے۔

ہمارا تعلق تدریس کے عظیم شعبے سے ہے اور ہمارے اداروں سے مستقبل کے معمار پیدا ہوتے ہیں، لیکن تعلیمی اداروں کا کام محض نصابی سرگرمیوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ غیر نصابی سرگرمیاں بھی خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ تحقیقی نوعیت کی غیر نصابی سرگرمیوں کے ذریعے ہم طلبہ کو سماج کا باشعور اور فعال انسان بنا سکتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ کیچ کی سرزمین علمی اور ادبی حوالے سے کبھی پیچھے نہیں رہی ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر دور میں کیچ سے نامور لوگ پیدا ہوئے ہیں۔

ڈگری کالج کی خوش نصیبی رہی ہے کہ اس کے قیام سے لیکر آج تک اسے اچھے اساتذہ منتظم اور تجربہ کار پرنسپل صاحبان کی خدمات حاصل رہی ہیں۔ اس ادارے کے ہزاروں فارغ التحصیل طلبا زندگی کے مختلف شعبوں میں خوش اسلوبی سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

کیچ میگزین کے معیار کے بارے میں عرض ہے کہ ہماری پوری کوشش رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ معیاری علمی اور مفید مضامین شامل اشاعت کیے جائیں۔ اس سلسلے میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں یہ قارئین کی رائے سے اندازہ ہو سکے گا۔

ہماری یہ گزارش ہے کہ قارئین ہماری کوتاہیوں اور خامیوں کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ اشاعت کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

میگزین چھاپنا ایک مشکل صبر آزما اور وقت طلب کام ہے، مگر میں نے اس سلسلے میں اپنے کو کبھی تنہا محسوس نہیں کیا۔ اس سلسلے میں ایڈیٹوریل بورڈ کے جناب پروفیسر باقر علی شاکر، جناب پروفیسر محمد انور قاضی اور جناب پروفیسر عبدالغفور شاد کا ان کی معاونت پر تہہ دل سے مشکور ہوں۔ ان کے علاوہ جملہ اساتذہ کرام اور خاص طور سے جناب پروفیسر ندیم اکرم اور جناب پروفیسر برکت علی کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے کیچ میگزین کی اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔

یہ بجا طور پر ایک ٹیم ورک تھا اور ہماری ٹیم کے ہر ساتھی نے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے پوری کرنے کی کوشش کی ہے۔

آخر میں محترم پرنسپل جناب پروفیسر عبدالرزاق خان صاحب کی حوصلہ افزائی کا تہہ دل سے معترف ہوں کہ مختصر وقت میں ان کی شب و روز کی محنت سے میگزین وقت پر شائع ہو سکا۔

پروفیسر سر بلند خان بلوچ
چیف ایڈیٹر

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

ایڈیٹر کی رائے

کیچ میگزین کا تازہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس مرتبہ کیچ میگزین کی اشاعت کا وقفہ قدرے طویل ہوگیا۔جس کی وجہ مالی مشکلات رہیں۔ جونہی ادارہ مالی اعتبار سے اس قابل ہوا کہ میگزین کی اشاعت ممکن ہو سکے تو یہ شمارہ منصۂ شہود پر آ گیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری نئی نسل میں تخلیق کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے انہیں مناسب رہنمائی کی ضرورت ہے۔ کیچ میگزین کی اشاعت کا بنیادی مقصد طلبا و طالبات میں مستور تخلیقی و تحقیقی جوہر کو اجاگر کرنا ہے۔اس شمارے کے مطالعہ سے یقیناً آپ کو احساس ہوگا کہ ہمارے طلبا و طالبات جوہرِ علمی سے مالا مال ہیں۔انہیں صرف اظہار کے لئے مناسب پلیٹ فارم کی ضرورت ہے۔ ہماری یہ ناچیز سعی در حقیقت طلبا و طالبات کو ایسا ہی پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے۔

اس شمارے میں کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مفید اور معلوماتی مضامین شاملِ اشاعت کئے جائیں۔اس میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔اس کا اندازہ آپ کی آراء سے ہو سکے گا۔

پروفیسر باقر علی شاکر

ایڈیٹر شعبہ اردو

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

وادیِ کیچ: تاریخ کے جھروکوں سے

محمد انور قاضی لیکچرار انگلش

کیچ کی وادی مشرقی جانب ہوشاپ سے شروع ہو کر کوہ وسطی مکران اور کوہ ساحلی مکران کے درمیان مغربی جانب جر بک تک پھیلی ہوئی ہے اور کہا جاتا ہے کہ قدیم زمانے کوہ وسطی مکران اور ساحلی مکران کے درمیان کا مکمل علاقہ یعنی کولواہ، آواران تا مند بلکہ پیشن (ایرانی مکران کا سرحدی گاؤں) کا علاقہ کیچ کے نام سے موسوم تھا۔ تاہم قدیم مورخوں کے مطابق یہ پوری وادی کیچ مکران کے نام سے مشہور تھی کیونکہ اسی علاقے سے متصل سرحد پار ایرانی بلوچستان کے علاقے کو بھی مکران کہا جاتا تھا۔

وادی کیچ تاریخ کے جھروکوں سے: سب پہلے سکندر اعظم کے دور میں ہم تاریخی طور پر مکران کے علاقے سے روشناس ہوتے ہیں۔ جب قسمت کا دھنی سکندر اعظم ہندوستان کے بادشاہ راجہ پورس کو شکست دیکر ہندوستان کے دوسری چھوٹی ریاستوں کو روندتے ہوئے مکران کے ساحلوں اور وادی کیچ کے کنارے گذرتے ہوئے ایران جاتے ہیں۔ مورخوں کے مطابق اس مہم جوئی میں سکندر اعظم کو جو سفری مشکلات پیش آئیں، ہندوستان کی جشن فتح اور کامرانی کو اس سفر بلکہ مہم نے خاک میں ملا دیا گو کہ مکران کیچ میں کسی نے کوئی خاص مزاحمت نہیں کی۔ تاہم سکندر کے لشکر کا بیشتر حصہ بمعہ ہاتھیوں و بوجھ اٹھانے والے جانوروں اور شاہی خزانے سمیت بری طرح تباہ و برباد ہوا خود سکندر اعظم کے لئے یہ مہم جان لیوا ثابت ہوئی اور جیسا کہ مؤرخوں نے لکھا کہ اپنے ملک یونان جاتے ہوئے ایرانی بلوچستان کے ساحلوں پر وہ ملیریا کی وجہ سے جان بحق ہوا اور یہ واقعہ حضرت مسیح کی پیدائش سے تین سو بارہ سال پہلے وقوع پذیر ہوا۔ سکندر اعظم کی ناگہانی موت کے بعد اس کی وسیع و عریض سلطنت اور مقبوضہ جات اُ کے جرنیلوں کے قبضے میں آئے اور کوئی بارہ سال بعد سکندر اعظم کا مشہور جرنیل نیکیٹر Nakator جو وسطی اور مرکزی ایشیا کا حکمران تھا اور اسکی سلطنت کی مشرقی سرحدیں ہندوستان کی سرحدوں سے ملتی تھیں۔ ہندوستان، ہی کے راجہ چندر گپت سے شرمناک شکست کھا کر مکران اور کیچ کی وادی راجہ چندر گپت کے حوالے کرنے پر مجبور ہوا۔ یہ علاقہ کئی صدیوں تک تاریخی طور پر نظروں۔ سے اوجھل رہا اور پانچویں صدی عیسوی میں مکران اور کیچ کی وادی تاریخی طور پر ایک بار پھر ظاہر ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں ہندوستان کے راجہ شرما ملک اپنی بیٹی کو بہرام گور کے عقد میں دیتے ہیں یہ واقع اندازاً ۴۴۰ء عیسوی میں ہوا۔ بہرام گور ساسانی سلطنت کے چودھویں بادشاہ تھے شرما ملک نے اپنی بیٹی کو جہیز میں مکران اور وادی کیچ بطور تحفہ دیا اور اگلی دو صدیوں تک مکران اور کیچ کی وادی بہرام گور کی ساسانی سلطنت میں شامل رہی، کیونکہ وادی کیچ مکران تاریخی طور پر ۶۲۸۔۵۹۱ء تک کیخسرو شاہ ساسانی سلطنت کا حصہ تھی۔ اسی دوران سندھ میں برہمن بادشاہ راجہ چچ بن سیلاچ ۴۴۔۶۳۵ء وادی کیچ پہنچا تا کہ اپنی سلطنت کے سرحدوں کو کیچ مکران تک متعین کر سکے۔

پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں جب ایران فتح ہوا عرب جرنیل کیچ مکران کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے آخری سالوں یعنی ۶۴۳۔۶۴۴ کیچ مکران کا حاکم ملک سعد تھا۔ اس نے حاکم سندھ کے تعاون سے عربوں کے حملے کے جواب میں سخت مزاحمت کی تاہم ایک عرب جرنیل نے فوراً ایک قاصد کے ذریعے کیچ مکران کے بارے میں خلیفہ وقت حضرت عمرؓ کو ایک خط لکھا

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

جس کے مندرجات کچھ ایسے تھے، ''مسلمانوں اور ایمان والوں کے کمانڈر حضرت عمرؓ کے نام اے خلیفہ میں کیچ مکران کے بارے کیا لکھوں یہ ایک ایسا علاقہ ہے، جس کے پہاڑ تو حقیقت میں پہاڑ ہیں، لیکن اسکے میدان کسی صورت اس کے پہاڑوں سے کم نہیں یہاں پانی نایاب اور اس علاقے کی کھجوریں اور پھل بدذائقہ ترین، یہاں کے لوگ جنگجو اور لڑاکو، یہاں اگر آپ کم فوج رکھیں گے تو یہاں کے مقامی انہیں مار ڈالینگے اور اس کے بر عکس زیادہ فوج یہاں ٹھہرائینگے تو یہ فوج بھوک اور خوراک کی عدم دستیابی کے سبب ختم ہو جائیگی اور اس علاقے سے آگے کا خطہ اس سے بھی بدتر''۔ اپنے علاقائی عرب کمانڈر کی رپورٹ کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے حکام اور جرنیلوں کی سندھ کو فتح کرنے کے منصوبے کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور انہیں آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے ہدایات جاری کیں۔

فردوسی اپنی کتاب شاہنامہ میں کیچ مکران کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وادی کیچ، ایرانی اور تورانیوں کے درمیان ہر وقت میدان جنگ رہا ہے اور وادی کیچ ایرانی بادشاہ کیکاؤس کی سلطنت کا ایک حصہ رہا ہے اور اس کے بعد تورانی سلطنت کا ایک صوبہ رہا ہے اور بادشاہ افراسیاب کے دور حکومت میں یہ علاقہ تورانی سلطنت کا ایک صوبہ رہا ہے۔ کیخسر وشاہ ایران نے تورانی بادشاہ افراسیاب کو پانچ لگا تار جنگوں کے بعد شکست دیکر اس علاقے کو دوبارہ اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

تاریخ سے بھی پتہ چلتا ہے کیخسر وشاہ ایران وادی کیچ کو دوبارہ اپنی سلطنت میں شامل کرنے کے بعد اس علاقے میں رہا اور اس دوران اس نے وادی کیچ میں زراعت کو ترقی دینے کے لئے اپنے ملک ایران سے ماہر زراعت وارضیات منگوائے اور یہاں انہیں بسایا اور وہ جب دوبارہ ایران گیا تو وادی کیچ کے لئے اپنا نائب اشکاش نامی شخص کو بطور والی مقرر کر دیا اور اشکاش ہی نے وادی کیچ (تربت) میں دو کاریزات بنام کوسی اور خسوری تعمیر کروائیں جس سے تربت اور قرب و جوار کی زمینیں اور باغات سیراب ہوتے تھے صدیاں گذرنے کے باوجود ۱۹۷۰ء تک یہ کاریزات باقاعدہ طور پر بہتی تھیں تاہم آج کل وہ مکمل طور پر سوکھ چکی ہیں اور لوگوں نے ان کاریزات پر مکانات تعمیر کئے ہیں۔

شاہنامہ میں ایک اور ایرانی بادشاہ بہمن کا بھی ذکر ہے جو وادی کیچ میں رہا۔ تاریخ کے مطابق بہمن بادشاہ اسفندیار کا فرزند تھا اور اسی بہمن بادشاہ کی بہت سی باقیات آج بھی وادی کیچ میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک پتھروں کا ٹیلہ جسے مقامی لوگ ''بہمنی ڈمب'' کہتے ہیں تربت کے مغرب میں چار پانچ میل کے فاصلے پر ہے۔ تاریخی روایتوں کے مطابق بہمن بادشاہ کی موت تربت کے مشرقی جانب آپسر کے مقام پر ہوئی۔ تاریخی شہادتوں کے مطابق بادشاہ بہمن بادشاہ افسانوی شخصیت رستم کے نواسے بارزن کے ساتھ آپسر کے گھنے جنگلوں میں شکار کھیل رہا تھا اسی دوران ایک عفریت یعنی بلا (Dragon) نے اسے نگل لیا۔ بارزن نے بہمن بادشاہ کو نگلتے ہوئے دیکھا تھا چونکہ بہمن بادشاہ بارزن کسی جنگ میں شکست دیکر جنگی قیدی بنایا گیا تھا تاہم اپنی گرفتاری کے وقت بارزن نے یہ قول قرار کیا تھا کہ وہ اب کبھی بھی بادشاہ بہمن کی موجودگی میں تلوار نہیں چلائیگا۔ چنانچہ جب عفریت نے بادشاہ بہمن کو نگل لیا تو بارزن نے تلوار سونت لی اور اس بلا کو یہ کہتے ہوئے ہلاک کیا کہ میں نے اپنے قول کے مطابق بہمن سے بھی اپنا انتقام لے لیا اور اس بلا سے بھی بہمن بادشاہ کو نگلنے کے عوض اسے مار کر بدلہ لے لیا۔ بارزن کے یہ کہے ہوئے الفاظ آج بھی بلوچی کلاسیک شاعری میں ملتے ہیں۔ شاہنامہ کے مطابق وادی کیچ پر ایرانی بادشاہوں کیکاؤس، کیخسرو، لہراسپ، گشتاسپ، بہمن، ہما اور دراب نے حکومت کی۔

دسویں صدی عیسوی میں ابن حوقل کے مطابق کیچ مکران کا حاکم ایک عرب عیسیٰ بن مدان تھا جس کی حکومت کا دارالخلافہ کیز (Kiz) تھا اور اس شہر کی آبادی اس وقت کے ملتان کی آبادی کے نصف کے برابر تھی۔ مشہور سیاح مارکو پولو بھی کیچ مکران کے بارے اپنے سفرنامے میں ذکر کرتا

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

ہے اور بتاہے یہاں کے لوگ مچھلی کھانے کے بڑے شوقین اور ان میں سے بہت سے بت پرست ہیں۔

اگلے تقریباً سات صدیوں تک وادی کیچ مکران عارضی طور پر مختلف بیرونی حملہ آوروں اور سلطنتوں کے زیرنگین رہا۔ایک حکمران یا سلطنت کے بعد دوسرا لیکن یہ تمام عرصہ مختصر رہا اندرونی طور پر یہ علاقہ نیم خودمختاری کے مزے لوٹتا رہا۔لیکن نصیر خان اول کے دور حکومت ۱۷۵۰۔۹۳-۴ میں اسکی آدھی آمدنی بطور خراج خان قلات وصول کرتے رہے۔مقامی روایتوں کے مطابق اس دوران کیچ مکران میں سب سے پہلے ہوت خاندان نے حکومت کی اسکے بعد کچھ عرصہ رندوں کا حکم چلا، پھر ملک خاندان اقتدار میں آئے اور اسکے بعد کچھ عرصہ بلیدیوں نے حکومت کی اور آخر میں گچکی خاندان نے وادی کیچ کی حکومت بلیدیوں سے چھین لی۔اوپر ذکر کیئے ہوئے دو خاندانوں یعنی ہوت اور رند خاندانوں کی حکومت کے بارے ہمیں تاریخ سے مفصل حالات معلوم نہیں بس اتنا پتہ چلتا ہے کہ ہوت خاندان نے عربوں سے غالباً کیچ مکران کی امارت چھین لی اور اس کے بعد کچھ عرصے تک رند حکمران رہے۔ابتدائی ملک خاندان کے بارے جو شہادتیں دستیاب ہیں ان کے مطابق وادی کیچ میں پہلا ملک حاکم تاج الدین تھا اور اس زمانے میں ہندوستان میں غوری خاندان کا بادشاہ غیاث الدین تھا۔جس نے ہندوستان پر ۱۱۵۷ء سے لیکر ۱۲۰۲ء تک حکومت کی، نیز مؤرخوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ہوت اور رند خاندانوں نے گیارویں اور بارویں صدی کے درمیانی عرصے میں کیچ مکران میں باری باری حکومتی انتظام سنبھال لیا۔اسی طرح وادی کیچ جو بیرونی حملہ آوروں یا سلطنتوں کا حصہ رہی ان میں سلجوق،غزنوی،غوری اور منگول حکمران شامل تھے درحقیقت کیچ مکران کی قسمت کا بیشتر حصہ کرمان کے ساتھ وابستہ رہا،لیکن وادی کیچ مکران تاریخی طور پر کسی دور میں مغل سلطنت دہلی کا حصہ کبھی بھی نہیں رہا۔

خان قلات خان نصیر خان اول کے دور حکومت میں وادی کیچ کے علاقوں پر کئی بار حملہ کیا گیا اور ان دنوں وادی کیچ میں ملک دینار کی حکومت تھی۔خان قلات کے لشکر نے وادی کیچ پر حملہ کردیا اور ملک دینار کو قیدی بنا کے قلات لے گئے اور پھر وہاں پر انہیں بیدردی سے ہلاک کیا گیا۔ملک دینار کا جانشین اسکا بیٹا شہ عمر چونکہ ذکری عقیدہ چھوڑ کر مسلمان یا نمازی بن گیا تھا لہٰذا وہ خان قلات کا چہیتا بن گیا اور نصیر خان اول کو پہلی بار معلوم ہوا کہ مقامی حاکموں کے تعاون کے بغیر وہ کیچ مکران پر حکومت نہیں کرسکتا دوسری طرف کیچ مکران کے مقامی حکمرانوں نے یہ تلخ حقیقت تسلیم کرلی کہ خان قلات کی مدد واعانت کے بغیر ذکری عوام پر وادی کیچ میں حکومت نہیں کرسکتے (چونکہ اس زمانے میں ذکری عقیدے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تعداد کیچ مکران میں نمازیوں کی تعداد سے زیادہ تھی) لہٰذا گچکیوں اور خان قلات کے مابین یہ معاہدہ طے پایا کہ کیچ مکران کی آدھی آمدنی خان قلات کو بطور خراج دی جائے اور اسکے عوض خان قلات کیچ مکران کے علاقے میں گچکیوں کی حق حاکمیت کو تسلیم کرلینگے،تاہم شہ عمر جلد ہی بلیدیئوں کے ہاتھوں مارے گئے۔وادی کیچ کی روز بروز بگڑتی ہوئی صورت حال کو بھانپتے ہوئے خان قلات نے وادی کیچ پر تین مزید حملے کئے اور اس تمام علاقے کو تاراج کردیا اور اپنی ریاست مزید دریائے میناب کے کنارے تک یعنی ملکی چیدگ (Malik Cairn) تک وسعت دی۔مگر گچکیوں نے وقتاً فوقتاً اپنے علاقے کیچ مکران میں خان قلات کی حاکیت کو چیلنج کیا اور میر محمود خان کے دور حکومت میں تھوڑے عرصے کے لئے وہ بلاشرکت غیرے کیچ کے حکمران بن گئے۔لیکن ۱۸۱۶-۱۷ء میں جب میر محراب خان ریاست قلات کے خان بن گئے اور انہوں نے گچکی حاکموں کا زور توڑنے کے لئے اپنا نائب یا ناظم کیچ مکران میں مقرر کردیا۔۱۸۳۱ء شہ قاسم گچکی حاکم نے آخری کوشش کے طور خان قلات کے نائب/ناظم کو قتل کروادیا۔خان محراب خان نے آخر کار سردار فقیر محمد بیزنجو وادی کیچ میں اپنا نائب اور ناظم مقرر کردیا۔۱۸۳۸-۳۹ میں حاجی عبدالنبی خان قلات کی طرف سے وادی کیچ کے حالات کا جائزہ لینے وادی کیچ پہنچے تو میر فقیر محمد بیزنجو ناظم کیچ موجود تھے۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

سردار فقیر محمد بیزنجو بطور نائب/ ناظم ریاست قلات چالیس برس سے زیادہ وادی کیچ میں رہے۔ موصوف ایک مدبر اور لائق انسان تھے، انہوں نے کیچ میں گچکی خاندان میں شادی کی اور گچکیوں سے اپنے تعلقات کو بڑھایا۔ چنانچہ اس طرح انہوں نے ایک تیر سے دو شکار کئے۔ خان قلات کی حاکمیت کو تسلیم کروایا اور گچکیوں میں بھی مقبول ہوئے۔

پہلی افغان جنگ کے دوران کیچ مکران انگریزوں کی توجہ کا مرکز بنا اور پہلی بار خان قلات اور میجر لیچ Major Leech کی ہدایات پر حاجی عبدالنبی کیچ مکران کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے یہاں آئے جسکا ذکر پہلے بھی آچکا ہے۔ کیچ مکران کی اہمیت ایک بار پھر بڑھی جب انڈو یورپین ٹیلیگراف لائن Indo European Telegraph line بچھانے کا منصوبہ بنایا گیا تو میجر گولڈ سمڈ Major Gold Smid کی سربراہی میں ایک ٹیم ۱۸۶۱ میں مکران اور کیچ روانہ کردی گئی تا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ یہ ٹیلیگراف لائن مکران اور کیچ کے کس کس علاقے بچھائی جائے اور وہ علاقے جہاں جہاں مجوزہ ٹیلی گراف لائن کو بچھایا ہے وہ علاقے کونسے حاکم/ سردار/ میر/ معتبر یا کہدہ کے عملداری میں آتے ہیں تا کہ وہ بااثر شخصیت اپنے علاقے میں ٹیلی گراف لائن کی حفاظت کا ذمہ اٹھالیں اور اس کے عوض انگریز حاکم انہیں معقول وظیفہ اور اسلحہ دینگے۔ میجر گولڈ سمڈ کی تحقیقات کے نتیجے میں اس بات کا انکشاف ہوا کہ ایران وادی کیچ کے متصل علاقوں میں اپنی سرگرمیاں بڑھا رہا ہے، مزید یہ کہ ایران مسلسل مشرقی جانب وادی کیچ کے علاقوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ۱۸۶۹ء میں ایرانی حکومت نے مشرق کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے وادی کیچ سے متصل علاقہ "پیشن" پر بمپور کے بلوچ حاکم ابراہیم خان کی مدد سے قبضہ کرلیا، مگر انگریز حکومتِ ہندوستان نے خان قلات کی طرف سے مداخلت کی اور ایرانی پیش قدمی رکوادی۔ اس کے بعد برطانوی ہند حکومت، خان قلات اور ایرانی حکومت کے درمیان سہ فریقی مذاکرات ریاست قلات اور ایرانی بلوچستان کے سرحدوں کا تعین کرنے کے لئے بلائی گئی اور آخر کار بڑی مشکلوں کے بعد ستمبر ۱۸۷۲ء میں دونوں ملکوں کے سرحدوں کی حد بندی ہوئی۔

۱۸۸۰ سر رابرٹ سنڈیمن Sir Robert Sandeman برطانوی ہند حکومت کی طرف ایجنٹ ٹو گورنر جنرل برٹش بلوچستان مقرر ہوئے۔ وہ ایک تجربہ کار سپاہی اور ایک منجھے ہوئے منتظم تھے۔ سر رابرٹ سنڈیمن کو مکران اور وادی کیچ بہت ہی پسند تھا انہوں نے دو بار مکران اور وادی کیچ کا دورہ کیا اور یہاں کے معاملات میں خاص دلچسپی لی انہوں نے وائسرائے ہند کو مشورہ دیا کہ کراچی، لس بیلہ، پنجگور، زاہدان تا کرمان ایک کشادہ سڑک تعمیر کی جائے۔ سر رابرٹ سنڈیمن کی ناگہانی موت کی وجہ سے یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا۔ ۱۸۹۲ میں سر رابرٹ سنڈیمن نے رندوں اور خان قلات اور دوسری طرف رندوں اور سلطان مسقط کے درمیان جھگڑوں کی ثالثی کی اور یہ تمام جھگڑے خوش اسلوبی سے حل کئے گئے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ اس زمانے میں گوادر کا علاقہ سلطان مسقط کی عملداری میں تھا۔

۱۸۹۵ء میر محمود خان امیر ریاست قلات کیپٹن لی میسرئیر Captain le Mesurier پولیٹیکل ایجنٹ ریاست قلات کے ہمراہ کیچ مکران آئے۔ نصیر خان اول کے بعد ریاست قلات کے وہ پہلے خان تھے، جنہوں نے کیچ مکران کا دورہ کیا اور یہاں دیوان اودوداس کو اپنا ناظم مقرر کردیا۔ ۱۸۹۸ء میں میر بلوچ خان اور میر محراب خان نوشیروانی کی سربراہی میں ایک عام بغاوت ہوئی اس کی ابتدا میر محراب خان گچکی نے ناظم ریاست قلات کے ناظم دیوان اودوداس پر جان لیوا حملے سے کی اور اسے گرفتار کرکے قیدی بنالیا اور اسی دوران تربت کے قلعے پر بھی قبضہ کیا۔ ناظم دیوان اودوداس نے بالآخر رہائی پائی اور کلاتک میں پناہ لی محراب خان نے بعد میں اپنے بھائی میر رستم خان سے مدد لی جوان دنوں کیپٹن برن Captain Burn کی سربراہی میں کولواہ کے پہاڑوں میں ایک سروے ٹیم کی حفاظت پر مامور تھا۔ میر رستم خان نے میر بلوچ خان نوشیروانی کے ساتھ مل کر سروے ٹیم کے کیمپ پر حملہ کردیا اور کچھ لوگوں کو مار ڈالا اور حکومت وقت برطانوی اہل کاروان کو بہت مالی اور جانی نقصان پہنچایا اور ان

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

میں چند ناراض باغیوں نے ساحل کا رخ کیا اور ساحلی شہر پسنی کو لوٹا پھر پسنی اور گوادر کے درمیان لگے ہوئے ٹیلی گراف لائن کو کاٹ کر تباہ کر دیا۔ کرنل مین Colonel Mayre کی سربراہی میں ایک لشکر کراچی سے ان باغیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا جو چار سو جوانوں اور دو توپوں پر مشتمل تھا۔ باغیوں کو بھاری نقصان کے ساتھ شکست ہوگئی۔ یہ جنگ تربت کے جنوب میں گوک پُروش پہاڑوں کی ایک تنگ گھاٹی میں لڑی گئی۔ میر بلوچ خان اور میر محراب خان ایک سو پچاس ساتھیوں سمیت اس جنگ میں مارے گئے۔ اس کے بعد شہرک، ناگ، ہور اور سیجر کے مضبوط قلعے مسمار کئے گئے۔ اس بغاوت کے بعد وادی کیچ میں ریاست قلات کی طرف سے میر مہراللہ خان رئیسانی کو ناظم مقرر کر دیا گیا۔ ۱۹۰۰ء میں ایک بار پھر وادی کیچ میں بے چینی کی لہر پھیلی اس بار شیر محمد گچکی نے سرکشی کی اور ریاست قلات کے ناظم میر مہراللہ خان رئیسانی کے اختیارات کو للکارا، لیکن اسے میر محراب خان گچکی نے نہایت چابکدستی سے مروا دیا۔ جسے خان قلات نے اسی کام کے لئے مامور کیا تھا۔ اس پر ایرانی بلوچستان کے حاکم میر محمد عمر نوشیروانی (جو رشتے میں شیر محمد گچکی کے داماد تھے) نے ایرانی لوگوں کے ساتھ مل کر وادی کیچ سے متصل علاقوں پر کئی حملے کئے اور بہت لوٹ مار کی پھر دشت کے گاؤں کنٹ ءدار کو تاراج کر دیا۔ کیپٹن شاور Captain Shawer پولیٹیکل ایجنٹ ریاست قلات دس سواروں اور دو سو پیدل فوجیوں کے ساتھ وادی کیچ آئے اور دزک کے مقام پر بمپور (ایرانی بلوچستان) کے حاکم سے ملے اور آئندہ کے لئے ایسے ناخوشگوار واقعات کے خاتمے کے لئے ایک معاہدہ کیا گیا جس کی رو سے یہ فیصلہ ہوا کہ ریاست قلات، برطانوی اہلکار اور ایرانی سرحدی حکام نقصان اور تاوان کی تلافی کے لئے مشترکہ طور پر تعاون کرینگے اور اس واقعے کے ذمہ داروں سے زرتلافی لینگے اور ۱۹۰۱ء میں کیپٹن شاور ایک لشکر اور توپوں کے ساتھ ایرانی سرحد کو متعین کرنے کے لئے بطرف کیچ روانہ ہوئے اور وہ جب اپنے لشکر کے ساتھ کیچ پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ نودز کے قلعے پر محمد عمر نوشیروانی کے بھائی محمد علی نے باغیوں کے ساتھ مل کر قبضہ کر لیا ہے اور کیچ کے ناظم میر مہراللہ خان رئیسانی نے اس قلعے کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اور بیس دسمبر ۱۹۰۱ء میں اس قلعے کو باغیوں سے زبردست جنگ کے بعد خالی کرالیا گیا۔ اس کے بعد میجر شاور اپنے ساتھیوں سمیت ایرانی بلوچستان کے حکام سے مذاکرات کے لئے کرمان کے گورنر جنرل سے ملاقات کے لئے مگس (ایرانی بلوچستان) پہنچے اور کامیاب مذاکرات کے بعد ان کے مابین ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے طے پایا کہ برطانوی بلوچستان کے حکام خان قلات اور ایرانی حکام ایک دوسرے سے تعاون کرینگے۔

۱۹۰۵ء میں لارڈ کرزن Lord Curzon وائسرائے برطانوی ہند پہلی بار پسنی آئے۔ دراصل کسی وائسرائے ہند کا کیچ مکران کا یہ پہلا دورہ تھا اور لارڈ کرزن اس دورے میں مکران لیوی فورس کی بنیاد رکھی اور اس کا ہیڈ کوارٹر پنجگور بنایا گیا۔ ۱۹۱۷ء میں ایک بار پھر ایرانی بلوچستان کے حاکم تمپ کلات پر حملہ کیا ان دنوں تمپ کے سردار نادل شاہ گچکی تھے ایرانی حاکم نے تمپ کو بری طرح لوٹا اور جو کچھ ہاتھ لگا اپنے ساتھ ایران لے لئے۔

قیام پاکستان کے وقت ۱۹۴۷ء میں کیچ مکران کے حاکم نواب بائی خان تھے اور جلد انہوں نے اپنی چھوٹی ریاست وادی کیچ کا بلا چون و چرا الحاق پاکستان کے ساتھ کیا۔ اسطرح وادی کیچ ریاست قلات، ریاست لسبیلہ، اور ریاست خاران کے ساتھ پاکستان کے فیڈریشن میں شامل ہوئی اور مکران وادی کیچ کے ساتھ ایک ضلع بنا اور ۱۹۸۰ء کی دہائی میں جب مکران کو ایک الگ ڈویژن بنا دیا گیا تو کیچ کو ایک جدا ضلع کا درجہ ملا اس کے ساتھ بلیدہ، دشت اور تمپ سب ڈویژن ضلع کیچ میں شامل کئے گئے، چنانچہ موجودہ ضلع کیچ بلیدہ، سب ڈویژن دشت اور سب ڈویژن تمپ اور ضلع کیچ کا ہیڈ کوارٹر تربت قرار پایا۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

امتحان اور مطالعہ

نذیر فتح گوکدانی

امتحان ۔۔۔ایک فن: امتحانات میں کامیابی حاصل کرنا ایک باقاعدہ اور باضابطہ فن ہے۔ جو شخص اس فن کا ماہر ہے اور ساتھ ساتھ اسکے اصولوں اور قواعد پر پوری طرح عمل کرسکتا ہے وہ اعتماد کے ساتھ کسی بھی امتحان میں شریک ہوکر کم سے کم وقت اور محنت کے ذریعے بہتر کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ امتحانات کا نظام جو ہمارے ملک میں رائج ہے اس کو مضمونی امتحان کہا جاسکتا ہے۔ جس میں چند گھنٹوں کے مقررہ وقت میں چند سوالات کے جوابات تحریر کرلینے سے طالب علم کی سال کی محنت کی جانچ کی جاتی ہے اس طریقے سے کسی طالب علم کی صلاحیتوں کا قطعی طور پر صحیح اور قابلِ اعتماد جائزہ نہیں لیا جاسکتا۔ حالانکہ امتحانات کا اصول مقصدِ مہارت، علم اور اہلیت کا جانچنا ہے۔ امتحانات کے اس طریقے میں کم قابلیت رکھنے والے طالب علم کے زیادہ اظہار اور زیادہ قابلیت رکھنے والے طالب علم کے کم اظہار کی پوری گنجائش موجود ہے۔ اس قسم کے نظامِ امتحانات کا پورا انحصار یاداشت اور رٹ لینے پر ہوتا ہے۔ ممتحن صرف اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ کون سا طالب علم زیادہ یاداشت کا مالک ہے۔ اور اس نے سوال کے جوب کو اچھے انداز میں تحریری شکل میں لکھ ڈالا ہے۔ یہ طریقہ طالب علم کی قابلیت کے اظہار کا صحیح طریقہ نہیں ہے۔ امتحانات کی ان خرابیوں کے باوجود چونکہ ہمیں امتحانات سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لیئے اگر منصوبہ بندی سے امتحانات کی تیاری کرائی جائے تو کامیابی حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

امتحان ۔۔۔صحیح نقطۂ نظر: امتحانات میں کامیابی یا ناکامی کا انحصار حافظے، ذہانت اور محنت سے زیادہ کچھ فطری صلاحیتوں، کچھ اکتسابی صلاحیتوں اور کچھ اتفاقی حالات پر مبنی ہے۔ جہاں تک فطری صلاحیتوں کا تعلق ہے۔ ان پر کسی طالب علم کا اختیار نہیں مگر اکتسابی صلاحیتیں کوشش اور توجہ کے ذریعے ہر طالب علم اپنے اندر پیدا کرلیتا ہے۔ امتحانات کی تیاری میں بے قاعدگی اور بدحواسی سب سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ اعتماد کے ساتھ امتحان کی تیاری شروع کردینی چاہیئے امتحان ایک دلچسپ اہم اور ہمت آزما دوڑ ہے۔ جس میں طالب علم اپنی تھوڑی سی قابلیت، صلاحیت اور معلومات کو بہتر اور موثر طریقے سے استعمال کر کے کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ اور باقاعدگی سے امتحان کی تیاری کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

تیاری: امتحان کی تیاری کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ طالب علم ہر روز سبق اچھی طرح یاد کرے اور امتحان کے دن اسے ایک نگاہ سے دیکھ لے تاکہ تمام یاد کی ہوئی چیزیں دماغ میں تازہ ہوجائیں کورس ختم کرتے ہی اس کا دوبارہ مطالعہ شروع کرے۔ امتحان شروع ہونے سے کافی قبل ہمیں کلاس میں لکھائے ہوئے نوٹس اچھی طرح ذہن نشین کرلینے چاہیں۔ اپنے کورس کے تمام مضامین کو شروع سے آخر تک دوبارہ پڑھیں۔ یہاں تک کہ تمام مرکزی خیال اور اہم باتیں ذہن نشین ہوجائیں دوسری بار پڑھنے میں آپکو زیادہ وقت دینا چاہیئے۔ اور ہر چیز کو دماغ میں محفوظ رکھیں امتحانات سر پر آئیں تو بالکل خوفزدہ نہ ہوں آپ مکمل طور پر اپنے دماغ کو پُرسکون رکھیئے۔ پچھلی یاداشت کو دماغ میں اُجاگر کریں اور اپنے آپ پر اعتماد رکھیں۔

لیکچرز اور نوٹس: کلاسوں میں دیئے گئے لیکچرز کافی حد تک امتحانات کی تیاری میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ نے انہیں غور سے سنا ہو اور ان لیکچرز سے پہلے اور بعد میں آپ نے متعلقہ مضامین کا مطالعہ بھی کیا ہو تب آپ لیکچرز کے دوران سوالات پوچھ سکیں گے۔ کلاس میں دیئے گئے، لیکچرز کے نوٹس بنانا بہت مفید اور کارآمد ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ آپ ان نوٹس کی مدد سے اپنی یاداشت پر زور دے

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کر پورے لیکچر کو اپنے ذہن میں لا سکتے ہیں۔آپ اپنی کلاس میں روزانہ کرائے جانے والے کاموں کو سرگرمی سے کرتے جائیں۔تاکہ آپکا سبق چھوٹ نہ جائے اور آپ پیچھے نہ رہ جائیں۔کلاس شروع ہونے سے قبل اس مضمون کا مطالعہ کریں جسکا سبق اس دن کلاس میں ہونے والا ہے۔لیکچرز پر جو کچھ بھی سوالات دیئے جائیں آپ خود بھی ذہن میں ابھرنے والے سوالات ضرور پوچھیں۔

روزانہ مطالعہ: امتحان میں کامیابی کیلئے روزانہ مطالعہ اور محنت بہت ضروری ہے۔اگر آپ روزانہ مطالعہ کی عادت ڈال لینگے تو آپ چند ہی مہینوں میں محسوس کریں گے کہ اس کے متعلق آپ کے اندر اعتماد پیدا ہو رہا ہے۔آپ اپنے لیے ایک وقت مقرر کریں جس میں آپ کو ہر حال میں مطالعہ کرنا چاہئے۔آپ ایک ٹائم ٹیبل کے تحت مطالعہ کیجیے اور پھر باقاعدگی سے اس پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مطالعہ کے ساتھ ساتھ آپ ہفتہ وار اپنے مطالعہ کا جائزہ لیں۔

مطالعہ۔۔۔چند اصول، چند تجاویز: آپ اپنے اندر ایک والہانہ شوق پیدا کیجیے کہ جس مضمون کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں اس میں آپکو مہارت حاصل ہو جائے۔آپ کے دل میں ایک تڑپ ہو کہ جس چیز کو آپ پڑھیں اس پر آپ کو کامل عبور ہو جائے۔

آپ اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنائیں صرف خیالی محل تعمیر نہ کریں اور آج کا کام کل پر نہ چھوڑیں بلکہ روز کا سبق روز ذہن نشین کرتے چلے جائیں اپنے کام کو آپ ہر وقت دھیان میں رکھیں اور اسے بھول کر بھی پس پشت نہ ڈالیں آپ اپنی تمام رکاوٹوں کو اپنے راستے سے عقلمندی اور دانشمندی سے ہٹائیں۔جو آپکے مطالعہ میں حائل ہو رہی ہیں۔دورانِ مطالعہ مضمون میں دل لگائیں۔بے دلی اور خوف ہرگز نہ پیدا ہونے دیں۔مطالعہ کے لیے آپ اپنے اندر دلچسپی پیدا کریں دلچسپی کی بدولت ایک گھنٹے کے مطالعے کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ ابھی چند منٹ ہی گزرے ہیں۔آپ مناسب ماحول تلاش کیجیے یہ ماحول مطالعے کے لیے طالب علم کے ذہن کو زیادہ سے زیادہ آمادہ کرتا ہے۔ہر طالب علم کو اپنی طبیعت کے مطابق مناسب ماحول خود پیدا کرنا چاہیے۔مطالعے کے لیے وقت کی پابندی کی عادت ڈالنی چاہئے اور اس مقررہ وقت کو کسی دوسرے کام میں صرف کرنے سے احتراز کرنا چاہئے۔اس طرح طبیعت میں باقاعدگی پیدا ہوگی، اور امتحان کی تیاری میں مشکل نہیں آئے گی۔

☆☆☆

علم کے بارے میں

مہوش مولا بخش سکینڈ ایئر

علم وہ خزانہ ہے جو آپ کو جتنا ملے اتنا ہی کم ہے۔علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔اور اگر علم حاصل کرنے کے لئے اگر تمہیں چین جانا پڑے تو ضرور جاؤ۔علم وہ دولت ہے یہ جس کے پاس ہو وہ خوش نصیب اور جس کے پاس نہیں وہ بڑا بدنصیب ہے۔جب کوئی علم حاصل کرنے کے لیے تکلیفیں اٹھائے تو اُسے اُس کا پھل ضرور ملے گا۔علم وہ چراغ ہے جو ہر جگہ روشنی پھیلاتا ہے۔اور اس کی روشنی خوشیاں لاتی ہے۔انسان اس سے ترقی کرتا ہے۔علم حاصل کرنے والے لوگ کبھی نہیں بھٹکتے۔اُنہیں اُن کی منزل ضرور ملے گی۔جب کوئی بہت ہی مشکل سے اپنی تعلیم جاری رکھ کر آگے بڑھے گا۔تو خدا اُسے ناامید نہیں کرتا اور اسے کامیاب انسان بنا دیتا ہے۔ہمیں چاہیے کہ خود علم حاصل کریں اور دوسروں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت کریں۔اس دنیا میں ناممکن کچھ بھی نہیں ہے۔اگر سچے لگن سے تعلیم حاصل کی جائے تو ناامید نہیں ہونگے۔اور آج کے نوجوان کل کے معمار ہیں۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اندھیرا اجالا

امجد حبیب/ طالب علم ڈگری کالج تربت

کردار

سرور۔۔۔۔۔۔۔۔۔طالب علم

فدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سرور کا دوست

شکیل۔۔۔۔۔۔۔۔فدا کا دوست

نوید۔۔۔۔۔۔فدا کا باب اور بابا نوکر

(سرور ایک قابل اور لائق طالب علم ہے، اُسے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد کالج میں داخلہ لینا ہے۔ پہلے دن جب وہ کالج پہنچا تو اس کی ملاقات اسکے ایک پرانے دوست فدا سے ہو جاتی ہے۔ ملاقات کے بعد سرور، فدا کو اپنے ہاسٹل کے کمرے تک لے جاتا ہے۔ اور دونوں دوست ایک ہی کمرے میں رہنے پر اتفاق کرتے ہیں۔)

(پہلا منظر)

(سرور محسوس کرتا ہے کہ فدا پڑھائی میں کم دلچسپی لے رہا ہے)

سرور: (فدا سے) بھائی! آپ مطالعہ میں کم دلچسپی لے رہے ہیں۔

فدا: اتنا پڑھ کر کیا کروں گا۔ اور ہاں میں باہر بیٹھا ہوا ہوں۔ اگر میرا دوست شکیل آئے تو مجھے بلا لینا۔ (فدا چلا جاتا ہے اور سرور اسٹڈی (study) کر رہا تھا۔ کہ شکیل پہنچتا ہے۔)

شکیل: السلام علیکم، سرور جان آپ کیسے ہیں، پڑھائی کیسی ہے۔

سرور: وعلیکم السلام، میں بالکل ٹھیک ہوں۔ پڑھائی اچھی ہے۔

شکیل: فدا بھائی کہاں ہے۔

سرور: وہ تو باہر بیٹھا ہوا ہے۔ اچھا ٹھیک ہے، آپ یہاں بیٹھ جائیں، میں اسے ابھی بلاتا ہے ہوں۔ (سرور فدا کو بلانے باہر جاتا ہے۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ فدا بیر کے درخت کے نیچے سگریٹ پی رہا ہے۔)

سرور: (حیران ہو کر) ارے آپ کیا کر رہے ہیں یہ زہر ہے کمبخت۔ (فدا سگریٹ کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔)

سرور: اب چھپا کیوں رہے ہو۔ میں نے تو سب کچھ دیکھ لیا۔ یہ سگریٹ نہیں زہر ہے۔ اس میں شامل نکوٹین انسان کے دماغی خلیوں کو تباہ کر دیتی ہے۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

فدا: سرور بھائی! کسی کو بتانا مت، میں تو مجبور ہوں۔ یہ سب شکیل کا کام ہے جس نے میری عادتیں بگاڑ دی ہیں۔

سرور: اب جاؤ وہی تمھیں بلا رہا ہے۔ (فدا چلا جاتا ہے، سرور بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا جاتا ہے کچھ دیر بعد شکیل واپس آتا ہے)

سرور: اچھا ہوا آپ آگئے۔ ذرا فزکس کے اس Chapter کے بارے میں مجھے کچھ سمجھانا۔

فدا: ارے کہاں فزکس اور کہاں میں۔

سرور: تو پھر ایک سال تک آپنے یہاں کیا کیا؟

فدا: بس یوں ہی سگریٹ کے دم لیتا رہا۔ اور اِدھر اُدھر گھومتا رہا۔ عیش کرتا رہا۔

سرور: اچھا ہوا۔ آپنے سگریٹ کا نام لیا۔ یہ زہر کیوں پیتے ہیں آپ؟ آپ اپنا وقت، پیسہ برباد کر رہے ہیں۔ آپ کے والدین نے یہی سوچ کر آپ کو کالج میں داخلہ دلوا دیا کہ میرا بچہ خوب محنت کر کے پڑھے گا۔ بڑا ہو کر اپنے ملک وقوم کا نام روشن کرے گا۔

فدا: ارے دو دن کی زندگی ہے۔ عیش کرو۔ تم ہر وقت کمرے میں بند ہو کر کتابیں پڑھتے ہو۔ کچھ باہر کی زندگی کے مزے بھی لو۔

سرور: دو دن کی نہیں بلکہ دو سال کی زندگی ہے۔ کیونکہ ان سالوں میں آپکے مستقبل کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ (فدا سرور کی باتوں میں دھیان نہیں دیتا اور ایک گیت گنگناتا ہوا باہر نکل جاتا ہے۔)

(تیسرا منظر)

(اتوار کے روز دونوں دوست اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ اور فدا کا باپ فدا سے پڑھائی کے بارے میں کچھ پوچھ گچھ کرتا ہے۔)

نوید: اچھا بیٹا پڑھائی کیسی چل رہی ہے۔ اور ہاسٹل کا ماحول کیسا ہے؟

فدا: پڑھائی بہت اچھی ہے۔ میں اور میرا دوست دن رات محنت کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ میڈیکل کی سیٹ مل جائے گی۔

نوید: شاباش بیٹے! میں دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہوں اب مزید کام کاج نہیں کر سکتا۔ بینک میں جمع کیے ہوئے پیسے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔

فدا: بابا جان آپ فکر نہ کریں۔

(پیر کے دن دونوں دوست کالج میں آتے ہیں۔ اور سرور کسی کام کے سلسلے میں فدا کی کلاس میں جاتا ہے۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ فدا کلاس میں موجود نہیں ہے۔ اور کلاس فیلوز سے پوچھنے پر پتہ چلتا ہے کہ وہ کلاس میں کم آتا ہے اور اپنے دوست شکیل کے ساتھ چلا جاتا ہے۔

(چوتھا منظر)

(سرور جب کمرے میں آتا ہے۔ فدا وہاں بیٹھا ہوا ہے)

سرور: ارے فدا آپ فزکس کے پیریڈ میں کلاس میں موجود نہیں تھے۔ کہاں گئے ہوئے تھے۔

فدا: میں کسی ضروری کام کے سلسلے میں باہر گیا ہوا تھا۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

سرور: کلاس لینے سے زیادہ کوئی اور ضروری چیز نہیں ہے۔ ہمارا مقصد تعلیم حاصل کرنا ہے۔ سرکار نے ہمیں ہر سہولت مہیا کی ہوئی ہے۔ کالج میں لائبریری، ہاسٹل، کمرے ڈسک، لیکچرار، ہمیں ان سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہمیں سخت محنت کرنا چاہیے۔ والدین خوش ہیں کہ بیٹا کالج میں پڑھ رہا ہے اور ہاسٹل میں محنت کر رہا ہے۔ لیکن آپ تو۔۔

فدا: چھوڑو ان باتوں کو۔ دیکھتا ہوں، آپ کیسے ڈاکٹر بنتے ہیں۔ میں نے کہا ناں کہ عیش کرو۔ فلمیں دیکھو، اپنا ٹائم پاس کرو، شاہ رخ کی فلم دیکھی ہے؟

سرور: یہ سب عارضی چیزیں ہیں۔ اصل چیز تو آپ کی تعلیم ہے۔ علم سے آپ کی شخصیت کی تعمیر ہوگی۔ یہی آپ کا مستقبل ہے۔

(پانچواں منظر)

(چند سال گزرنے کے بعد سرور اب ڈاکٹر بن چکا تھا)

سرور: بابا کل جو جشن ہے، میرے دوست فدا کو دعوت نامہ بھیج دو اور اسے میرا سلام کہنا۔

نوکر: مالک! آپ نوید صاحب کے بیٹے فدا کے بارے میں کہہ رہے؟

سرور: جی اسی کا کہہ رہا ہوں۔

نوکر: فدا کب سے ہیروئن کا عادی ہو چکا ہے۔ اسے تو کچھ ہوش نہیں ہے۔

سرور: (چونک کر) یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

نوکر: ہاں مالک نوید صاحب کو ان سے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں، مگر وہ کمبخت۔۔۔

(نوکر کی باتیں سن کر ڈاکٹر سرور خود ان سے ملنے جاتے ہیں)

گاڑی اسٹارٹ کر کے اس کے گھر کی جانب رخ کرتے ہیں۔ جب وہ کچھ دور چلتے ہیں تو ایک درخت کے نیچے ہیرنچیوں کا ایک گروپ ہیروئن پی رہا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سرور گاڑی روک کر ان کے قریب جاتے ہیں۔ قریب جا کر ڈاکٹر سرور اپنے دوست کو فوراً پہچان لیتے ہیں۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ فدا کے ہاتھ میں ہیروئن کا سرنج ہے اور کچھ دوسرے دوست سرنج چھیننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پہلے میں لگاؤں گا۔ دوسرا کہتا ہے "پہلے میں سلگاؤں گا"

سرور: السلام علیکم!

(سارے دوست نشے کی حالت میں یکجا ہو کر) والیکم سلام۔ فدا اٹھ کر سرور کے قریب آتا ہے)

فدا: اللہ کے نام پر ۱۰ روپے دے دو۔ خدا تمھارا بھلا کرے۔ اللہ آپ کو بڑا آدمی بنائے (غور سے دیکھ کر پہچان لیتے ہیں اور سرور کو گلے لگا کر) میرے دوست! میرے دوست! میں تباہ ہو گیا، میں برباد ہو گیا، میں پاگل تھا جو آپ کی باتوں پر دھیان نہیں دیا۔ اب میں عذاب کی زندگی گزار رہا ہوں۔ اللہ پاک میرے دشمنوں کو بھی ایسی زندگی نہ دے۔

سرور: اچھا! میں آپ کو خوشخبری سناؤں، آپ کا یہ دوست ڈاکٹر بن گیا ہے۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

فدا: (جلدی سے) آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ میں جاہل تھا۔ اگر میں پڑھتا، شاید کچھ بن جاتا لیکن۔۔

فدا: (فخر سے) دیکھو دوستو! یہ میرا پیارا دوست ہے، جو اپنی محنت اور قابلیت سے ڈاکٹر بن چکا ہے۔

سرور: اچھا چلو میرے ساتھ میں آپ کو اپنے ساتھ ہسپتال لے چلوں گا۔

فدا: میں تو کب سے یہی چاہ رہا ہوں۔ اس عذاب کی زندگی سے مجھے نجات مل جائے۔

(ڈاکٹر سرور اسے ہسپتال لے جاتا ہے۔ کچھ ضروری ٹیسٹیں کرواتا ہے۔

ڈاکٹر سرور: (رپورٹ دیکھتے ہوئے) اُف، یہ کیا، HIV پازیٹیو ہے۔

فدا: میں سمجھا نہیں؟

سرور: تمہیں ایڈز کی بیماری ہے!

(آخری منظر)

سارے محلے میں خوشیاں منائی جارہی تھیں۔ کیونکہ آج عید کا دن تھا۔ ۱۲ بجے کے قریب مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پر اچانک ایک اعلان ہوا۔ ''فدا سفرِ آخرت پر روانہ ہو چکا ہے''

☆

کارآمد باتیں

رخسانہ عارف / بی اے گرلز کالج تربت

خیرات مال میں اضافہ کرتی ہے۔
احسان دشمن کو بھی زیر کر لیتا ہے۔
حقیقت یقین کی ماں ہے۔
انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس ہے۔
جو اپنی ذاتی اصلاح نہیں کرسکتا، اس سے دوسروں کی اصلاح ممکن نہیں۔
جو محبت آپ اپنے ماں باپ سے کرتے ہیں ویسی محبت آپ کی اولاد آپ سے کرے گی۔
دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح ہے اور سب سے سے سہل دوسروں پر نکتہ چینی ہے۔
امن چاہتے ہو تو اپنے کان اور آنکھ استعمال کرو، لیکن زبان بند رکھو۔
بیماری گھوڑے کی رفتار سے آتی ہے لیکن چیونٹی کی رفتار سے جاتی ہے۔
سچ بولنے والا دشمن جھوٹے دوست سے بہتر ہے۔
دوسروں کی غلطیاں بھول جاؤ، لیکن اپنی ایک بھی نہ بھولو۔
زبان اگر چہ تلوار نہیں لیکن تلوار سے زیادہ تیز ہے۔

☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

زندگی

سمیرہ محمد رضا ایف اے

زندگی میں کچھ بھی ہمارے اختیار میں نہیں ، پھر بھی ہم اسے گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زندگی اتنی چھوتی ہوتی ہے کہ کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب، کہاں کیسے یہ زندگی دم توڑ دیگی۔ یہ زندگی عارضی ہے پھر بھی ہم اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتے ہیں کہ کیسے اسے اور بھی زیادہ دلکش اور حسین بنائیں۔ ہمیں علم ہے کہ زندگی ہمارا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ کیا ہم نے کبھی موت کے بارے میں سوچا ہے؟

نہیں۔۔۔ ہماری ہمیشہ سے یہ خواہش ہے کہ اس خوبصورت دنیا میں ہم ہزاروں سال تک زندہ رہیں مگر صد افسوس کہ جینے کی یہ تمنا پوری ہونے سے رہ جاتی ہے اور ہم اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔

زندگی کیا ہے؟ ذرا سوچئے!

زندگی تو ایک طوفان ہے جو چلتے چلتے اچانک تھم جاتا ہے۔ زندگی کو ہمیشہ اسطرح گزاریں کہ اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ ہر ایک سے میٹھی مسکراہٹ سے ملو۔ تاکہ اس دنیا سے چلے جانے کے بعد لوگ ہمیں اچھے نام سے یاد رکھیں، ہمیں اپنی زندگی ہمیشہ زندہ دلی سے گزارنا چاہیئے۔

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں

زندگی اور موت کا ایک دوسرے سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اسی طرح غم اور خوشی تو زندگی کے ساتھی ہیں۔ لیکن ہم تو خوشیوں کا استقبال کرتے ہیں مگر غم کے نام سے یہ گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

ہمیں چاہیئے کہ غم اور خوشی دونوں حال میں خوش رہیں اور خدا کو یاد کریں۔ صبر تحمل کا دامن تھامے رہیں۔ زندگی عزیز ہے تو موت کے بارے میں سوچیے۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن ہمیں اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر وقت موت کے لئے بھی تیار رہیں۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو ہمیں گناہوں سے روکتی ہے۔ موت کو ہر وقت یاد کرنے سے زندگی آسانی سے گزار سکتے ہیں۔ ویسے بھی یہ زندگی کبھی کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

علم کی فضیلت

عائشہ نسیم/ ایف ایس سی

علم ایک ایسا راستہ ہے جو انسان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ اسی علم کی بدولت ہمارے ذہنوں میں حلال وحرام کی تمیز پید اہوتی ہے۔ علم ہی جنت کی راہیں کھولتا ہے۔ یہ علم ہی ہے جس کی وجہ سے قومیں ابھرتی، آزادی حاصل کرتی اور ترقی کی منازل طے کرتی ہیں۔ علم ہی کے سبب انسان چاند پر پہنچا۔

دنیا میں ہر چیز زوال پذیر ہے، لیکن علم ہی ایک ایسا سرمایہ ہے جسے زوال نہیں اور ایسی بڑی دولت ہے جو خرچ کرنے سے بڑھتی ہے۔ علم ایک ایسا سونا ہے جسے نہ چور کا کھٹکا ہے اور نہ ڈاکو کا خدشہ۔

مصیبت کے وقت عزیز واقارب اور دوست آشنا تک چھوڑ جاتے ہیں لیکن علم ایک ایسا ساتھی ہے جو رنج وخوشی دکھ سکھ اور سفر میں ہمارا بہترین دوست ہے۔ سائنس نے جو اتنی ترقی کی ہے وہ سب اسی ولم کی مرہونِ منت ہے۔

علم انسان کو زندگی گزارنے، کامیاب بنانے اور اچھا سلوک کرنے کے گُر سکھاتا ہے۔ علم دولت کی کنجی ہے لیکن اس کنجی کو پانے کیلئے سخت محنت ومشقت کرنے کی ضرورت ہے۔

جس آدمی میں علم نہیں وہ آدمی نہیں جانور ہے، جس گھر میں کوئی علم والا نہیں وہ گھر نہیں جانوروں کا ڈربہ ہے۔ اور جس ملک میں علم کا رواج نہیں وہ ملک نہیں حیوانات کا جنگل ہے۔

ہمیں چاہیے کہ علم جیسی دولت کو حاصل کریں اور وقت ضائع نہ کریں۔

☆☆☆

تعلیم سب کیلئے

شاہ زیب اسلم ایف ایس سی

سب سے پہلے میں تعلیم کے بارے مین کچھ لکھنا چاہون گا کہ تعلیم کیا ہے۔ میرے دوستو! تعلیم ایک ایسا نور ہے جس کی روشنی سے دل ودماغ، کون ومکان اور پوری کائنات جگمگا اٹھتی ہے۔ انسان اپنی خواہشات کی تکمیل صرف اور صرف تعلیم کے ذریعے سے کرسکتا ہے۔ تعلیم حاصل کرنا ہر انسان کی پہلی ذمہ داری ہے۔ کرۂ ارض پر بسنے والے تمام انسانوں کی سوچ میں یکسانیت نہیں ہوتی۔ ہر انسان کا اپنا ایک الگ نقطۂ نظر ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی اپنے ملک وقوم کیلئے تعلیم حاصل کرتا ہے، کوئی معاشرے کیلئے اور کوئی اپنے لیے۔ تعلیم کسی بھی غرض سے بھی حاصل کی جائے اُسے ہم بے بنیاد یا غلط نہیں کہہ سکتے۔

تعلیم سب کیلئے ہے چاہے کوئی لڑکا ہو یا لڑکی، جوان ہو یا بوڑھا، سب کیلئے تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے جیسا کہ ہمارے پیارے رسول اکرمؐ کا قول ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسی طرح اب ہمیں اس فرض کو نبھانا چاہئے۔ البتہ ہمارے معاشرے میں آج تک کچھ تنگ نظر اور جاہل لوگ موجود ہیں جو لڑکیوں کی تعلیم کے حق میں نہیں ہیں۔ یہ اُن کی جہالت ہے۔ ایک تعلیم یافتہ شخص اپنی ہر مشکل کو سوچ سمجھ کر حل کرسکتا ہے۔ تعلیم انسان کو اس مقام تک پہنچا دیتی ہے جس کے متعلق عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ انسان شرفِ انسانیت کا راز بھی تعلیم ہی کے ذریعے پاسکتا ہے۔ لہٰذہ یہ ضروری نہیں کہ علم حصولِ روزگار کیلئے کیا جائے۔ کیونکہ علم حاصل کرنےکا مقصد صرف حصولِ روزگار ہی نہیں۔ بلکہ علم حاصل کرکے انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ اسے اپنی زندگی کس طرح گزارنی ہے، گھر کس طرح سنبھالنا ہے، بچوں کی تربیت کس طرح کرنی ہے اور معاشرے کی بہتری کیلئے کیا اقدامات کرنے چاہیں۔ بے علم کے مثال حیوان کی ہے جو بھلے اور برے میں تمیز کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ اس لیئے ہمیں علم حاصل کرکے مہذب انسان بننا چاہے اور اس علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچا کر انہیں بھی مہذب انسان بنانا ہے۔ تعلیم نہ صرف اخلاق وکردار بلکہ شعوری قوتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کو بھی پروان چڑھاتی ہے۔ لہٰذا ہمارے معاشرے میں عورتوں کو اپنی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ایک عورت کی تعلیم پورے خاندان کیلئے فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے۔ تعلیم یافتہ عورت اولاد کی بہتر تربیت کرسکتی ہے۔ اور معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ تعلیم پر توجہ دینی چاہیے۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

علم کی روشنی

سکینہ حاجی مراد/ بی اے

☆ علم ایسا سفر ہے، جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

☆ ایسی لو ہے، جو کبھی نہیں بجھتی۔

☆ ایسی زنجیر ہے، جس سے انسان کا مستقبل وابستہ ہے۔

☆ ایسا بادل ہے، جو گھٹا بن کر برستا ہے۔

☆ ایسا سمندر ہے، جس کی نہ تو کوئی تہہ اور نہ ہی کوئی کنارہ ہے۔

☆ ایسی تلوار ہے، جو جہالت کے اندھیروں کو آسانی سے کاٹ سکتی ہے۔

☆ ایسی شمع ہے، جو جتنی زیادہ جلتی ہے اتنی ہی زیادہ روشنی دیتی ہے۔

☆ ایسی کنجی ہے، جس سے کامیابی کے تمام دروازے کھلتے ہیں۔

☆ ایسا پھول ہے، جس کی خوشبو ہر طرف محسوس کی جاسکتی ہے۔

☆ ایسا پودا ہے جسے اگر کوئی ایک شخص لگائے تو پھر اسکا پھل ہر انسان کھاتا ہے۔

☆ ایسا خزانہ ہے جسے چھپانے کیلئے کسی خاص چیز کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ یہ خزانہ انسان کے ذہن میں تاابد محفوظ رہتا ہے

☆ ایسی دولت ہے جسے اگر کوئی ایک شخص حاصل کرے تو پھر یہ دولت نسل در نسل لوگوں میں تقسیم ہوتی رہتی ہے۔

☆ ایسا زینہ ہے، جو کامیابی کی منزل کی طرف جاتا ہے۔

☆ ایسا آئینہ ہے، جس میں ہر انسان اپنے مستقبل کی جھلک دیکھ سکتا ہے۔

☆ علم وہ خزانہ ہے جسکا ذخیرہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔

☆ علم انسان کیلئے اتنا ہی ضروری ہے، جتنا کنول کے پھول کے لئے پانی۔

☆ علم ایک ایسا خزانہ ہے، جو کبھی چرایا نہیں جاسکتا۔

☆ علم ایک ایسا چراغ ہے، جو عقل مندوں کو روشنی دکھاتا ہے۔

☆ علم کی محبت اور استاد کی عزت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

آج کے نوجوان کل کے معمار

ہیتان بشیر رند/فرسٹ ائیر پری میڈیکل

کہتے ہیں ''کسی قوم کو سو سالوں تک زندہ رہنا ہے تو وہ چاول کاشت کرے اور اگر کسی قوم کو ہزاروں سال تک زندہ رہنا ہے تو وہ اپنی نوجوان نسل کی بہترین پرورش کرے'' کیونکہ یہ نوجوان نسل ہمارے کل کے مستقبل کی ضمانت ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ نوجوان نسل کی وجہ سے قوموں کا نام زندہ رہتا ہے نوجوان نسل سے ہی قوم زندہ رہ سکتی ہے۔ ایک دانشور کا قول ہے ''اگر تم کسی قوم کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہو تو اس کی نوجوان نسل کو ضائع کرو، تو پوری قوم خود بخود تباہ ہو جائیگی'' کسی ملک کی ترقی کے لئے نوجوان نسل کے کردار کو بہت سراہا جاتا ہے۔ نوجوان نسل کی مدد کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرے کے نوجوان اپنے آپ سے بیگانے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ دنیا کتنی تیزی سے لمحہ بہ لمحہ بدل رہی ہے۔ یہ دور مقابلے کا دور ہے مگر ہمارے معاشرے میں نوجوان نسل مختلف برائیوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ پھر وہ کس طرح اس سائنسی دور میں آپ کو منوا سکتے ہیں؟

تعلیم ہی واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے کسی قوم کی صحیح معنوں میں شناخت ہو سکتی ہے۔ تعلیم ہی واحد ذریعہ ہے جس کی بدولت کوئی اپنے آپ کو منوا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے کے نوجوان تعلیم سے دور بھاگتے ہیں۔ وہ منشیات کے پجاری بن چکے ہیں۔ وہ سوچ و فکر سے بے بہرہ ہیں۔ وہ حقیقت کی دنیا کو چھوڑ کر خیالوں کی دنیا میں رہ رہے ہیں۔ آج کے نوجوان بازار میں اس طرح گھومتے پھرتے ہیں جیسے انہیں دنیا میں اور کوئی کام ہے ہی نہیں۔ لیکن ان نوجوانوں کو یہ معلوم نہیں کہ وہ وقت کو نہیں بلکہ وقت ان کو ضائع کر رہا ہے۔ کچھ نوجوان ایسے ہوتے ہیں جو فلمیں دیکھ کر خود کو خوابوں کی دنیا میں محسوس کر کے اپنے آپ کو ضائع کر رہے ہے۔ کیونکہ انہوں نے کبھی بھی حقیقت کی دنیا کی طرف دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

آج سائنس اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ انسان زمین پر رہنے کی بجائے مریخ پر رہنے کی خواب کو حقیقت میں بدل رہا ہے۔ سائنسدان سوچ بچار میں ہیں کہ دوسرے سیاروں پر کیسے زندگی آباد کریں؟ چاند پر کس طرح پانی حاصل کیا جائے اور وہاں کس طرح آکسیجن پیدا کی جائے۔ آج سائنس اپنی تمام قوتوں کو فطرت کے قانون کو سمجھنے میں استعمال کر رہی ہے۔ انسان ہر روز ایک نئی چیز ایجاد یا دریافت کر رہا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے کے نوجوان ایسی سائنسی باتوں کو قبول نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سارے جھوٹ ہیں۔ وہ اپنی تمام قوتوں کو فضول کاموں میں ضائع کر رہے ہیں۔ اگر ہمارے معاشرے کے نوجوانوں کی حالت یہی رہی تو آنے والے وقتوں میں ان کا نام و نشان تک ختم ہو جائے گا۔ ان کی داستان تک نہیں رہے گی۔

داستانوں میں کسی بھی معاشرے کو بنانے سنوارنے میں دانشوروں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ نوجوان نسل کو راہِ راست پر لانے کے لئے انہیں اپنا مثبت کردار ادا کرنا ہوگا۔ نوجوان نسل کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ توجہ تعلیم پر دے دیں۔ وہ وقت کو اس طرح استعمال کریں کہ زیادہ سے زیادہ معلومات تک رسائی حاصل کر سکیں۔ آج کے نوجوانوں کو چاہیے کہ خود کو منشیات جیسی لعنت سے بچائیں۔ فضول بحثوں کو چھوڑ کر تعمیری بحثوں میں لگ جائیں۔ خیالی دنیا کو چھوڑ کر حقیقت کی دنیا میں رہنا سیکھیں، کیونکہ اسی میں ہماری بھلائی ہے۔ ان تمام باتوں پر عمل کر کے ہم بھی دوسری قوموں کی طرح ایجادات اور دریافتیں کر سکتے ہیں۔ ہمیں صرف تعلیم کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے۔ تعلیم حاصل کرنے کے لئے سخت سے سخت محنت کرنی چاہیے۔

کھول آنکھ، زمین دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کتاب بہترین ساتھی ہے

شہناز غلام محمد/سیکنڈ ایر/گرلز کالج تربت

اس میں کوئی شک نہیں کہ کتاب ہماری بہترین ساتھی اور ایک رہنما دوست بھی ہے۔ جو ہمیں دنیا بھر کی معلومات بہم پہنچاتی ہے۔ زندگی کے نشیب وفراز سمجھاتی ہے، خطرات اور مشکلات سے آگاہ کرتی ہے۔ زندگی کی دشوار گھاٹیوں اور تاریک راستوں میں ہمارے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہے۔ جب ہم زندگی کی تلخیوں سے دل برداشتہ ہوجاتے ہیں، تو کتاب ہمیں سکون واطمینان بخشتی ہے۔ جو شخص کتاب نہیں پڑھتا وہ اس شخص سے مختلف نہیں کہ جو کتاب پڑھنا جانتا ہی نہیں۔

انسان کی زندگی کا تکلیف دہ حصہ اس کی تنہائی ہے، انسان فطری طور پر معاشرتی واقع ہوا ہے۔ اس لئے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے وقت کا بیشتر حصہ دوسرے انسانوں کی صحبت میں گزارے۔ تنہائی کے ان لمحات میں کتاب ہی ساتھ دیتی ہے۔ دانشمند لوگ ان لمحوں میں قدرت کے اس عطیہ کی پوری قدر کرتے ہیں اور وہ ان قیمتی لمحات کو کتابوں کے مطالعہ پر صرف کرتے ہیں۔ کتابوں کے مطالعے سے ہم منصفوں کے خیالات سے مستفید ہوتے ہیں۔ کتاب کی بدولت ہم ان لوگوں کے حالات سے روشناس ہوتے ہیں۔ جنہوں نے قابل ذکر کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ جس طرح ایک نیک اور اچھے چال چلن کا دوست اپنے دوست کو برائی سے بچالیتا ہے۔ اسی طرح ایک اچھی کتاب اپنے پڑھنے والوں کو برائیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ مطالعہ سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دماغ کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہوتی ہیں اور ہم اپنی حقیقت سے کماحقہ واقف ہوجاتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو بطریق احسن بروئے کار لاسکتے ہیں۔ مطالعہ ان خیالات کو ہمارے دل سے باہر نکالتا ہے جن کے متعلق یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ ایسے خیالات ہمارے اندر موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ کتاب ہمارے ان جذبات وخیالات کی ترجمانی کررہی ہے، جو ہمارے دل میں پہلے ہی سے موجود تھے، مگر ان کو ظاہر نہ کرسکتے تھے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے بڑے بڑے کام کئے اور جو تاریخ میں اپنا نام چھوڑ گئے، وہ ہماری ہی طرح کے انسان تھے۔ لیکن انہوں نے محض مطالعہ کی وجہ سے یہ عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔ یہ کتابیں ہی تھیں جنہوں نے ان کی زندگی کو عزت وشہرت کی آب وتاب بخشی۔ اگر ہم بھی زندگی میں کوئی نمایاں کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خود میں جدوجہد کا وہ عزم اور اپنے نصب العین سے وہ محبت پیدا کرنی چاہئے، جو ان لوگوں میں موجود تھی۔

میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کتابیں پڑھیں ان پر سوچیں اور غور کریں پھر اچھی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

ہاں ایک سوال یہ سامنے آسکتا ہے کہ کتابیں حاصل کہاں سے کی جائیں؟ تو اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کی جیب اجازت دے تو کتابیں خرید کر پڑھیں اور اس طرح آہستہ آہستہ اپنی ذاتی لائبریری تشکیل دیں، جو آپ کی زندگی کا سب سے خوبصورت خزانہ ہوگا۔ اگر حالات اجازت نہ دیں تو کالج کی لائبریری تو ہے ہی۔ وہاں سے کتاب حاصل کریں۔ پبلک لائبریری سے رابطہ کریں۔ آج کل تو انٹرنیٹ پر دنیا بھر کی کتابوں کے پرنٹ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ آپ میں ذوق شوق اور لگن ہونی چاہیے۔

☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

یہ دنیا امتحان گاہ ہے

منیر احمد

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تا کہ اسکا امتحان لیں۔ اور اس غرض کیلئے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا۔ خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔

یہ دنیا میں انسان کی اور انسان کیلئے دنیا کی اصل حقیقت یہی ہے کہ خدا نے اسے اس لئے پیدا کیا تا کہ وہ اس کا امتحان لے۔ اس کیلئے دنیا امتحان گاہ ہے۔ انسان جس چیز کو عمر سمجھتا ہے۔ حقیقت میں وہ امتحان کا وقت ہے جو اسے یہاں دیا گیا ہے۔ دنیا میں جو قوتیں اور صلاحتیں بھی اس کو دی گئی ہیں۔ جن چیزوں پر بھی اسکو تصرف کے مواقع دیئے گئے ہیں۔ جن حیثیتوں میں وہ یہاں کام کرتا ہے۔ اور جو تعلقات بھی اسکے اور دوسرے انسانوں کے درمیان ہیں۔ وہ سب اصل میں اسکے لئے امتحان ہیں۔ اور امتحان کا یہ سلسلہ مرتے دم تک قائم رہتا ہے۔ اور اسی امتحان کے نتیجے کے طور پر آخرت میں یہ فیصلہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کامیاب ہوا یا ناکام۔ اس امتحان میں کامیابی یا ناکامی کا سارا انحصار خود اسکے رویہ زندگی پر ہے۔ اگر اس نے اپنے آپ کو خدائے واحد کا بندہ سمجھ کر اس طریقہ پر کام کیا جو خدا کی مرضی کے مطابق ہو۔ اور آخرت کی جوابدیت کو پیش نظر رکھا تو وہ امتحان میں کامیاب ہوگیا۔ ورنہ ناکام رہا۔

اس امتحان کیلئے خدا نے انسان کو علم وعقل کی طاقتیں دیں۔ تا کہ اس آزمائش میں پورا اترنے کے قابل ہو سکے۔ انسان کے حافظے کے پیچھے پیچھے ایک سوچنے والا دماغ موجود ہوتا ہے۔ جو اس کے ذرائع سے آنے والی معلومات کو جمع کر کے اور ان کو ترتیب دے کر ان کے نتائج نکالتا ہے۔ رائے قائم کرتا ہے۔ اور پھر فیصلوں پر پہنچتا ہے۔ جن پر اس کا رویہ زندگی بنا ہوتا ہے۔ خدا نے انسان کو محض علم وعقل کی قوتیں دے کر ہی نہیں چھوڑ دیا، بلکہ ساتھ ساتھ اسکی رہنمائی بھی کی، تا کہ اسے معلوم ہو جائے کہ شکر کا راستہ کون سا ہے اور کفر کا راستہ کون سا اور اسکے بعد جو راستہ بھی وہ اختیار کرے اسکا ذمہ دار خود ہو۔

زمین پر جو کچھ بھی ساز وسامان ہے۔ اسے خدا نے انسان کے عیش وعشرت کے لئے نہیں بنایا ہے، بلکہ یہ سارے ساز وسامان وسائل امتحان ہیں۔ جن کے درمیان انسان کو رکھ کر روز آخر یہ دیکھنا ہے کہ ان میں سے کون اپنی اصل کو فراموش کر کے دنیا کی دل فریبیوں میں گم رہا اور کون اپنے اصل مقام بندگی رب کو یاد رکھ کر صحیح راستہ پر قائم رہا، کیونکہ جس روز یہ امتحان ختم ہو جائے گا۔ اس روز یہ بساطِ عیش الٹ دی جائے گی اور یہ زمین چٹیل میدان کے سوا کچھ نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ ساز وسامان بھی زمین پر ہے، اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا تا کہ ان لوگوں کو آزمائیں۔ ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ آخر کار ان سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں، بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ آخر کار تم سب کو خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا۔ جس میں تم اختلاف کرتے رہے۔ اس طرح اللہ کی بخشی دنیا کی ساری نعمتیں امتحان اور آزمائش ہیں۔ تا کہ وہ دیکھ سکے کہ بندہ ان پر شکر کرتا ہے یا ناشکری یا اپنی دولت پر قارون کی طرح غرور کرتا ہے کہ وہ معاش کا علم رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے اس نے یہ ساری دولت کمائی ہے۔ ایسے ناشکروں کی نفسیات سے متعلق ایک موقع پر ارشاد ہے۔ یہی انسان جب ذرا سی مصیبت چھوتی ہے، تو ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم اسے اپنی طرف سے نعمت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دیتے ہیں، تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے علم کی بنا پر دیا گیا ہے۔ نہیں بلکہ یہ آزمائش ہے، مگر ان میں سے اکثر جانتے نہیں ہیں۔

خدا نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور اس پر تصرف کے پورے اختیارات بخشے اکثر کسی کو زیادہ چیزوں کے تصرف کا اختیار دیا گیا یا کسی کو زیادہ قوتِ کارکردگی دی گئی ہے۔ تو یہ صرف اس لئے کہ خدا کو دراصل ایسے لوگوں کا امتحان مطلوب ہے اور اسے یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس نے کس طرح خدا کی امانت میں تصرف کیا۔ کہاں تک امانت کی ذمہ داری کو سمجھا اور اسکا حق ادا کیا اور کس حد تک اپنی قابلیت یا نا قابلیت کا ثبوت دیا۔ اسی امتحان کے نتیجہ پر زندگی کے دوسرے مرحلے میں انسان کے درجے کا تعین منحصر ہے۔ اس امتحان کی غرض سے خالق نے ہر ایک کو عمل کا موقع دیا ہے، تا کہ وہ دنیا میں کام کر کے اپنی اچھائی یا برائی کا اظہار کر سکے اور ہر ایک کو عمل کا موقع دیا ہے، تا کہ وہ دنیا میں کام کر کے اپنی اچھائی یا برائی کا اظہار کر سکے اور عملاً یہ دکھادے کہ وہ کیسا انسان ہے۔ جس شخص کا جیسا عمل ہوگا، اسی کے مطابق اس کو جزا دی جائے گی کیونکہ اگر جزا نہ ہو تو امتحان کے کوئی معنی نہیں۔ دنیا میں انسانوں کے مرنے جینے کا سلسلہ اسی لئے رکھا گیا ہے تا کہ خدا یہ امتحان لے کہ کس انسان کا عمل زیادہ بہتر ہے۔ فرمایا گیا ”اور ہم ضرور تمہیں خوف وخطر فاقہ کشی جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔ انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایتیں ہونگی۔ اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست گو ہیں“ بات آتی ہے ایمان کی تو ظاہری ایمان ایک مومن اور منافق کے ایمان کا فرق آزمائشوں میں ڈالنے سے کس طرح کھلتا ہے۔ اس کی ایک مثال قرآن میں اس وقت دی گئی ہے۔ جب کہ حضورؐ کے وقت میں کوئی سال ایسا نہ گزرتا تھا، جبکہ دعویٰ ایمان آزمائش کی کسوٹی پر پرکھا نہ جاتا ہو۔ اس کے کھوٹ کا راز فاش نہ ہوتا ہو۔ کبھی قرآن میں کوئی حکم آجاتا تھا، جس سے خواہشات نفس پر کوئی نئی پابندی عائد ہو جاتی تھی۔ کبھی دین کا کوئی ایسا مطالبہ سامنے آجاتا تھا جس سے ان کے مفاد پر ضرب پڑتی تھی۔ کبھی کوئی اندرونی قضیہ ایسا رونما ہو جاتا تھا جس میں یہ امتحان مضمر ہوتا تھا کہ ان کو اپنے دنیوی تعلقات اور اپنی خاندانی اور قبائلی دلچسپیوں کی بہ نسبت خدا اور اس کا رسولؐ اور اس کا دین کس قدر عزیز ہے۔ کبھی کوئی ایسی جنگ پیش آجاتی، جس میں یہ آزمائش ہوتی کہ یہ جس دین وایمان لانے کا دعویٰ کر رہے ہیں اس کی خاطر جان و مال وقت اور محنت کا کتنا ایثار کرنے کے لیے تیار ہیں ایسے تمام مواقع پر منافقت کی وہ گندگی جو ان کے جھوٹے اقرار کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔ کھل کر منظر عام پر آجاتی تھی۔ اس تمام بحث کا حاصل یہ ہوا کہ دنیا امتحان گاہ ہے۔ یہاں دعویٰ ایمان کو پرکھا جاتا ہے۔ ہمیں اس امتحان کی تیاری کرنی چاہیے۔

☆

اسلام میں صفائی کی اہمیت

زہرہ جبین/گرلز کالج تربت

اسلام نے صفائی پر بہت زور دیا ہے، کیونکہ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ جس منہ سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اس کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے کیونکہ بدبودار منہ کے ساتھ بندہ نماز پڑھے تو اس سے فرشتوں اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہوگی۔ کتنی بری بات ہوگی اس کے علاوہ پورے گھر کی مثلاً باورچی خانہ، فریج، باتھ روم وغیرہ کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے، کیونکہ ان میں ہمارے روزمرہ کے استعمال کی چیزیں ہوتی ہیں۔ ان سے ہماری صحت بھی متاثر ہوسکتی ہے۔ اسلام نے ہمیں حقیقی صفائی کا درس دیا ہے۔ دانتوں کی صفائی کی بہت اہمیت ہوتی ہے اور اسلام میں اس عمل کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ روزمرہ کی صفائی کا انسانی زندگی پر بڑا اچھا اثر پڑتا ہے۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دینی مدارس

(ایک مختصر جائزہ)

صلاح الدین/ اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات

اسلامی معاشرے کے لئے قرآن وسنت کی تعلیم اور اسلامی تہذیب کا فہم وشعور اتنی اہمیت رکھتا ہے جتنا انسانی زندگی کے لئے ہوا، غذا اور دوسری ابتدائی ضروریات۔ یہ ایک یقینی بات ہے، ماضی قریب تک دینی مدارس نے دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے گراں بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہی خدمات کی قدر افزائی کے لئے علامہ اقبال ایک بڑی حقیقت کا پتہ دیتے ہیں ''ان مکتبوں (مدرسوں) کو اسی حالت میں رہنے دو غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہی مکتبوں میں پڑھنے دو، اگر یہ ملّا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا، جو کچھ ہوگا میں اسے اپنی آنکھ سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر ہندوستان کے مسلمان ان مکتبوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح جس طرح ہسپانیہ (اسپین) میں مسلمانوں کو آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ وقرطبہ کے کھنڈر اور الحمرا اور باب الاخوتین کے سوا اسلام کے پیرووں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ یہاں بھی تاج محل اور دلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا'' (ماخوذ: دینی مدارس میں تعلیم ازسید منصور خالد)

اصولی طور پر مدرسہ جائے درس وتدریس کو کہا جاتا ہے، جہاں پر علوم کی تعلیم باقاعدگی سے دی جاتی ہو۔ انگریزی تسلط سے پہلے مدارس میں یہی دینی اور دنیوی تعلیم دی جاتی تھی اور ان ہی مدارس کے فارغ التحصیل دینی اور دنیوی امور میں تمام میدانہائے عمل میں اپنی جگہ بناتے تھے اور اونچے اونچے مناصب حاصل کرتے تھے۔ اس لئے اس وقت دینی اور دنیوی مدارس کی اصطلاح موجود نہیں تھی۔

انگریزوں نے اپنے مفادات کو آگے بڑھانے کے لئے اور مسلمانوں کو اپنی تعلیم سے دور رکھنے کے لئے جو نئے مدرسے بنائے ان میں محض دینی تعلیم برائے نام موجود تھی اور سارا زور دنیوی علوم پر مرکوز تھا۔ چنانچہ علما کرام نے انگریزی رائج کردہ نظام تعلیم کے بالمقابل مدارس کا جال بچھایا جہاں صرف دینی تعلیم دی جانے لگی کیونکہ دنیوی تعلیم انگریزی مدارس میں دی جارہی تھی۔ انگریزی مدارس کو اسکول اور کالج کے نام سے شہرت ملی اور اسطرح دینی اور دنیاوی مدارس کی اصطلاح رائج ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''لَقَد مَنَّ اللہُ عَلیَ المومنِینَ اِذْبَعثَ فِیهم رَسُولاً مِنْ أنفُسِهِم یَتلو عَلیهِم آیاتهِ و یُزَکّیهِم و یُعَلِمُهُمُ الْکتابَ والْحِکمَةَ وانْ کَانوا مِن قَبْلُ لَفِی ضَلالٍ مُبین''

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین پر بڑا احسان کیا جب ان میں ان کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں بتاتے ہیں اگر چہ یہ لوگ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے''

اس آیت کریمہ میں حضور ﷺ کی چار صفات بیان کی گئی ہیں:

۱۔ تلاوت آیات

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

۲۔ تذکیہ نفوس

۳۔ تعلیم کتاب

۴۔ تعلیم حکمت

یہ چار امور آقائے دوجہاںؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں انجام دیئے اور اب ان امور کی انجام دہی مدارس اسلامیہ کے فارغ التحصیل علما کے ذمے ہے۔

آنحضورﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک دین اسلام کے تحفظ اور علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے مدارس اسلامیہ کے قیام کا عمل ہر دور میں جاری رہا۔ آپ کو جب مدینہ میں کچھ سیاسی استحکام ملا تو آپﷺ نے سب سے پہلے مسجد نبوی کی بنیاد رکھی جو در حقیقت دینی علوم و معارف کی اشاعت کے لئے ایک مرکزی ادارہ تھا جس میں کل وقتی طور پر تعلیم و تربیت کا انتظام موجود تھا۔ مقامی طلبہ کے علاوہ مسافر طلبہ کے لئے "صفہ" کے نام سے ایک علیحدہ قطعہ زمین کا تعین ہو چکا تھا۔ ان طلبہ کی اہم ضروریات مثلاً خوراک اور پوشاک اور دیگر وقتی ضروریات عام مسلمانوں کے ذمہ تھیں۔

آپﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی علوم دین کی اشاعت پر خصوصی توجہ دی، ہر علاقے میں معلمین مقرر کئے اور بیت المال سے ان کے لئے وظائف مقرر کئے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اور مختلف خلفا نے اپنے اپنے زمانوں میں مختلف مدارس بنوائے اور عالم اسلام کی علمی میدان میں پرورش کرتے رہے۔

ذیل میں عالم اسلام کی چند عظیم درسگاہوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ **جامع القیر وان:** تیسری صدی ہجری کے نصف میں ایک عورت فاطمہ بت محمد بن عبداللہ القیر وانی نے لوگوں کے لئے ایک جامعہ تیار کی جو علوم و معارف کا مرکز رہا۔

۲۔ **الجامع الاعظم:** یہ بغداد میں ایک عظیم علمی مرکز تھا۔ جس میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نے علمی و تدریسی خدمات انجام دیں۔ آج کل یہ علمی مرکز "کلیات امام اعظم" کے نام سے مشہور ہے۔

۳۔ **الجامع الأزہر:** ۳۵۹ھ میں اس عظیم علمی مرکز کی بنیاد رکھی گئی۔ یوم تاسیس سے لے کر آج تک تمام دنیا میں اس عظیم ادارے کو وہ مقام حاصل رہا جو مقام بیان نہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی، حافظ ابن حجر عسقلانی امام نووی وغیرہ کے علاوہ بے شمار فقہا، محدثین، اور مفسرین نے اسی چشمہ علم سے سیرابی حاصل کی ہے۔

۴۔ **المدرسۃ النظامیہ:** بغداد میں ۴۵۶ھ میں حکمران وقت نظام الملک طوسی نے بنایا تھا۔ امام غزالی جیسے بڑے علما کرام اس مدرسہ کے فیض یافتہ تھے۔

۵۔ **جامع زیتونیہ:** یہ مدرسہ تیونس میں مستنصر کی اہلیہ نے ۱۳۸۳ھ میں بنایا تھا اور آج تک قائم ہے اور جامع زیتونیہ کے نام سے مشہور ہے۔

۶۔ **دارالعلوم دیوبند:** ۱۲۸۳ھ میں مولانا محمد قاسم نانوتوی نے دیوبند ہندوستان میں اس کی بنیاد رکھی۔

۷۔ **ندوۃ العلماء:** ۱۳۱۶ھ میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ ہندوستان میں ہے۔

دینی مدارس کا نصاب: ملا نظام الدین محمد سہالوی نے مدارس دینیہ کے لئے ایک نصاب ترتیب دیا تھا جس میں وقتاً فوقتاً تبدیلی

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

ہوتی بھی رہی لیکن آج تک برصغیر پاک وہند میں مدارس کے نصاب تعلیم کو اسی ملا نظام الدین کی نسبت سے درس نظامی بولا جاتا ہے۔ (بعض لوگ غلط فہمی سے اس درس نظامی کی نسبت نظام الملک طوسی کی جامعہ نظامیہ سے کرتے ہیں)

۱۔ علوم قرآن: اس میں قرآن مجید ناظرہ وحفظ (اختیاری) کے علاوہ تفاسیر قرآن اور علوم قرآن سے متعلق دوسری کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

۲۔ علوم حدیث: اس میں صحاح ستہ (حدیث کی چھ مشہور اور مستند کتابیں) کے علاوہ اصول حدیث سے متعلق بے شمار کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

۳۔ علوم فقہ: اس میں فقہ (اسلامی قانون) کی کتابوں کے علاوہ فقہ کے اصول کے بارے میں بے شمار کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

۴۔ عقائد: اس میں عقیدے کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

۵۔ ادب: اس میں عربی ادب کی مشہور ومعروف کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

۶۔ علم الصرف والنحو: اس میں عربی گرائمر کو بڑے جامع انداز میں پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔

۷۔ علم معانی وبیان وعرض: اس میں طلبہ کی عربی زبان کی صلاحیت اور ادبی ذوق کو بیدار کرنے کے لئے چیدہ چیدہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

۹۔ فن مناظرۃ: اس میں طالب علم کو اس بات کا اہل بنانے کے لئے کہ اپنے عقیدے کو واضح انداز میں بیان کرسکے اور مدمقابل کے عقیدے کا ضعف یا کمزوری ظاہر کرسکے، مختلف کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

۱۰۔ ہیئت وہندسۃ: اسمیں طالب علم کو ریاضی اور فلکیات سے متعلق ضروری علوم سکھائے جاتے ہیں۔

۱۱۔ طب: اس میں طالب علم کو انسانی جسم اس کی بیماریاں اور ان کے متعلق بعض ادویات کی تیاری اور ان کے استعمال کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔

۱۲۔ تاریخ: اس میں طالب علم کو تاریخ اسلام کے متعلق اہم کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

ذیل میں کچھ اصلاحات کا تذکرہ کرتا ہوں جو میری نظر میں مدارس دینیہ کیلئے اشد ضروری ہیں۔

۱۔ میٹرک کی تعلیم: درس نظامی مین داخلے کیلئے میٹرک پاس ہونا شرط ہونا چاہیے کیونکہ اس سے طالب علم عصری تعلیم کا ایک پس منظر لے کر آئے گا۔ اسے بنیادی ریاضی، معاشرتی علوم اور جنرل سائنس کی معلومات حاصل ہونگی۔ اگر میٹرک کی شرط نہیں تو کم ازکم ایسی استعداد رکھتا ہو کہ درس نظامی کے پہلے یا دوسرے سال میں میٹرک کا امتحان دے سکے۔

۲۔ جدید تاریخ کا مضمون: درس نظامی کے مروجہ نصاب میں عالم اسلامی کی جدید تاریخ کے بارے میں کوئی قابل ذکر مواد موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے ایک فارغ التحصیل عالم دین عام طور پر تاریخی تسلسل اور اہم واقعات کی ترتیب سے بے خبر رہ جاتا ہے۔

۳۔ جدید علوم سے آگاہی: دینی مدارس میں اس وقت مختلف علوم وفنوں پر جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں وہ بہت مفید اور ضروری ہیں لیکن ان کتابوں کے لکھے جانے کے بعد صدیوں علوم وفنون میں جو تحقیق ہوئی ہیں اور ہر علم میں نئے نئے شعبوں اور ابواب کا اضافہ ہوا ہے۔ علمائے کرام کا ان سے لاتعلق رہنا سراسر زیادتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ انہی علوم وفنون میں سے لکھی جانے والی کتابوں کا انتخاب کیا جائے اور انہیں بھی شامل نصاب کیا جائے۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

۴۔ ذرائع ابلاغ سے شناسائی: ابلاغ عامہ کے تمام میسر ذرائع مثلاً پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور کمپیوٹر وغیرہ کے ساتھ ایسے مدارس کے طلبہ کی اس درجہ شناسائی اور مہارت ضروری ہے کہ وہ ان کے استعمال کی صلاحیت سے بہرہ مند ہوں اور ان ذرائع سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی کام کی نوعیت اور دائرہ کار کا ادراک کرتے ہوئے اس کے منفی اثرات کے تدارک کیلئے کردار ادا کرسکیں۔

۵۔ عام طلبہ کیلئے کورسز: دینی مدارس کو اپنے اردگرد رہنے والے عام شہریوں اور بالخصوص اسکولوں اور کالجز کے طلبہ کیلئے مناسب اوقات میں مختصر تدریسی کورسوں کا اہتمام کرنا چاہئے جن کے ذریعے وہ عربی گرائمر کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ اور ضروریات زندگی کے حوالے سے حدیث وفقہ کا منتخب نصاب پڑھ سکیں۔

☆

معاشرتی خرابیاں اور اصلاح

عبدالرشید تھرڈ ایئر

یوں تو گوناگوں سماجی برائیوں نے چاروں طرف سے ہمارا احاطہ کر رکھا ہے جو ہماری اجتماعی زندگی کو اندر ہی اندر خطرناک بیماری کی طرح کھائے جا رہے ہیں۔ مگر ہماری ملّی زندگی کا سب سے زیادہ افسوسناک اور تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ خوف خدا مکمل ہمارے دلوں سے نکل چکا ہے۔ ایک لادینیت کی فضا ہے۔ جس نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ مال و دولت اور وسائل زندگی کی ہوس نے لوگوں کو وحشی حیوان بنا رکھا ہے۔ جس سے ہمارے معاشرے میں ہمدردی، ایثار، رحمدلی، محبت واخوت کے پاکیزہ جذبات اور لطیف احساسات ختم ہو کر رہ گئے ہیں۔ سیاسی میدان میں اصول پرستی اور قومی مفاد کی بجائے ذاتی مفاد کی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔ جس سے بدعنوانیوں اور غلط کاریوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے۔ اِن تمام خرابیوں کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہماری اکثریت خدا اور آخرت کی جواب دہی کے احساس سے نا آشنا ہو چکے ہیں اور دنیاوی زندگی کے ٹھاٹھ باٹھ کے سوا کچھ ہمیں نظر نہیں آتا۔ ہمارے معاشرے میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ ہمارے سماجی شعور بالکل ناپید ہو چکا ہے۔ نہایت پریشان کن صورتِ حال ہے کہ لوگوں کی اکثریت قومی اور معاشرتی مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔ گویا اپنے ذاتی مفادات اور اپنے خاندان کے سوا نہیں کسی اور مسئلہ سے کوئی سروکار نہیں۔ ظاہر ہے جہاں خود غرضی، بے حسی اور لاتعلقی کا یہ عالم ہو کہ اپنے پڑوسی تک کی خبر نہیں۔ وہاں اجتماعی فلاح و بہبود کی کیا اُمید ہو سکتی ہے؟ ہمارے معاشرے میں ایک خرابی یہ ہے کہ ہر شخص اپنے کام کی ذمہ داری دوسروں پر ڈال کر خود اس سے بری الذمہ ہونا چاہتا ہے۔ جب تک ہم اپنے کردار کی اصلاح نہیں کریں گے ہمارے قومی ترقی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

ایک اور خرابی یہ ہے کہ ہم صرف باتوں سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ جبکہ یہ حقیقت ہے کہ محض باتیں نہیں عمل سے زندگی بنتی ہے۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے جو کچھ اپنی زبانِ مبارک سے ارشاد فرمایا ہے خود اس پر عمل کیا۔

معاشرے میں ہر جگہ طاقتور کمزور کو دھکیلنے میں مصروف ہے۔ جھوٹ، فریب دھوکہ بازی اور بداخلاقی کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور قرآن پاک کی تعلیمات، رسول اکرم کی اسوہ حسنہ کو مشعلِ راہ بنائیں تب ممکن ہے کہ ہم ایک پاک و صاف معاشرہ قائم کرسکیں۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

فضیلتِ علم

محمد رحیم مہر دشتی/ بی اے فائنل

ہر مسلمان کے لئے کم از کم اتنا علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے جس کی روشنی میں وہ جہالت کی روش سے اپنے آپ کو بچا کر اپنی زندگی کو صحیح خطوط یا راہ پر گامزن کر سکے۔ اس لئے کہ دین کا علم وفہم تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ جس کو یہ چیز ملی اس کو دین ودنیا کی سعادت ملی وہ اس سے اپنی پوری زندگی سنوارے گا اور دوسرے بندگان خدا کی زندگیوں کو بھی سنوارے گا۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے (بخاری ومسلم)

علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی تیرے لئے مفید ہوگا، لیکن جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہ پہنچائے گا (حاکم)

علم کی طلب میں نکلنے والا دراصل اللہ کے راستے میں نکلنے والا ہے۔

علم کا صرف اللہ کے لئے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے۔

علم کی طلب میں کہیں جانا عبادت ہے۔

علم کا یاد کرنا تسبیح ہے۔

علم کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے۔

علم کا پڑھنا صدقہ ہے۔

علم کو افراد تک پہنچانا قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

علم جائز اور ناجائز پہچاننے کی علامت ہے۔

علم جنت کے راستوں کا نشان ہے۔

علم سفر کا ساتھی ہے۔

علم خوشی اور رنج میں دلیل ہے۔

علم دشمنوں پر ہتھیار ہے۔

علم دلوں کی روشنی ہے۔

علم آنکھوں کا نور ہے۔

علم کی وجہ سے بندہ امت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے اور آخرت کے بلند رتبوں کو حاصل کر لیتا ہے۔

علم ہی سے رشتے جوڑے جاتے ہیں۔

علم ہی سے حلال وحرام کی پہچان ہوتی ہے۔

علم مومن کا سچا دوست ہے، علم وبردباری اس کا وزیر، عقل اس کی رہنما، عمل اس کا قائد، نرم خوئی اس کا باپ اور نیک عمل اس کا بھائی اور صبر اس لشکر کا سردار ہے۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

مشہور موجد

ایڈیسن کے ذہنی حافظے کی کیفیت

نسیم دشتی بی۔اے فورتھ ایئر

ایڈیسن کا پورا نام تامس ایڈیسن تھا۔ بچپن میں اس کی یاداشت کمزور تھی، جوانی میں بھی یہی عالم رہا۔ وہ اسکول میں جو کچھ پڑھتا یا اُسے اُستاد پڑھاتا تو وہ فوراً بھول جاتا تھا۔ اسی سبب سے وہ نکما لڑکا سمجھا جاتا تھا۔ اس کے اساتذہ بھی اس سے نالاں تھے۔ جبکہ ڈاکٹروں نے اس کے سر کی بناوٹ دیکھ کر کہا تھا کہ یہ پاگل ہے اور اپنی عمر کے کسی حصہ میں بھی ذہنی طور پر بیکار ہو جائے گا۔ اس نے صرف تین ماہ اسکول کی تعلیم حاصل کی تھی۔ باقی ماندہ تعلیم اس کی ماں نے اسے گھر پر دی، اس کی ماں نے وہ معرکہ سرانجام دیا، جو بڑے بڑے اُستاد بھی سرانجام نہ دے سکے تھے۔ اور اسی تعلیم کی بدولت تھامس ایڈیسن نے اس موجودہ دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ ادھیڑ عمری میں اس کا حافظہ بہت اچھا ہو گیا تھا اور اس نے سائنس سے متعلق کئی فارمولے زبانی یاد کر لئے تھے۔ اسے اپنے موضوع کے علاوہ اور کچھ بھی یاد نہ رہتا تھا۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ ایک دن وہ سائنس کا کوئی مسئلہ حل کر رہا تھا کہ اُسے اپنے مکان کا ٹیکس ادا کرنے کیلئے ٹیکس کے دفتر جانا پڑ گیا۔ وہاں باری کا انتظار کرنے لگا، جب وہ کھڑکی پر پہنچا تو ٹیکس کلرک نے اس سے نام و پتہ پوچھا تو وہ اس کا منہ تکتا رہ گیا کیونکہ وہ اپنا نام تک بھی بھول چکا تھا۔ پاس ہی اس کا ایک پڑوسی کھڑا تھا اُس نے ایڈیسن کی مدد کرتے ہوئے کلرک کو اس کا نام و پتہ بتایا۔ ایک دور ایسا بھی آیا کہ ایڈیسن نے اپنے حافظہ کو بہتر بنانے کیلئے کئی جتن بھی کئے تھے۔ اس کی یاداشت سے متعلق ایک اور مشہور واقعہ یہ ہے کہ وہ رات کو کافی دیر تک اپنی لائبریری میں کام کرتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ وہ تمام رات جاگ کر کام کرنے میں مشغول رہا حتیٰ کہ صبح کے ناشتے کا وقت ہو گیا وہ ناشتے کا انتظار کرنے لگا کہ اسے نیند آ گئی اور وہیں سو گیا۔ اس کے ایک معاون جس نے ناشتہ کر لیا تھا۔ اس نے اپنی خالی پلیٹیں ایڈیسن کے پاس رکھ دیں اور خود کام میں لگ گیا۔ جب ایڈیسن کی آنکھ کھلی تو اس نے پلیٹیں اپنے سامنے دیکھ کر سوچنا شروع کر دیا کہ شاید میں نے سونے سے پہلے ناشتہ کر لیا تھا اور یہی سوچ کر وہ کام میں لگ گیا۔

چند دیگر لوگوں کے ذہنی حافظے کی کیفیت:

۱۔ امریکہ کا مشہور ماہر لسانیات جس کا نام اسا کرے تھا اس کا حافظہ بہت ہی اچھا تھا۔ اس نے پچیس ہزار پودوں کے نام زبانی یاد رکھے ہوئے تھے۔

۲۔ جولیس سیزر کو اپنے ہزارہا سپاہیوں کے نام یاد تھے۔

۳۔ سر فرانس بیکن اپنی کتابوں کو زبانی لکھوانا زیادہ پسند کرتا تھا۔

۴۔ ابراہام لنکن جب کوئی بات یاد کرنا چاہتا تو اسے باآواز بلند پڑھا کرتا تھا۔

۵۔ لارڈ بائرن کا دعویٰ تھا کہ اسے اپنے اشعار زبانی یاد ہیں۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

۶۔ مشہور اور عظیم مورخ میکالے کا حافظہ سب سے بہترین تھا وہ اگر کسی کتاب کا ایک ورق دیکھ لیتا تو اس کی فوٹو اس کے ذہن پر ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی۔ اگر کتاب کا باب ایک مرتبہ پڑھ لیتا تو وہ باب اسے لفظ بہ لفظ یاد رہ جاتا۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ میکالے نے ملٹن کی مشہور تصنیف ''جنتِ گم گشتہ'' ایک ہی رات میں یاد کرلی تھی۔

۷۔ دنیا کی سب سے بڑی دوسری یونیورسٹی جامعہ الازہر'' جو قاہرہ میں ہے، اس یونیورسٹی میں ہر لڑکے کو دسویں کا امتحان پاس کرنے کے لئے قرآن پاک حفظ کرنا لازمی ہوتا، اگر وہ حافظ قرآن نہ ہو، تو میٹرک پاس کرنے کی سند اس کو نہیں دی جاتی۔

۸۔ ایل روز جیک نام کا ایک شخص مشیکن (مچی گن) ریاست کا رہنے والا تھا۔ اس کے حافظے کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے وہ حیرت انگیز تھا، وہ بیس سال تک مختلف کالجوں کے طلبا کو مخاطب کرکے کہتا رہا کہ میرا نام ایل روڈ جیک ہے۔ میں تاریخ کے ہر واقعہ کا جواب درست دے سکتا ہوں۔ تم جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ کالج کے کسی طالب نے پوچھا سقراط نے شادی کی ہوگی۔ اس کی بیوی کی عمر بتاؤ؟ اس نے جواب دیا: سقراط نے چالیس سال کی عمر میں انیس سالہ دوشیزہ سے شادی کی تھی۔

۹۔ آج کل ممبئی کے ڈاکٹر ذاکر نائک کے حافظے کا شہرہ ہے۔ ڈاکٹر ذاکر جو مبلغ اسلام کی حیثیت سے عالمی شہرت رکھتے ہیں۔ قرآن وحدیث کے حافظ ہونے کے علاوہ دیگر تمام الہامی کتابوں کے حافظ ہیں۔ حتیٰ کہ ہندوؤں کی مذہبی کتب بھی انہیں زبانی یاد ہیں۔

☆☆☆

ایک مسلمان کا عقیدہ

موزل ملنگ شاہ جوسکی/گرلز کالج تربت

عقیدہ دراصل ایک عہد ہے جو بندہ اپنے اللہ سے کرتا ہے۔ اس عہد کے ذریعے وہ تسلیم کرتا ہے کہ: اللہ ایک ہے۔
اللہ تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔
اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔
وہ ہر بات جانتا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔
وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔
اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک اور خالق ہے۔
وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے، یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اس کے حکم سے ہوتے ہیں۔
وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے۔
وہ خود بخود ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔
اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ بیوی نہ کسی سے اس کا کوئی رشتہ ناطہ ہے، وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے۔
سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔ وہ بے مثل ہے، کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں۔
وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک، کان اور شکل وصورت سے پاک ہے اس نے فرشتوں کو پیدا کرکے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرمادیا ہے۔
اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں۔ اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے بچائیں۔ اس نے حضرت محمد ﷺ کو اپنا آخری رسول بنا کر بھیجا اور ان پر نبوت ختم کردی۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اسلام اور احترامِ آدمیت

ندیم اکرم لیکچرار اسلامیات

جان و مال کی حرمت اور انسانیت کا احترام ہر انسان کی بنیادی ذمہ داریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے، چاند، سورج، ستارے، ہوا، بادل، سمندر ہر چیز انسان کو آرام اور سکون مہیا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ انسانی اعمالِ بد کی بناء پر یہی آرام دہ چیزیں اُسکے لیے وبالِ جان بن سکتی ہیں۔

تمھیں جو بھی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے اور جو مصیبت تم پر آتی ہے تمھارے اپنے کسب و عمال کی وجہ سے۔ (النساء۴:۷۹)

انسان کے پاس جو کچھ ہے مال و متاع دولت، عمر و صحت، علم و عمل، اولاد غرض ہر چیز اللہ کی امانت ہے۔ حتیٰ کہ انسان کی اپنی جان بھی امانت ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص خود اپنی جان کو ہلاک کرنا چاہے تو بھی نہیں کرسکتا۔ اسلام میں خودکشی کرنا حرام ہے حالانکہ یہ ایسی صورت ہے کہ بظاہر اس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ خودکشی کرنے والا خود اپنی جان دے کر اپنی ہی دنیا ختم کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نفس کو لائق حرمت ٹھرایا ہے اسی لیئے اس کی دھجیاں اُڑانا بڑا جرم قرار پایا ہے۔ دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔ جس میں انسان کو طرح طرح سے آزمایا جاتا ہے۔ لہٰذا انسان کا کام یہاں کی تکالیف و مصائب کو برداشت کرنا ہے نہ کہ اس سے تنگ آکر اپنی یا کسی اور کی جان لینی ہے۔ ''جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اسکی جزا دوزخ ہے۔ (النساء ٦_٩٣)

مال کی حرمت کے لیے ہر طرح کی چوری، قمار بازی، رشوت، سود خوری، فضول خرچی، ناپ تول میں کمی اور ذخیرہ اندوزی کو منع فرمایا گیا ہے اور یہ تمام برائیاں ظلم کے زمرے میں لائی گئی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے'' خدا نے جو تم کو دیا ہے اس پر راضی رہو تو سب سے بڑھ کر دولت مند ہو جاؤ گے'' گویا مال کے حصول میں قناعت اور تشکر کو بھی ایک پسندیدہ فعل قرار دیا گیا ہے۔ انسان کی خواہشات لامحدود ہیں۔ خواہشات کی اس تقسیم میں ہر انسان کوشش کرتا ہے کہ وہ کسی بھی طریقے سے جلد از جلد وہ تمام چیزیں حاصل کرے جو دوسرے لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ اس بھاگ دوڑ میں وہ جائز اور ناجائز ذرائع استعمال کرتا ہے۔ جبکہ قدرت کا نظام جائز طریقے سے جستجو کرنے پر زور دیتا ہے۔ یقیناً اس میں دیر ضرور ہے مگر ہر چیز اپنے وقت پر ہی باعثِ تسکین ہوتی ہے۔

رسولؐ کی نبوت سے پہلے جاہلیت کے ایام میں انسانیت دم توڑ چکی تھی۔ مثلاً بتوں پر انسانوں کی قربانی دی جاتی تھی، باپ کی منکوحہ بیٹے کو وراثت میں ملتی تھی۔ حقیقی بہنوں سے ایک ساتھ شادی کی جاتی تھی۔ ازواج کی کوئی حد نہیں تھی، قمار بازی، شراب نوشی، زناکاری کا رواج عام تھا یہی نہیں عرب میں کسی خاندان کا کوئی شخص اگر قتل ہو جاتا تو اسکا انتقام وہ قومی فریضہ بن جاتا تھا کہ خون بہاتے بہاتے صدیاں گزر جاتی تھیں۔ قتلِ ناحق کا رواج عام تھا، یہاں تک کہ اپنی اولاد کو قتل کرنا باعثِ فخر سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح قاتل کے بجائے اُسکے بھائی یا کسی دوسرے رشتہ دار کو قتل کرنا باعثِ افتخار ہوا کرتا تھا۔ افسوس کہ جاہلیت کا یہ طریقہ آج بھی شدت سے جاری ہے اور کئی تعلیم یافتہ اشخاص بھی اس شیطانی کام میں مبتلا ہیں۔ رسولؐ جب اپنی تعلیمات کو لیکر اُٹھے تو اس کا اثر نہ صرف ایک مخصوص طبقہ میں نمایاں ہوا بلکہ یہ اسلامی، اصلاحی، اور اخلاقی دعوت بہت جلد ہر سو پھیل گئی۔ آپ مکہ میں پیدا ہوئے لیکن کبھی کسی بت کے آگے نہیں جھکے، رسومِ جاہلیت میں شرکت نہیں کی، قریش کے لئے ایامِ حج

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

میں عرفات جانا ضروری نہیں تھا۔ اسی طرح باہر کے لوگوں کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ قریش کے لباس کو زیب تن کریں یا بغیر لباس کے طواف کریں۔ جس کی وجہ سے لباس کے بغیر طواف کرنے کا عام رواج تھا۔ لیکن آپؐ نے کبھی بھی اپنے خاندان کا ساتھ نہ دیا۔

انسانیت کی گرتی ہوئی صورتِ حال کے پیش نظر ہر لحہ یہ ضرورت موجود رہتی ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ کیونکہ آپؐ کے ظہور کا مقصد نہ صرف جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنا تھا بلکہ مختلف خداؤں کی بجائے خدائے واحد کی بندگی، صحیح اور غلط کاموں میں تفریق کا درس، کمزور اور طاقت ور میں مساوات اور سب سے بڑھ کر ضرورت احترامِ انسانیت تھی۔ تاکہ احسن تخلیق کو گمراہیوں سے نجات مل سکے۔

اسلامی تعلیمات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کسی اور کو قتل کرنا یا اپنی جان لینا تو کجا بیمار ہونے کی صورت میں مناسب علاج نہ کرانے سے بھی منع کیا گیا۔

حدود اور تعزیرات کے اکثر قوانین ہجرت کے چند برس بعد نازل ہوئے لیکن انسان کی جان کی حرمت کا حکم مکہ میں اُتر چکا تھا۔ معراج کے سلسلے میں احکام جو بارگاہِ الٰہی سے نازل ہوئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔

''خدا نے جس جان کو حرام کیا ہے اس کو ناحق نہ مارو، اور جو ناحق مارا جائے اسکے وارث کو ہم نے اختیار دیا ہے چاہیکہ وہ قصاص میں زیادتی نہ کرے۔ اس کی مدد کی جائے۔ (الاسرا ۱۷:۳۳)

چھ ہجری میں رہزنوں کے لئے حد مقرر کی گئی اور آپؐ نے رہزنوں کو قتل کروایا۔ جنھوں نے عرینہ کے قبیلے کے لوگوں کو قتل کر کے مویشیوں کو لوٹا تھا۔

اسلامی قانون نے قتل بالحق کو صرف پانچ صورتوں تک محدود کیا ہے۔ اول قتل عمد کے مجرم سے قصاص، دوم دینِ حق کے راستے میں مزاحمت کرنے والوں سے جنگ، سوم اسلامی نظامِ حکومت کو الٹنے والوں سے جنگ، چہارم شادی شدہ مرد یا عورت کو ارتکاب زنا کی سزا، پنجم ارتداد کی سزا، قتل میں حد سے گزرنے کی متعدد صورتیں ہیں جو سب منع کی گئی ہیں۔

انسانی جان کے تقدس کیلئے زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات کے حوالے سے اگر شادی شدہ مرد یا عورت زنا کا ارتکاب کریں تو انہیں سنگسار کیا جائے گا۔ جبکہ کنوارے مرتکبِ زنا ہوں تو انہیں سو درے لگائے جائیں گے۔ اسی طرح عورت کا کردار اور تقدس مجروح کرنا نہ صرف بے حرمتیِ جسم و جان ہے بلکہ یہ انسانیت کی توہین ہے۔ چنانچہ قذف یعنی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کی سزا پانچ ہجری میں نازل ہوئی۔

شرم حیا عورت کا زیور ہے۔ اس کی حرمت اسی میں ہے کہ وہ اسے برقرار رکھے۔ دعوتِ نظارہ دینا بھی دلوں میں ہیجان برپا کرتا ہے۔ ابتداء میں یہ گناہ کی چھوٹی سی شکل ہو سکتی ہے مگر بعد میں یہ کبیرہ گناہوں کا سبب ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح شراب کا استعمال بھی حرام قرار دیا گیا، کیونکہ نشہ کی حالت میں انسان خود پر قابو نہیں رکھ سکتا اور اُس سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہو سکتے ہیں۔

آپؐ کے عہدِ مبارک میں اس کی حد مقرر نہیں تھی، لیکن حضرت عمرؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں اس کی حد 80 کوڑے مقرر کی۔

جان کے بعد مال کا درجہ آتا ہے چنانچہ آپؐ نے دس ہجری حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

مسلمانو! ہر مسلمان کی جان، مال اور آبرو اسی طرح قابلِ حرمت ہے، جس طرح اس محترم شہر میں اس احاطہ حرم میں یہ مقدس دن قابلِ حرمت ہے''

خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے دیا جانے والا مال باعثِ حرمت ہے۔ وہ جس شکل میں بھی دیا جائے۔ زکوٰۃ، صدقہ، خیرات کے اپنے

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

درجات ہیں۔ جن کا اجر اللہ ہی کے پاس ہے۔ زکوٰۃ کا ذکر قرآن میں کئی مقامات پر آیا ہے۔

اسلام دولت کی منصفانہ تقسیم کا درس دیتا ہے اور دولت کو کسی ایک شخص کے پاس جمع نہ رکھنے کا درس دیتا ہے۔ جسکی بنیادی وجہ یہ بتائی کہ اس طرح بڑے اور چھوٹے کا فرق پیدا ہوتا ہے۔

اسی طرح ناجائز طریقوں سے حاصل کیا جانے والا مال حرام قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً چوری، ناپ تول میں کمی، سود خوری اور رشوت وغیرہ۔

چور کے متعلق قرآن ہمیں آگاہ کرتا ہے۔ کہ اُسکے ہاتھ کو کاٹا جائے۔ اسی طرح آپ کا ارشاد ہے کہ یتیم کے مال کو کھانے والا اپنے پیٹ میں آگ بھرتا ہے۔ الغرض مطالعہ قرآن وحدیث سے پتہ چلتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی عمدہ ترین تخلیق ہے، جس پر اس ذاتِ اقدس کا کرم اور فضل اس قدر عظیم ہے کہ اسکی مثال نہیں ملتی۔ یہ انسان کی خوش قسمتی ہے کہ اُسے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت دی گئی ہے۔ اُسے ان تعلیمات سے آشنا کیا گیا ہے جن کے ذریعے جان، مال اور آبرو کا تحفظ ممکن ہو۔ اسے رہبانیت، بربریت، اور عریانیت سے بچنے کا درس دیا گیا۔ اسلام نے احترام انسانیت اور اسکی قدر و منزلت میں اتنا اضافہ فرمایا کہ انسان بننا فرشتہ بننے سے بہتر قرار پایا۔ سائنسی علوم وفنون کی ترقی سے کائنات کی وسعتوں کو چھونے میں مدد ملی ہے۔ مگر خود سائنس حیران ہے کہ مشینی انسان تو بنالیا لیکن اس میں روح نہیں پھونکی جاسکتی، کاغذی پھول تو ڈیزائن کرلیے مگر خوشبو کہاں سے لائیں؟ اصل اور نقل میں کیا فرق ہے؟ وہی جو طاقتور اور کمزور میں ہوتا ہے! پھر ایسی ذات کے احکامات کو کیوں نہ تسلیم کیا جائے جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔

یہ خیال ہی باطل ہے کہ جو کچھ ہے ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمارا جینا مرنا ترقی وتنزل سب حالات کے رحم وکرم پر ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک چیز کا حساب ہونا ہے چاہے جان ہو مال ہو جو مطلق ہے، کیونکہ جس نے پہلی دفعہ پیدا کیا ہے۔ وہی دوبارہ زندہ کریگا۔ لہٰذا ہر چیز کا استعمال بہترین طور پر ہونا چاہیے۔ جان و مال کی حرمت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ کسی انسان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے، چنانچہ اسلامی تعلیمات میں بہتری کے راستوں کی بھرپور تلقین کی گئی ہے، جس میں تمام انسانیت کا احترام اور تقدس موجود ہے۔

☆☆☆

زندگی کیا ہے؟

اورنگزیب/ بی ایس سی

زندگی بند کلی ہے، جسے کھلنے اور مرجھانے میں دیر نہیں لگتی۔

زندگی کتاب ہے جس کے ورق پلٹنے اور بند ہونے میں وقت نہیں لگتا۔

زندگی شمع ہے جو جلتے جلتے آخر کار بجھ جاتی ہے۔

زندگی قلم ہے جس کی سیاہی ختم ہو جاتی ہے۔

زندگی موت کا سایہ ہے۔

زندگی، اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔

زندگی پانی ہے جسے ہوا کی طرح موت لے اڑتی ہے۔

زندگی سمندر ہے جس کی گہرائی موت ہے۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اوزون گیس

پروفیسر خلیل الرحمان

آپ نے اکثر سنا ہوگان کہ اوزون کی تہہ میں شگاف پڑ گیا ہے۔اور یہ بڑھ رہا ہے یا اوزون گیس کا غلاف پتلا ہو رہا ہے۔ ماہر ماحولیات سر جوڑ کر بیٹھے ہیں اور تدابیر سوچ رہے ہیں کہ اوزون کی تہہ کو ختم ہونے سے کیسے بچایا جائے۔

آیئے ہم دیکھیں کہ یہ اوزون کیا ہے؟ انسانوں اور جانداروں پر اسکے کیا نتائج مرتب ہوتے ہیں؟۔اس کی تہہ میں کمی کے اسباب کیا ہیں؟

اوزون کیا ہے؟ اوزون آکسیجن کے تین ایٹم سے ملکر بننے والا مالیکیول ہے۔ یہ تیز عمل انگیز اور ناقیام پذیر گیس ہے۔اس کے ایٹون کے درمیان آکسیجن کی نسبت کمزور قوتِ کشش پائی جاتی ہے کہ یہ گیس قدرتی حالت میں فضاء میں کرہ ہوائی کے خاص زون میں پائی جاتی ہے۔ جسے Stratosphere کہتے ہیں۔ Stratosphere زون 10-60 کلومیٹر کی بلندی پر واقع ہے۔اس زون میں اوزون نے زمین کی گرد ایک غلاف بنایا ہوا ہے ۔جو سورج سے خارج ہونے والی زہریلی الٹراوائلٹ شعاعوں کو جذب کر لیتی ہے،اور زمین تک پہنچنے سے روکتی ہے۔

فضا میں آکسیجن کی ایک خاص مقدار پائی جاتی ہے۔یعنی 21%۔ یہ آکسیجن فضاء کے بلند زون میں پہنچ جاتی ہے۔الٹراوائلٹ شعاعوں کی موجودگی میں آکسیجن کے ایٹم جدا ہو جاتے ہیں۔آزاد ایٹم آکسیجن (O_2) کے دو ایٹم سے ملکر اوزون گیس بناتے ہیں۔O_3 اوزون کا فارمولا ہے۔فضاء میں اوزون مالیکیول اور آکسیجن مالیکیول مین توازن پایا جاتا ہے۔اگر آکسیجن کے مالیکیول فضاء میں کم ہوں تو اوزون کے مالیکیول ٹوٹ کر آکسیجن گیس بنا دیتے ہیں۔اور توازن جوان دو گیس میں پایا جاتا ہے برقرار رہتا ہے۔

اگر اوزون اور آکسیجن گیس کی اہمیت کا مقابلہ کیا جائے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ دونوں اہم ہیں۔کہا جاتا ہے کہ زندگی کی ابتداء پانی سے ہوئی اور سب سے پہلے ایک سیل کے جاندار سمندر اور تالابوں میں پیدا ہوئے۔ بعد میں یہ خشکی پر آگئے کیونکہ خشکی پر آکسیجن وافر مقدار میں مہیا ہوسکتی ہے۔ یہ مفروضہ اب غلط مانا جاتا ہے کیونکہ بہت سے جاندار آکسیجن کے بغیر بھی زندگی گزارتے ہیں اور آکسیجن تو ویسے بھی دوسرے درجے کے کیمیائی عمل کے لئے ضروری ہے جو کہ زندگی کے لیئے ضروری ہوتے ہیں۔

آکسیجن گیس کرہ ہوائی کے بلند زون کے علاوہ زمین کی سطح سے صرف 7 کلومیٹر کے زون میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔صنعتی شہروں اور بلند و بالا عمارتوں کے شہروں میں ہوا کی رفتار میں رکاوٹ اور بارش کی اوسط مقدار کم پائی جاتی ہے۔ مثلاً لاس انجلیس اور میکسیکو سٹی میں photo Chemicalfog زیادہ ہے یہ Fog سورج کی روشنی سے عمل کر کے اوزون گیس بناتا ہے۔یہ اوزون انسانی صحت پر مضر اثرات ڈالتی ہے۔اور خلیوں کی موت اور ان میں جینیاتی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔تاہم وہ اوزون جو کہ بلند کرہ ہوائی میں موجود ہے وہ جانداروں اور انسانوں کیلئے مفید ہے۔اوزون کی انسانوں اور جانداروں کیلئے کیا اہمیت ہے؟۔

جب زمین پر زندگی کی ابتداء تالابوں میں ہو چکی تھی، پر زندگی ناممکن تھی اسکی وجہ یہ ہے کہ DNA جو کہ جانداروں کے خلیوں میں موجود تھا وہ سورج سے آنیوالی الٹراوائلٹ شعاعوں کو جذب کر لیتا تھا اور انکے زہریلے اثر کیوجہ سے مرجاتا تھا۔ لاکھوں سالوں بعد فضاء میں

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اوزون گیس (O_3) کا غلاف بنا۔ اگر O_3 گیس نہ ہوتی تو خشکی پر زندگی کا وجود نا ممکن تھا۔

اوزون الٹراوائلٹ شعاعوں کو زمین تک پہنچنے نہیں دیتی ہیں۔ پودے زندہ نہیں رہ سکتے۔ اوزون گیس کی کم ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟۔

ماہرین نے تحقیقات کے بعد کھوج لگایا ہے کہ Chlorofluoro Carbons قسم کے مرکبات اوزون میں کمی کا سبب بنتے ہیں۔ CFCS میں سے کلورین کا ایک ایٹم اوزون گیس کے ایٹم سے مل کر ایک نیا مرکب clo یعنی کلورین مونو آکسائیڈ بنا ڈالتی ہے۔ جو کہ تیز عامل ہے۔ یہ کلورین مونو آکسائیڈ clo اوزون کے ایک ایٹم سے ملکر کلورین ڈائی آکسائڈ بناتی ہے۔ کلورین ڈائی آکسائڈ الٹراوائلٹ شعاع کی موجودگی میں ایک کورین ایٹم آزاد کردیتی ہے۔ جو کہ پھر ایک اوزون کے مالیکیول سے ملکر دوبارہ clo بناتی ہے اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صرف ایک کلورین ایٹم اوزون کے ایک لاکھ مالیکیول کو توڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس وقت دنیا میں اوزون کی تہہ میں 4-5% کی صرف 1980 تک دیکھی گئی ہے اور پیشین گوئی کی گئی ہے کہ 2050ء تک مزید 10% کمی واقع ہوجائے گی اور دنیا میں اوزون کی تہہ میں کمی اور الٹراوائلٹ شعاعوں کے زیرِ اثر تقریباً 3 ارب انسان جلد (skin) کے سرطان (Cancer) میں مبتلا ہوجائیں گے

کچھ ممالک اب بھی CFCS گیس کو ریفریجریٹر، ائرکنڈیشنز میں استعمال کررہے ہیں۔ cfcs کو خوشبو پیدا کرنے والے مرکبات (Eau-De-cologne) میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اہل دنیا کو چاہیے کہ cfcs کے مرکبات بنانے، انہیں استعمال کرنے پر پابندی لگائیں کیونکہ اب تک جتنی cfcs ہوا میں داخل ہوچکی ہے یہ بھی کئی سو سال تک فضاء کو آلودہ کرتی رہے گی۔

☆☆☆

ضمیر کی آواز

اعجاز احمد تھرڈ ایئر

خداوند کریم نے ہمارے اندر ایک ایسا دوست پیدا کیا ہے، جو ہر وقت ہمیں بری باتوں سے روکتا ہے۔ چنانچہ جب ہم کسی برے کام کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا دل زور زور سے دھڑ کنے لگتا ہے یہ گویا خطرے کی گھنٹی ہے جو بجنے لگتی ہے۔ سانس پھولنے لگتا ہے۔ گھبراہٹ سی محسوس ہوتی ہے اور اندر سے ہی ایک آواز سنائی دیتی ہے جو بار بار کہتی ہے "یہ کام نہ کرو، یہ گناہ ہے، اس سے اللہ ناراض ہوگا، خاندان کی عزت جائے گی اور تم ہمیشہ کیلئے بدنام ہوجاؤ گے۔ اس سے باز آجاورنہ بعد میں پچھتاؤ گے، بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اب بھی وقت ہے باز آجاؤ"۔

ہمارے اس عظیم دوست کا نام "ضمیر" ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارا محافظ بنا کر رکھا ہے۔ اس اچھے دوست ضمیر کے ساتھ ساتھ ہمارا ایک برا دوست بھی ہے جو ہمیں ہر وقت برے کاموں پر اکساتا ہے۔ برے برے خیالات ہمارے دماغ میں جمع کرتا ہے۔ دلفریب و دلکش نقشے باندھتا ہے اور طرح طرح کی ترکیبیں بتاتا ہے وہ ہمیں بار بار کہتا ہے "کیوں گھبراتے ہو یار! آگے بڑھ کر یہ کام کرلو اس کا لطف اٹھاؤ۔ پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ جھوٹ بول کر اپنی جان بچالینا۔ دیکھو اس موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ ایسے نادر مواقع بار بار نہیں آتے۔ اس سنہری موقع کو غنیمت سمجھ کر لطف اٹھانا اور جو کچھ ہوگا بعد میں دیکھا جائے گا۔ اس برے دوست کو نفس کہتے ہیں۔ اگر ضمیر آپ کا حاکم بن جاتا ہے تو دنیا و آخرت کی سربلندی اور کامیابی آپ کا مقدر بن جائے گی۔

اور اگر نفس آپ پر غالب ہوجائے تو اس دنیا میں بھی ذلت وخواری اور آخرت میں بھی رسوائی و بربادی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ہماری ترقی اور کامیابی اسی میں ہے کہ ہم ضمیر کی بات مان لیں۔ ☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

جناب طارق ایوب صاحب سیکریٹری تعلیم حکومت بلوچستان کا دورہِ گورنمنٹ عطاشاد ڈگری کالج وگرلز ڈگری کالج تربت

تربت اپنے محل وقوع کے اعتبار سے صوبائی دارالحکومت سے خاصا دور واقع ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ صوبائی دارالحکومت سے رابطہ کے لئے پختہ سڑک بھی نہیں ہے۔ ہوائی سروس میسر ہے، مگر ہفتہ میں صرف ایک روز اور وہ بھی یکطرفہ۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ صوبائی مرکز سے کم ہی کوئی اعلیٰ عہدیدار ادھر کا رخ کرتا ہے۔

لیکن یہ ہماری کوش نصیبی ہے کہ محکمہ تعلیم میں نئے تشریف لانے والے سیکریٹری جناب طارق ایوب صاحب نے چارج سنبھالتے ہی پہلی فرصت میں تربت کا قصد کیا اور یہاں کے تعلیمی اداروں کا تفصیلی دورہ کیا۔ جناب طارق ایوب صاحب دسمبر کی سات تاریخ کو براستہ کراچی تربت پہنچے۔ اسی روز آپ نے بلوچستان ریذیڈنشل کالج تربت بوائز ماڈل ہائی سکول، گرلز ماڈل سکول کے علاوہ گورنمنٹ عطاشاد ڈگری کالج تربت اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تربت کا تفصیلی دورہ بھی کیا۔ پہلے آپ بوائز کالج تشریف لائے۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر عبدالرزاق خان اور کالج سٹاف نے ان کا استقبال کیا۔ جناب سیکریٹری صاحب نے تھوڑی دیر کے لئے سٹاف روم میں کالج کے سٹاف کے ساتھ تبادلہِ خیال کیا۔ اساتذہ کرام کے ساتھ تعارف کے بعد انہوں نے اساتذہ سے ان کے مسائل سنے اور ان کے حل کے سلسلے میں یقین دہانی کرائی۔ بعد ازاں طارق ایوب صاحب نے اساتذہ کرام کو ان کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے انہیں اس پیشہ کے تقدس کو برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں ے کہا کہ اساتذہ کو پوری دیانتداری، محنت اور لگن کے ساتھ طلبہ کو زیورِ علم سے آراستہ کرنا چاہیے تاکہ یہ طلبا اس ملک کے بہترین شہری بن سکیں۔

اساتذہ کرام سے ملاقات کے بعد جناب طارق ایوب صاحب کالج آڈیٹوریم تشریف لئے گئے۔ جہاں بڑی تعداد میں کالج کے طلبہ ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جناب طارق ایوب صاحب نے روایتی تکلفات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور سٹیج پر براجمان ہونے کی بجائے نیچے اتر کر اور طلبہ کے انتہائی قریب کھڑے ہو کر نہایت بے تکلفی سے ان سے گفتگو کی۔ سب سے پہلے انہوں نے طلبہ کو ان کی اولین ذمہ داری یعنی حصول تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ آج کے سائنسی دور میں تعلیم کی اہمیت ان پر واضح کی۔ آپ نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ روشن مستقبل کے لئے پوری محنت، لگن اور ذمہ داری کے ساتھ جدوجہد کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے اساتذہ کا پورا پورا احترام بھی کریں۔ بعد ازاں طلبہ سے ان کے تعلیمی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ طلبہ نے بتایا کہ کالج کا اہم ترین مسئلہ سٹاف کی کمی ہے۔ اس وقت کالج میں فزکس اور حساب کے مضامین پڑھانے کے لئے کوئی استاد موجود نہیں ہے۔ تعلیمی سیشن اپنے عروج پر ہے۔ بقیہ تمام مضامین میں طلبہ اپنے نصاب کا معتد بہ حصہ مکمل کر چکے ہیں۔ مگر ان دو مضامین میں اساتذہ کی عدم موجودگی میں انہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ جناب سیکریٹری صاحب نے طلبہ کو یقین دہانی کرائی کہ وہ کوئٹہ واپس جا کر پہلی فرصت میں اس مسئلہ کو حل کریں گے۔ انہوں نے طلبہ کو بتایا کہ پبلک سروس کمیشن بلوچستان کی جانب سے کچھ نئے اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ ان اساتذہ میں سے تربت کالج کو نئے اساتذہ فراہم کئے جائیں گے۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

حُسنِ ادب کی اہمیت

پروفیسر باقر علی شاکر

بڑوں کا ادب واحترام، اساتذہ وشیوخ کا اکرام وخدمت گزاری اوران کا پاس ولحاظ ہمیشہ سے اکابردین وعلمائے سلف کا امتیازی وصف رہا ہے۔لیکن آج آزادی کے غلط تصور مغرب زدگی اور کیبل کلچر کے اثر سے یہ چیزیں رفتہ رفتہ ختم ہو رہی ہیں۔آج سے چند سال پیشتر مدارس اور درس گاہوں کے طلبہ میں جو شائستگی وتہذیب، متانت وسنجیدگی ادب واحترام پایا جاتا تھا۔آج اس کی جھلک بھی کہیں کہیں مشکل ہی سے نظر آتی ہے۔
ہمارے مذہب نے جس طرح عقائد وعبادات، معاملات اور اخلاق کے بارے میں ہماری رہنمائی کی ہے۔اسی طرح اس نے ہم کو آداب بھی سکھائے ہیں۔نیک روش، اچھے چال چلن، عمدہ طور طریق کی تعلیم بھی دی ہے اور دوسرے امور کے ساتھ ساتھ ادب اور وقار سیکھنے اور سکھانے کی تاکید بھی کی ہے۔آنحضرتؐ نے فرمایا:

''عمدہ روش، اچھے انداز اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔یعنی یہ چیزیں انبیاء علیہم السلام کی عادات وفضائل میں سے ہیں۔اسی لئے علمائے دین اتفاق کرتے ہیں کہ ادب ووقار، فضل وحیاء اور حسن سیرت سیکھنا شرعاً وعرفاً مسنون ہے''

حدیث نبویؐ ہے کہ آدمی اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو یہ ایک صاع خیرات کرنے سے بہتر ہے۔اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے:

''کسی باپ نے اپنی اولاد کو عمدہ ادب سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا''

ایک اور حدیث ہے:

''بیٹے کا ایک حق باپ پر یہ بھی ہے کہ اس کو اچھا ادب سکھائے''

دوسری ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

''علم سیکھو اور علم کے لئے وقار سیکھو اور جس سے استفادہ کرو اس کے لئے تواضع کرو''

حضرت عمر فاروقؓ کا کہنا ہے کہ ادب سیکھو پھر علم سیکھو''

یعنی حضرت عمرؓ کے نزدیک علم سیکھنے کا درجہ دوسرا جبکہ ادب سیکھنے کا درجہ پہلے آتا ہے۔

حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ اپنے اہل واولاد کو آگ سے بچاؤ۔مفسرین اس سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ ان کو ادب سکھاؤ اور تعلیم دو امام ابن المبارک نے فرمایا کہ آدمی کسی قسم کے علم سے باعظمت نہیں ہوسکتا جب تک اپنے علم کو ادب سے مزین نہ کرے۔

امام ابن سیرین کے شاگرد حضرت حبیب ابن الشہید اپنے صاحبزادے سے فرمایا کرتے تھے کہ بیٹے فقہاء وعلماء کی مجلسوں میں بیٹھ کر ان سے ادب سیکھو یہ چیز میرے نزدیک بہت ساری احادیث کے جاننے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن المبارک سفر کر رہے تھے لوگوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: بصرہ جارہا ہوں۔لوگوں نے پوچھا کہ

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اب وہاں کون رہ گیا ہے، جس سے آپ حدیث نہ سن چکے ہوں؟ فرمایا کہ ابن عون کی خدمت میں حاضری کا ارادہ ہے ان کے اخلاق اوران کے آداب سیکھوں گا۔

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ ہم بعض علما کی خدمت میں علم حاصل کرنے نہیں جاتے تھے بلکہ صرف اس مقصد سے حاضری دیتے تھے کہ ان کی نیک روش اوران کا طرز وانداز سیکھیں۔

اعمش کہتے ہیں کہ طالب علم استاد سے ہر چیز سیکھتے ہیں حتیٰ کہ اسی کی سی پوشاک اور جوتے پہننا سیکھتے تھے۔

حضرت امام احمد کی مجلس میں پانچ ہزار سے زائد آدمی شریک ہوتے تھے۔ جن میں سے پانچ سو کے قریب آدمی توان سے احادیث سن کر لکھتے تھے اور باقی سب لوگ ان سے حسن ادب اوروقار ومتانت سیکھتے تھے۔

ادب سیکھنے اور سکھانے کی اس اہمیت کو واضح کرنے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عالم کا حق اوران کے اجلال واحترام کے احکام بھی ذکر کردیئے جائیں۔

حضرت علیؓ کا قول ہے کہ جس نے مجھے ایک حرف بھی بتادیا میں اس کا غلام ہوں، وہ چاہے مجھے بیچ دے یا آزاد کردے یا غلام بنائے رکھے"

امام زرنوجی نے اسی کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ استاد اس لائق ہے کہ ایک حرف کی قدردانی میں اس کو ایک ہزار درہم ہدیہ پیش کیا جائے"

کتاب "شرح الطریقۃ المحمدیۃ" میں ایک حدیث ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے کہ جوکسی کو قرآن کی ایک آیت سکھادے وہ اس کا آقا ہے اس کو کبھی اس کی مدد نہ چھوڑنی چاہیے۔ نہ اس پر کسی کو ترجیح دینی چاہیے" اس کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ استاد کا حق ادا کرنے میں ماں باپ کا حق ادا کرنے پر مقدم جانا جائے۔

امام خیراخیری نے فرمایا کہ عالم کا حق جاہل پر اوراستاد کا حق شاگرد کے ذمہ یکساں ہی ہے اور وہ یہ ہے:

۱۔ بے علم یا شاگرد، عالم یا استاد سے پہلے بات نہ کرے۔

۲۔ اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

۳۔ اس کی بات غلط بھی ہو تو رد نہ کرے۔

۴۔ اس کے آگے، آگے نہ چلے۔

کتاب تعلیم المتعلم میں ہے کہ استاد کی تعلیم وتوقیر میں یہ بھی داخل ہے کہ:

۱۔ اس کے پاس مباح گفتگو بھی زیادہ نہ کرے۔

۲۔ جس وقت وہ تھکا ماندہ ہو اس وقت اس سے کوئی سوال نہ کرے۔

۳۔ لوگوں کو مسائل بتانے یا تعلیم دینے کا کوئی وقت اس کے یہاں اگر مقرر ہے تو اس وقت کا انتظار کرے۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

۴۔ اس کے دروازے پر جا کر دروازہ نہ کھٹکھٹائے بلکہ صبر وسکون کے ساتھ، اس کے از خود برآمد ہونے کا انتظار کرے۔ ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ طالب علم کے لئے زیبا ہے کہ عالم کے لئے تواضع میں مبالغہ کرے اور اپنے نفس کو اس کے لئے ذلیل کردے اور عالم کے لئے تواضع کی ایک صورت اس کا ہاتھ چومنا بھی ہے۔

استاد کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اس کے آنے جانے کے وقت شاگرد کھڑا ہو جائے، استاد عالم کے لئے قیام کھڑے ہونے کا جواز کئی علما کی کتابوں میں مذکور ہے امام نووی کا فرمان ہے کہ استاد کی کوئی رائے یا تحقیق شاگرد کو غلط معلوم ہوتی ہو تب بھی وہ اس کی پیروی کرے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ سے ثابت ہے۔

استاد کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اس کے سامنے تواضع سے پیش آئے، چاپلوسی نہ کرے، اس کی خدمت کرے، اس کی مدد کرے اور اعلانیہ وخفیہ اس کے لئے دعا کرتا رہے۔

امام غزالی کا فرمان ہے طالب علم کو چاہیے کہ معلم کے لئے تواضع کرے اس کی خدمت کر کے شرف وثواب کمائے۔ لیکن امام غزالی کا یہ بھی کہنا ہے کہ چاپلوسی مومن کے اخلاق میں شامل نہیں۔

شرح الطریقتہ المحمدیہ میں ہے کہ علم کے زوال کا ایک سبب معلم کے حقوق کی رعایت نہ کرنا بھی ہے، جس شاگرد سے تکلیف پہنچے گی وہ علم کی برکت سے محروم رہ جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ بوڑھے مسلمان، عالم، حافظ قرآن اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا خدا کی تعظیم میں داخل ہے۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ ہارون الرشید نے میرے پاس آدمی بھیج کر سماع حدیث کی خواہش ظاہر کی میں نے کہلا بھیجا کہ علم لوگوں کے پاس جایا نہیں کرتا۔ ہارون الرشید یہ جواب پا کر پھر خود میرے پاس آئے اور میرے پاس آکر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے کہا خدا کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ بوڑھے مسلمان کا احترام کیا جائے۔

ہارون الرشید یہ سن کر کھڑے ہو گئے۔ پھر میرے سامنے شاگردانہ انداز سے بیٹھے، ایک مدت کے بعد ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کے علم کے لئے تواضع کیا تو ہم نے اس سے نفع اٹھایا۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دفتری عملہ گورنمنٹ عطا شاد ڈگری کالج تربت

دفتری عملہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تربت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کارکن عملہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تربت

کارکن عملہ گورنمنٹ عطاشاد ڈگری کالج تربت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

تقریری مقابلہ میں پرنسپل کا خطاب اور شریک دیگر مقرر طلبہ

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کیمسٹری لیبارٹری میں طلباء پریکٹیکل میں مصروف

زوالوجی لیبارٹری میں طلباء پریکٹیکل میں مصروف

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

زیر تعمیر جامع مسجد

ہاسٹل عطا شاد ڈگری کالج تربت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اساتذہ اکرام گورنمنٹ عطا شاد ڈگری کالج تربت

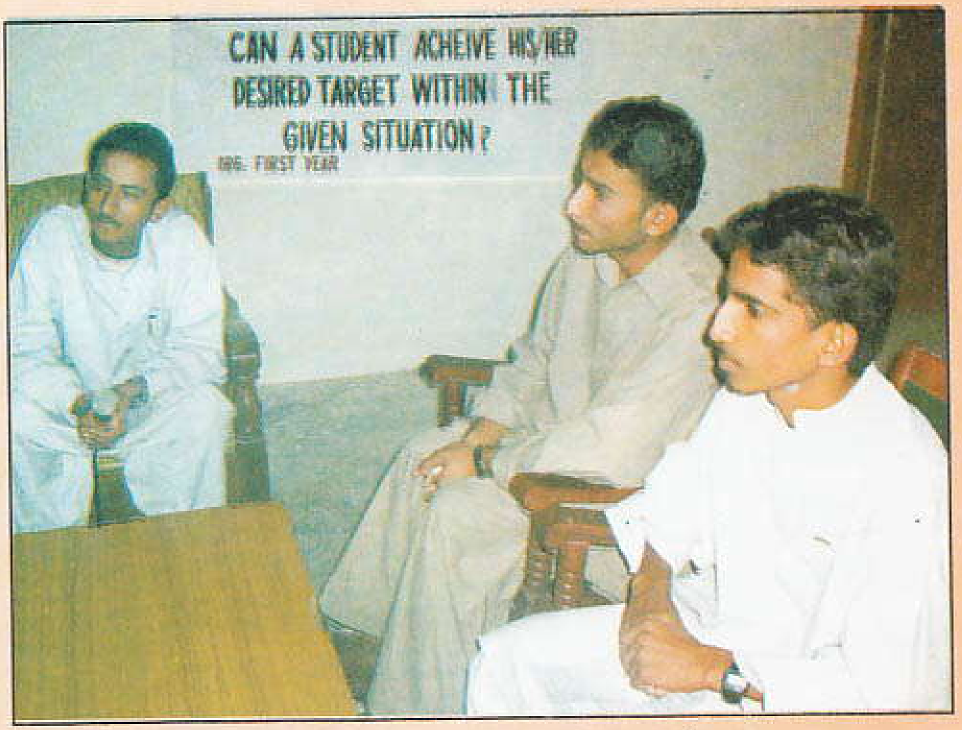

انگریزی مباحثہ میں شریک طلباء

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کمپیوٹر انسٹرکٹر جمیل احمد انصاری ایم سی ایس

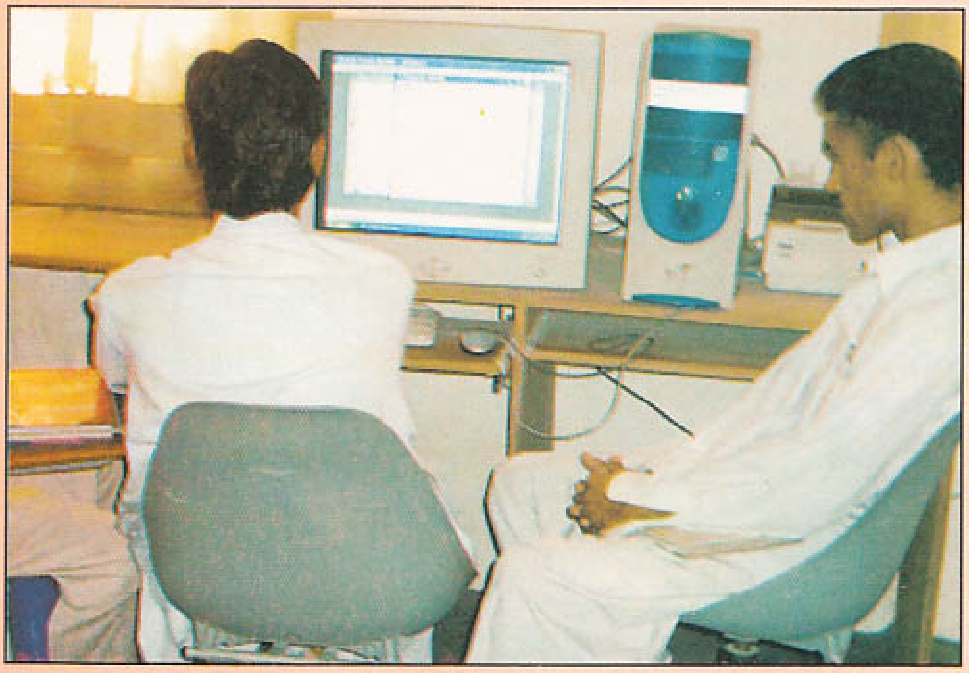

کمپیوٹر روم میں طلباء مصروفِ مطالعہ

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

تقریری مقابلہ کے سامعین

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کلامِ اقبال اور آج کا طالب علم

تحریر سیّد آصف حسین شیرازی اسسٹنٹ پروفیسر شعبہء اردو

شاعرِ مشرق علامہ اقبال اپنے اشعار میں آج کی نوجوان نسل بالخصوص نوجوان طلباء سے براہِ راست مخاطب ہیں اور اُن سے بہت زیادہ توقعات وابستہ رکھتے ہیں۔ اپنے اشعار میں کہیں پر تو وہ نوجوانوں کو اُن کے اسلاف کے کارناموں سے آگاہ کرتے ہیں۔ اور کہیں پر وہ اِن اسلاف کی زندگی کو آج کی نسلِ نو کیلئے قابلِ تقلید اور تعیّنِ راہ کیلئے روشنی قرار دیتے ہیں۔ ایک جگہ دعا گو ہیں کہ:

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر اِن شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدارا آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

آج کے نوجوانوں کے لئے وہ تاریخِ اسلام کے مرکزی کرداروں کو مشعلِ راہ قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

جسے نانِ جویں بخشی ہے تو نے
اُسے بازوئے حیدر بھی عطا کر

نوجونوں کو اُن کے اسلاف کے کارناموں سے آگاہی اور اِس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی نشان دہی کلامِ اقبالؒ میں جابجا جلوہ گر نظر آتی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی طرزِ زندگی کا نقشہ اِس انداز سے بیان کرتے نظر آتے ہیں:

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رو ہو کے زمین بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

یہ وہ تصویر کشی ہے جو آج کے نوجوان طلباء کو اُن کے اَسلاف کے اِسلامی مساویانہ طرزِ عمل کی بھرپور عکاسی کرتی نظر آتی ہے۔

اِس کے ساتھ ساتھ اُمتِ مسلمہ کے زوال کے اَسباب اور آج کے مسلمان کا ماضی کے مردِ مومن سے موازنہ اقبالؒ کے کلام میں وضاحت کے ساتھ نظر آتا ہے۔ ماضی کے مردِ مومن کا تذکرہ کرتے ہوئے شاندار انداز میں منظر کشی کرتے ہیں:

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں
دیں اَذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
اور اَفریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہاں داروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

اور پھر اسی عظمتِ رفتہ کو آج کے عہد کے مسلمان کے طرزِ عمل سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تھے تو آباء وہ تمھارے ہی مگر تم کیا ہو؟
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو!

اِس تمام تناظر میں یہ نتیجہ اَخذ کیا جاسکتا ہے کہ شاعرِ مشرق کی یہ تمنا ہے کہ وہ آج کے نوجوان کو ایسا مثالی مردِ مومن دیکھنا چاہتے ہیں جو اپنے اندر اپنے اَسلاف کی تمام تر صفات رکھتا ہو۔ جہدِ مسلسل پر یقین رکھتا ہو، اور اُس کے ہر طرزِ عمل میں ایک مثالی مردِ مومن کی جھلک نظر آتی ہو، تا کہ وہ دورِ حاضر میں ایک منفرد مقام کا تعین کر سکے:

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے اِمروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اَذاں سے پیدا

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

عطاشاد ڈگری کالج تربت کے قابل صد احترام اساتذہ کرام کے نام

خالد الرحمن/بی اے تھرڈ ائیر

میرے کارواں کے رہبر
ہیں علم کے سمندر
ان کے ہی فیض سے
دل سب کے ہیں منور
کشتی کے ناخدا وہ
منزل کا راستہ وہ
ظلمت میں ہیں ضیا وہ
مشفق بھی وہ مدبر
میرے کارواں کے رہبر
اہل کتاب بھی وہ
دانش کے باب بھی وہ
ان کی ہی روشنی سے
روشن میرا مقدر
میرے کارواں کے رہبر
ان کے ہی دم قدم سے
کامیاب ہم رہیں گے
روشن صبح کی مانند
شاداب ہم رہیں گے
ہیں علم کے پیامبر
میرے کارواں کے رہبر

☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

ندیم اکرم

مرجائیں گے لیکن کبھی چاہت نہ کرینگے
تیرے سوا کسی سے محبت نہ کرینگے

درسِ نگاہِ یار ہے ایمانِ عاشقی
آسمانی کتاب کوئی تلاوت نہ کرینگے

ہنستے ہوئے چڑھ جائیں گے سولی پہ چڑھا دو
منصوؔر ہیں کوئی بھی شکایت نہ کرینگے

بے درد حسینوں سے وفاداری کی اُمید
بیمار تو کردیں گے عیادت نہ کرینگے

ہاں قول سے پھر جائیں گے ہم تھوڑے مریؔد ہیں
حاؔلی کو کسی رنؔد کی امانت نہ کرینگے

بخشی ہیں کسی نے جنہیں سوغات سمجھ کر
یادوں میں کبھی اُس کی خیانت نہ کرینگے

مل جائے گا مٹی میں مقدر کا ستارہ
دنیا سے اگر اب بھی بغاوت نہ کرینگے

جھانکے ہے مرا کشف ندیم دور بہت دور
کیسے تیری دنیا میں کرامت نہ کرینگے

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

پروفیسر امان ساجد

تھی دلوں میں بدگمانی جو اعتبار تک نہ پہنچے
میری وحشتوں کے پیکر کوئے یار تک نہ پہنچے

تیری بے رخی سے اچھا تیرا شہر چھوڑ جاؤں
میری حسرتوں کا لشکر سرِ دار تک نہ پہنچے

مجھے جھیلنا پڑے گا میرے کرب کی مسافت
میرے غم کا شائبہ بھی میرے یار تک نہ پہنچے

چلو میں ہی سینچ ڈالوں یہ خزاں کے درد سارے
کبھی اس کا غم نہ ہوگا کیوں بہار تک نہ پہنچے

کڑی دھوپ کا سفر یہ یونہی رائیگاں رہیگا
گر جنوں کے سلسلے بھی جو قرار تک نہ پہنچے

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

باقر علی شاکر لیکچرار اردو

غمِ سوگوار، وہ لمحے، شبِ تار تک نہ پہنچے
صف، دشمناں میں ماتم ،صفِ یار تک نہ پہنچے

مرے ہمسفر جو بچھڑے ابھی تک ہوں میں پریشان
جس دیار کے تھے ساتھی، اُس دیار تک نہ پہنچے

دلِ مضطرب تجھے کیوں ہے بارہا فکرِ فردا
طرب آشنا وہ لمحے، کیوں قرار تک نہ پہنچے

مرے دشمنوں کو کوئی خبر یہ بھی دے گیا آج
آئے تھے تو شکار کھیلنے پر شکار تک نہ پہنچے

جہاں ہنستے کھیلتے ہی رہے ساتھ ساتھ باقرؔ
اُجڑے ہوئے وہ باغ اب بہار تک نہ پہنچے

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

عطاشاد

زنجیر کرو سورج دیوار کرو دریا
بارش ہے تو لپکے گا اے کم نظرو دریا

آنگن میں بھی آتے ہیں ہم چھید چھتوں والے
بادل میں چنو شعلے قطرے میں بھرو دریا

مقدور تمھارا بھی ہونا ہے ہوا ہونا
صحرا کی ہتھیلی پر اب تم بھی دھرو دریا

ٹکراتا ہے خیموں سے کہسار صداؤں کا
اے خواب کشو دریا اے کوزہ گرو دریا

جینا تو سفر ٹھہرا خوں نالہء آتش کا
صحرا نفسو سایہ، شعلہ نگرو دریا

ہے عجز طلب کب تک، یہ عرض تماشا کیا
بہتے ہیں عطاؔ کب تک دیوار و در و دریا

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

عطا شاد ڈگری کالج کے نام

خالد الرحمن بی۔اے تھرڈ ایئر

میرے ساحل کی کشتی
مرکوزِ نظر میرا کالج
حسنِ گلوسوز عمارت
نگاہوں کا مستقبل
آرزوئے انمول تک
دستِ شفقت کی بدولت
بلند مقام پر ہم
سدا سلامت!
ہر آغوش۔۔۔۔!
کچھ صاحبِ اطاعت
اور، کچھ مایوس ہاتھوں میں
تیری حسین سماعت گاہ
یادوں میں۔۔۔!
رعنائیاں بکھیرتی ہے
تقریروں کی سمیناروں کی
ماضی کی رنگ رلیوں کی

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

خیال اچھا ہے

"روحِ غالبؔ سے معذرت کے ساتھ"

سیّد آصف حسین شیرازی/اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو

اُس نے تنگ آ کے جو مرجانے کی دھمکی دے دی
مسکرا کر وہ یہ بولے کہ خیال اچھا ہے
دھمکیوں گالیوں اور گرم مزاجی کے لئے
وہ یہ کہتے ہیں اسمبلی کا ہی 'ہال' اچھا ہے
اَب نہ بازار میں چینی ہے نہ آٹا یارو
اور سرکار یہ کہتی ہے کہ سال اچھا ہے
کیا ہوا گر جو گرانی ہے میرے تربت میں
جا کباڑی میں وہاں پَر بھی تو مال اچھا ہے

☆

عشق اور امتحان

سیّد آصف حسین شیرازی/اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو

عام ہے اَب عاشقی کالج کے عرض و طول میں
لیلیٰ و مجنوں ملیں گے اَب تو ہر اسکول میں
عاشقوں کو عشق میں "پرفیکٹ" سمجھا جاتا ہے
عشق اَب "کمپلسری سبجیکٹ" سمجھا جاتا ہے
امتحاں ہوگا تو پوچھے جائیں گے ایسے سوال
حضرتِ مجنوں کا کس سن میں ہوا تھا اِنتقال؟
چھوٹے چھوٹے نوٹس لکھیں ذیل کے ٹاپکس پر
شامِ غم، شامِ محبت، دردِ دل، دردِ جگر
کچھ مثالیں دے کے سمجھائیں یہ قولِ مستند
عشق اول دردِ دل معشوق پیدا می شود
مادرِ لیلیٰ نے لیلیٰ نہ بیاہی قیس کو
تم اگر لیلیٰ کی ماں ہوتے تو کیا کرتے

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کیچ

2006

بلوچی

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

حصہ بلوچی

اداریہ	غفور شاد	54	مائی زبان ءِ وانگ ءِ ارزشت	غفور شاد	55
لچہ	عفیر حمل	56	غزل	وارث قادر	57
چاربند	محمد اسلام دین	57	غزل	وارث قادر	58
غزل	نسیم دشتی	58	غزل	ناصر مہر	59
غزل	دودا خان	59	دستونک	ماجد شاد	60
غزل	عیسیٰ کرار	60	غزل	دوست جان	61
غزل	واجد نور	61	غزل	غلام جان	62
غزل	شلیل حبیب	62	غزل	عبدالواحد لعل	63
غزل	مختار احمد شاد	64	غزل	باسط عابد	64
غزل	ندیم اکرم	65	غزل	صابر سلیم	66
غزل	مختار احمد شاد	66	دل	عبدالواحد	67
کتاب	دردانہ امیر	68	ادا نیست وفا	عبدالواحد	69
بلوچانی نام ءُ شعر	محمد رحیم	69	وہد	ذاکر سنبل	70
آس گواریں گیدی	نائیدہ گل	70	استاد رسول بخش	عفیر حمل	71
بتل	سکینہ حاجی مراد	72	نشہ مئے روتگاں بران انت	صغیر زمان	73
بلوچی بتل	اقلیمہ کریم	73	دوستانی زہیر	ظفر شمس	74
محبت	جہانگری لطیف	74	بلوچی زبان	صدف جمیل	75
ہید	مختار احمد	76	پردہ	ہزاری ایوب	79
لچہ	عادل تاج	80	لچہ	ذاکر سنبل	81
بے تواری	معین الدین	81	غزل	باقر علی شاکر	82
زیارت	ندیم اکرم	83	بلوچی دودءُ ربیدگ	دردانہ مبارک	84
روحانی وشی	مائرہ نور	85	خدمت ءِ بستار	حوا منیر	85
بے نپیں زند مرگ ءِ آماچیں	عبدالباسط عابد	87	نوکیں زند	ماجد شاد	88
گیدی قصہ	ظفر شمس	89	پیچ کور	محمد انور قاضی	90
دریں وانگ	حامد سالم	91	مائے تعلیم	سرور رحیم	92
بتل	حامد سالم بلوچ	93	بلوچی بتل	شلیل حبیب دشتی	94
بلوچی جانگ ءُ دوچ	گل نساء صالح محمد	96	مات/ماس	شیرین شہداد	97
زند	زہیر جان	98	دل ءِ بزگیں شاتل	قدیر لقمان	99
شپ نصیب	سلیم ہمراز	100	عطا شاد	لیاقت شوہاز	101
مست توکلی	پروفیسر سربلند خان	103	لبزانک چی یے	سلیم ہمراز	108
دستونک	سلیم گل	109	غزل	عادل تاج	109
دستونک	لیاقت شوہاز	110	دستونک	وحید عاقل	110
دستونک	لیاقت شوہاز	111	غزل	نیاز احمد	111
غزل	غفور شاد	112			

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

''آہن پہ آس موم بیت''

ستمبر ۲۰۰۸ ءَ منی اولی پوسٹنگ لیکچرار بلوچی من عطاشاد ڈگری کالج تربت کیچ ءَ بوت من ہے مارات کہ من ہما جاہ ءَ سر بوتگاں کہ ہمود ءَ سربوگ دلی واہگے بوتگ۔

ماتی زبان ءِ واننگ پڈا ہما وانوکاں کہ منی وڑا دڑستانی ماتیں زبان انت۔ دل گشگ ءَ اَت کہ ہچ وڑا گران ءُ مشکل نہ انت۔

بلے اولی رند ءَ فرسٹ ایئر ءِ اولی کلاس ءَ پہ واننگ ءَ شتاں ہے مارات کہ کارانچو ارزان ہم نہ انت چوش کہ دل ءَ میر بوتگان۔

پرچیکہ کلاس ءِ درستیں وانوکان چہ بلوچی ءَ ہچ وڑیں زانت ءُ شناسائی نیست ات۔

اپسوز بوت کہ بلوچ وانندہ بلوچی ءِ وانگ ءُ لکگ نزاناں بلے ایشاں ہم ہچ وڑیں میار ءُ گناہ نیست ات۔

پرچیکہ اولی جماعت ءَ بگرداں میٹرک ءَ بلوچی ہچ جاہ ءَ مضمون ءِ حساب ءَ واننگ نہ بیت۔ پدا مئے وانگ ءُ واننگ ءِ سلسلہ جاری بوت یک چیزے ءَ من درستاں چہ گیش وش ءُ متاثر کت۔ آایش کہ پہ بلوچی وانگ ءَ درستیں وانوکانی ھب ءُ واہگ وتی آخری سیمسراں سراَت۔ وانگ ءِ توک ءَ وہدے شوق ءُ ھب ہوار بہ بیت گڈا مشکلانی ارزان کنگ ہچ گران ءُ مشکل نہ انت۔

مروچی سال ءُ نیم ءَ چہ پد کالج ءِ ''کیچ'' میگزین شمے دیم ءَ انت۔ ایشی ءِ تہا ہما وانوکانی وڑ وڑیں شعر، نبشتانک ءُ آزمانک ہوارانت، کہ اولی سرءَ پہ آہاں بلوچی ءِ یک لبزے ءِ وانگ گشئے گرانباریں گراںانی بڈ ءَ کنگ ءَ سنگین تراَت۔ مروچی ہے وانوک ماں لبزانک ءِ پڑ ءَ شعر ءُ ردانک ءِ تہراں سربوتگاں۔ بلے اے کمال منی یا کہ دگے یکے ءِ نہ انت بلکیں ماتیں زبان ءِ ماتی امبازاں ہرکس وتی پرگنجیں مہرانی ساہگ ءَ جاہ دنت گڈا ءَ باپورے کنت۔

آخر ءَ پہ ''کیچ'' ءِ ہاتر ءَ درستیں نبشتہ کنوکانی لک لک منت واراں۔

غفور شاد ایڈیٹر بلوچی بہر

بلوچی سنزبات

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

ماتی زبان ءِ وانگ ءِ ارزشت

غفور شاد

دنیاءَ کساس 6500 زبان ہست، بلے ایشانی تہا گیشتر زبان ماں دیم ءِ آ ؤکیں پنجاہ سالانی تہا گارءُ بیگو اہی ءِ زرءَ ایر بکنت۔ دنیاءِ زبانی راجدپترءِ تہا بازیں زبانے دست کپیت کہ آ وہدے بے ریائیں دست گارءُ بیگو اہ بوتگنت ءُ مروچی آ زبانانی یک ہبر کنوکے ہم دست نہ کپیت ءُ ایشانی تہا ہما زبان ہم ہوار اِنت کہ وتی دورءُ بار یگ ءَ دنیاءِ مستریں زبانانی تہا ہوار بوتگنت ءُ ہے زبان ءِ گپ کنوکاں چوش کہ مرچیکیں انگریزی ءَ دگہ مزنیں زبانانی گپ کنوکانی وڑا ہما دورءِ پہ درور عبرانی، سنسکرت، پہلوئی ءُ لاطینی زبان کہ وہدے زوراوریں ئُور گندانی دیما ہم دتارا داشت نہ کت، بلے انوگیں دورءَ دنیاءِ بازیں زبانانی گار بوگ ءِ بازیں ترس ءُ بیم ءُ بازیں سوب استنت کہ پیش ءَ کمتر بوتگنت یا کہ نہ بوتگنت۔ ایشانی تہا سوبے ایش انت کہ انوں دنیاءِ مردمانی آبادی سک باز تیزی ءَ گوں وداینت ءُ دنیاءِ گیشتر مردمانی نزیکی ءُ ہم نیادی گوں دومی زبان ءِ مردماں ہر وہد گوں ارزانی ءَ است اِنت ءُ ہر زبان ءِ مردم گوں دومی زبان ءِ مردماں ماہر وہدءَ گپ ءُ تران کنگا ہاں۔ ایشی ءَ چہ زبان ءِ اثر دومی زبان ءِ سرا الّمی ءَ کپیت۔

دومی مستریں سبب پہ زبانے ءِ گارءُ بیگو اہ بوگ ءَ ایش اِنت کہ انوگیں تیز رفتاریں الیکٹرونک میڈیاءُ رسانک ءِ دگہ بازیں رنگ ءُ ڈول اَنت کہ دومی زبان ءُ توامانی لبزءُ گالبنداں بہ گردوءُ رساں چو میزءُ ورنت ءُ گار کنت۔

نوں اے وڑیں گران ءُ مشکلیں وہدءُ ساہتاں بلوچی زبان ءِ برجاد ارگ ءُ زندگ دارگے واستہ اے الّمی ءُ پرارزشتیں کہ ہما چاگردءِ تہا کہ بلوچ نشتگنت، آ وتی لوگ، وتی کار، وانگ ءُ زانگ، کارءُ بار، انتظامی کار، مذہبی کار، انٹرٹینمنٹ، میڈیاءِ تہا ایوک بلوچی زبان ءَ را کامرز بہ کناں۔

نوں اوداے جست سر کشیت کہ آیا بلوچ چاگردءَ اے درستیں چیزانی سرا عمل بوہگا اِنت۔ اولی گپ کہ ماں لوگ ءُ وت ماں مات بلوچی ءَ ہبر کنگ اے پڑءَ بلوچی زبان ءَ سیرءُ ازگار اِنت۔ گیشتر بلوچ لوگانی مزن ءُ کسان ذرا وتی ماتی زبان ءَ ہر وہدءَ یکے دومی ءَ گوں گپ ءُ ہبر کنت۔

دومی جیڑہ ایش کہ زبانے ءِ برجادارگ ءَ الّمی انت کہ مردم وتی کارانی سرا وتی ماتی زبان ءَ گپ ءُ تال بہ کنت۔ بلوچی زبان اے باروا بازہندءَ جاہاں وش بہت اِنت کہ ما کارءُ روزگارانی سرا بلوچی زبان ءَ وت ماں وتا گپ بیت۔ اے ہما جاہ اَنت کہ اودا کارکنوکانی گیشتر بلوچاں ءُ بازیں ہندءُ جاہ کہ اودا بلوچ کم اِنت گڑا اودءَ اردو یا دگہ ہندی زبانانی تہا ہم ہبر بیت۔

دگہ الم تریں چیزے پہ زبانے ءِ زندگ دارگ ءَ آہاں وانگ ءُ زانگ ءِ پڑءَ زبان ءِ وانینگ ءَ اِنت۔ بلوچی زبان اے پڑءَ وتی بدبہتی یے۔ آخری سیمسرءَ سر اِنت۔ ماں وانگجاہاں بلوچی زبان ءِ وانگ ءُ زانگ اسکول ءِ لیول ءَ ہچ نیست۔ ماں کالج ءَ ایف۔ اے ءُ بی اے ءِ وانوکانی واستہ بلوچی آپشنل مضمونے اِنت یکے دل لوٹیت زوریت ئے اگں دل مہ لوٹیت مہ زوریت۔

ہے حال بلوچی زبان ءِ ماں انتظامی کارانی تہا اِنت۔ بلوچی زبان ناں کہ انتظامی کارانی واستہ کارمرز بیت۔ نیکہ آفس ءُ دفترانی سرکاری زبان ماں بلوچی ءَ اِنت۔ بلوچی ءِ ہے بدحالی ماں مذہبی وانگ ءُ رانگ ءُ کارانی تہا انت اودا ہم گیشتر عربی ءُ فارسی ءُ اردو زبان کارمرز بنت۔ انٹرٹینمنٹ ءُ میڈیاءِ پڑءَ ہم بلوچی زبان نہ بوگ ءِ برور اِنت۔

نوں پہ بلوچی زبان ءِ زندگ دارگ ءَ اے الّمی اِنت کہ آ ایو کا لوگانی تہا کارمرز مہ بیت، بلکیں لوگ ءَ چہ ڈن مدامی کارانی واستہ چوش کہ وانگ ءُ زانگ، لبزانک، کاگدءُ کراچ، ڈاک ٹکٹ، ٹی وی ءُ ریڈیوانی ہبر، تا کبندءُ ماہتاک ءُ حالتاکانی ہمراہی ءَ کاروبارءُ سرکاری انتظامی کاراں ہم بلوچی زبان کارمرز بہ بیت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

لچہ

عفیر حمل/فرسٹ ایئر

شپ زمستانی اِنت پہ تو سیاہ ءُ تہار
پمن اندیم اِنت ہر نیمگ ءَ بامسار
نیست بزمش ے نہ اَست بلبلانی توار
دردءُ دوراں کنگ سک منا بیکرار
ارس چمان اَتاں گریت تو زار زار
بیا منی بزگیءِ تو حالءَ بچار
دوست ہما اَنت کہ درد وار باں دائم
ءُ ودارِیگ باں سرشپءَ داں سبا
گیر کاراں ترا ہر غمءُ وشی ءَ
چہ توبے حال نباں چو جہانءِ وڑا
پد نہ کنزاں ءَ قربان کناں ساہءُ جان
ہر پڑءَ پہ تو کوہءَ گشئے مہکماں
پہ تو لئیکو جناں مستیں دیوانگءَ
راہءَ چاراں تئی شئے مریدءِ وڑا
مرچی ہرکس تچیت پہ وتی مطلبءَ
کس نچاریت دنیاءِ سیت ءُ نپءَ
ذروہیت نیمراہءَ مارا چو زندءِ وڑا
دوست ہما اِنت کہ گون اَنت ہر سکیاں
پد نہ کنزنت ءَ قربان کناں ساہءُ جان
مثلءِ دیوانگءَ شیداہاں پہ ترا
رد مہ ور تو چہ دنیاءِ دروگیں دپءَ
ہر پمائی کہ دائم مریت پہ ترا
شعرءُ گالاں بدار سر بگر منزلءَ

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

وارث قادر سکینڈ ایئر فری میڈیکل

دل بزگیں یوانگیں
چہ وت گشئے بے زانگیں
پولاں وتی من باطن ءَ
دلبر چیا بے ترانگیں
تہنا نیاں لنچیں شپاں
غم دلبرءِ مئے پانگیں
تئی مہرءِ رنجانی پدا
ما اَچ وتا بیگانگیں
تو سرپدے کیگد منی
وارث چہ تو دلمانگیں

☆☆☆

چاربند

محمد اسلام الدین/تھرڈ ایئر

درد ہما اِنت کہ دردءِ دوا بہ بیت
من بہاں ءُ تو بہ بئے کسے گواہ بہ بیت

نزکیں لنٹان تئی شیدا کنگ شرمنا
بیدءِ منا سانگ ءُ تئی ہچی روامہ بیت

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

وارث قادر سکینڈ ایئر/فری میڈیکل

من دردءِ غمءِ جنگلءَ کپتگاں
تنہا بے محرمءَ ہمبلءَ کپتگاں
واہگءَ مہرءِ ساہگ سرا چہ شنگ
تئی زہیرانی دلبر جلءَ کپتگاں
کس نہ موکیت منا مہرءِ بندیگاں مس
شئے مریدءِ وڑا مشکلءَ کپتگاں
تئی حیالیں منا وابءَ نیلیت شپاں
ارسءَ جونانی بس من شلءَ کپتگاں
مئے چے بستار دلبر تئی دیدگاں
مس یک رکرےءَ چو پاگلءَ کپتگاں
دلءِ بے مہریءَ ترانگانی تہا
مرچی وارث گشیت مس دلءَ کپتگاں

☆☆☆

غزل

نسیم دشتی/ بی اے فورتھ ایئر

گمءَ ارسے قصہ انت کہ منی دیدگان مانیت
نوں کئی پہ اوستءَ امیت منی اے جہان مانیت
منی بے وفا انت ساہگ، پہ من اتک بس تہاری
منی قسمتءَ انچیں، کجا ماہکان مانیت
تئی بس ہمیش انت ہمراہ، ادا مانترءَ رنگراہ
کجا منزلےءَ سر بیت، کجا کاروان مانیت
نہ انت گپ گلہءِ اے جہان مئے جنت پشتءَ
بلے تئی زبانءَ ہر وہد، پہ من بس شگان مانیت
مناں زہیر پہ تراکنت، پہ تو ندر باتاں دشتی
اگاں پہ منی گپءَ رپے تئی دلءَ زبانءَ مانیت

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل
ناصر مہر/ ہیرونکی

منا یات مدئے چوش پرمان ءِ مدئے
منی ساہءِ متاہ یل منا ارزان ءِ مدئے
پچے کنئے تو نوں پلانی گلگ داری ءِ
وتی ڈکال ءِ پلاں ڈرچک ءِ داران ءِ مدئے
باز کتگ باور تئی گپانی سرا
مئے وڑیں بے زانگ ءِ تو پرمان ءِ مدئے
من وتی رازان ءِ ایوک ءِ لیکاں
اے خدا چوش غریب ءِ نان ءِ مدئے
بیا کہ بے حاجت ءِ مہر پر تو بوں
وتی شرکنیں لذت ءِ چوں آسان ءِ مدئے

☆☆☆

غزل
دوداخان پیدارک/ فرسٹ ایئر انجنئرنگ

روچانی رژن لنچیں شپانی مار بیت
تئی رنگ چو روگھی ءِ دلانی میار بیت
اوئے ہم نہ کرزیت منی زندگی بلے
جیڑیت انگت پگرءِ گلانی میار بیت
لاپ ءِ شوہازءِ غم ءِ بوجیگ ءِ در کپیت
پلیں ناخدا زرءِ چولانی میار بیت
اے زندگی آس ءِ ہما روکیں اشکریں
دے روکیں سہتے رند پُرانی میار بیت
لنٹ تئی شراب کیف ءِ چم کدحِ خمار
تئی بچگند مئے زردءِ حیالانی میاربیت
من حیراناں دودا بلے وت نزاناں من
تئی یاتاں گریتیں چم شلانی میار بیت

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دستونک

ماجد شاد/فرسٹ ایئر

شنگ چہ دستءِ گلیں ڈیہہ، تیاب پرسیگ اَنت
غمیگ اَنت لبز وفاءِ کتاب پرسیگ اَنت
ہُشنت ارس چہ دیدوکاں چمکّے در کیت
دلءِ دیارءِ طلب بے حساب پرسیگ اَنت
یک نوکیں حالے پداشنگ گوں سرگواتءِ
بہارءِ موسم اِنت پرچہ گلاب پرسیگ اَنت
میار قاتلیں چمانی تو زدءِ مارا
منی آ دیستگیں نیم بُندیں واب پرسیگ اَنت
کجام اوستءِ بہ بنداں زہیرءِ دستونکاں
حیال تنگ انت مہرانی داب پرسیگ اَنت
نہ گوائیت یاتے منی زندءِ ملپدءِ ماجد
دلءِ غمانی بن اِنت آس گیاب پرسیگ اَنت

☆☆☆

غزل

عیسیٰ کرآرڈ انڈل شاپک

دیدگاں زار دلءِ موتکے زرتہ
انگرے دامنءِ ارواہءِ زمانگءِ کرتہ
کروجیت شبینءِ چیدگاں مردے اگاں
بزانکہ زندءِ دامنءِ زندگی مرتہ
چو کہ رنگلیں ارسےءِ الوتءِ بزمشءِ
کسےءِ چماں گشتئے حیایے نہ زرتہ
تہلءِ جوریں گمءِ شوہازءِ من
دل کجام جیڑگءِ دہرءِ نہ برتہ
بے کساس داگ اِنت زردءِ باطن کرآر
گیر فکر حیالءِ بازیں چرتہ

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

دوست جان خیر دشتی/وڑدی بازار دشت

شپ تہار اِنت برو ماہکانی شنگ
مہرءِ دوتی دلءِ عاشقانی شنگ
ما چو شئےءِ وتی بند داگ داتگنت
زرتگ میر چاکرءِ وہدے حانی شنگ
ما چہ بنامیءِ سر کجا کشتگ
دانکہ لوٹءِ تماہ دلبرانی شنگ
باریں چے چے دلءِ مرچی کاریت وتی
آ چہ دیوانءِ مئے دلگرانی شنگ
مرچی دوستءِ بچار چیچو حیرانیں تئ
نوں چہ ہمرائیءِ سنگتانی شنگ

☆☆☆

غزل

واجد نور/ایف ایس سی

بیا منی ہلکءِ جنکو من پہ تو ارمان کناں
بیا پدا مہرءِ جیڑءِ نامرداں حیران کناں
بیت کدیں چمن سلاے بے وفائیں حاتلءِ
ہر شپانی گڈی پاساں گوں گماں دیوان کناں
گور جنگ مہرءِ وفاءِ چے کناں پہ تو وطن
وت تہا من ٹپ ٹوران چوں تراتاوان کنان
انچیں آسے تئی دلءِ انت نیست درمانے نور
اے جمراں بستءِ مروچی من تراساچان کناں

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

غلام جان جوسکی/ بی اے فورتھ ایئر

آپ دنت یا شراب دنت
منارا دلبر عذاب دنت

بہشتیں جیگ ءِ زیارت ءِ
آبے نمازءِ ثواب دنت

نزاناں باریں، منی دل ءِ
پری مثال چے جواب دنت

نہ بیت شموشگ ہمادمان
سماریت زلپاں کہ تاب دنت

غلام ؔ نوان ئے ہزار برءِ
ترا گمانی کتاب دنت

☆☆☆

غزل

شکیل حبیب دشتی/ بی اے

اے زیدءِ حیالانی ساہگاں پچ ءُ کر
پہ شرمپے ارس زہیرانی دیدگاں پچ کر

موسمءِ سیل اِنت وش تریں روچاں
چادرءِ ایر کن کنٹگاں پچ کر

میتگءِ شہرءِ کوچگیں جنگل
بیا وتی ہندءِ میتگاں پچ ءُ کر

انگتءِ مہرانی مثال استنت
بند وتی کوہانی ترانگاں پچ کر

بل اگاں روچے بیہےءِ درکیت
تو شکیلؔ گواتءِ واہگاں پچ ءُ کر

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

عبدالواحد لعل بی اے

دل گوں وفاءِ کدحءَ کیفاں خمار بیت
قاصد منی کہ وہدے گلءِ وزگہار بیت

من انچشاں گوں دوست تئی مہر میں گماں
انچش کہ شریں چکے پتءِ تابعدار بیت

تئی انچیں صورتے من بگندے اوں رد کپاں
آدم حوّاءِ یکیں گناہءَ شمار بیت

گوں وت بدار دوست منی آ امانتءَ
چہ من چہ پد اے بلکیں تئی یاتگار بیت

سنگت ہمائیں سکیءِ وہدءَ کہ کار دنت
آسنگتے نہ انت چہ دپءَ بے میار بیت

دنیا مناں چتور میاریگ کنت بگش
سرگ تئی کہ کدہیں چماں ملار بیت

ہر یکے تو اوں زانئے دلے واریت پہ وتا
پلگار حیالءَ واحد جہاں زیبدار بیت

☆☆☆

غزل

عبدالواحد لعل/بی اے

ہُشیت دریا دلءِ چم کور باں مئے
اگاں دوست وژمناں گوں ہور باں مئے

سِدنت اوتاگ زردءِ گیمریت ساہ
ہما ہمراہ کہ چماں دور باں مئے

نہ لوٹیں دہرءِ سارتیں ساہگاں گل
سرا ساہگ تئی ملگور باں مئے

تئی پہ جُنزگءَ زاناں کپودر
دلءِ ہر دمکءَ درتامور باں مئے

امیرءَ واجہانی مجلساں لعل
دپءِ درکپتگیں گپ جور باں مئے

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

مختار احمد شاد/ بی اے

زندءِ غماں اوڑناگاں وتی بل منا
مدئے وشیانی باگاں وتی بل منا
منی زندگی پتو بکندئے جنجالے بہ بیت
عشقءِ مہ چیڑ راگاں وتی بل منا
زہیری الہان اِنت ہر گورءَ تالان باں
تو پچ وشبوہانی اوتاگاں وتی بل منا
دردءِ مسافراں من دلءِ وتی کافراں من
من جندءِ منزل ءِ چراگاں وتی بل منا
مشکولاں من انوں دردءِ لذت ءَ تئی چے پکار
تو پیش مدار جیگ ءِ داگاں وتی بل منا

☆☆☆

غزل

باسط عابد/ کلاس فرسٹ

ایئر

دلوں سنگ جبین ءِ آس کپتگ
چہ تئی جیگ ءَ ترپوکیں لاس کپتگ
تئی دوری منا بے چاڑ کنتیں
بدن حسکیں دلءَ وسواس کپتگ
او بوپ ءُ گالی ءَ بالشتءِ بانک
تئی اجگیں بدن کرپاس کپتگ
گشئے دنیاءَ ہر چی نوں بہا اِنت
چہ شاہیمءَ لکشنگ کیاس کپتگ
نہ بیت دیدار تئی اے چے حسابے
تئی باسط پہ تو کوراس کپتگ
☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

ندیم اکرم/لیکچرار اسلامیات

محل مرادانی منی چور مبات اللہ اِنت
بیدءِ تو کسے ءَ گوں سور مبات اللہ اِنت

ہر دلے گندات مرادانءَ وتی دلدارءِ
چہ وتی دلبرءَ کس دور مبات اللہ اِنت

جی پری بیدءِ تو ءَ ٹہلیں تئی بالادءَ
ماں بہشت ءَ مئے دگہ حور مبات اللہ اِنت

انچو حیرات ءَ بہ بات پلیں وتی بچکنداں
پراہ دلیں دوست مئے مغرور مبات اللہ اِنت

لنلکی شہے بکنت، جس اے منی بالادءَ
کوہیں سینگ چو منی طور مبات اللہ اِنت

کوثرءِ نام ءَ بہ بیت بہر گہیں حشرءَ اگاں
مستیءِ آپے چو انگور مبات اللہ اِنت

دوست بہ نندات منی قولءِ پدءَ دو سالءَ
آندیم سور ءَ پہ مجبور مبات اللہ اِنت

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

صابر سلیم

گوں زہیراں دل مئے کور انت مروچی

چہ ترانگاں بازیں نزور انت مروچی

کدہاں گم بیگاں بے حساب ءِ نوشگ ءَ

دیر انت گشئے آکم زور انت مروچی

ذی دیوان ءِ مجلس ءِ کہ جاگہ ءَ مئے

بیا بچار ہما جاہ مئے درگور انت مروچی

ہمائی ءَ گشنگ وت ءَ راج ءِ رہ در بر

رستراں حون واریں آھور انت مروچی

یک دمانے دیستگ پہ نگاہے دلبر

چو سرریچ حیال ءِ بلور انت مروچی

☆☆

غزل

مختار احمد شاد / بی اے

گوں جنڈیں شال ءَ دراتکہ چہ شہر ءَ

بزگ ہے حال ءَ دراتکہ چہ شہر ءَ

مھگونگ ءِ مہراں چہ نہ رسیت مزّے

مہر ءِ ڈکال ءَ دراتکہ چہ شہر ءَ

تو مرچی کئی جست ءَ پرس ءَ اتکگئے بازار ءَ

آ وَ گوسگیں سال ءَ در اتکہ چہ شہر ءَ

زندگی ارسی لیپے دگہ چی یے

عمر ءِ تہتال ءَ در اتکہ چہ شہر ءَ

ہو مختار ءِ دل بس ہنچوک سکیت

گپے گشنگ لال ءَ در اتکہ چہ شہر ءَ

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دل

عبدالواحد/ بی اے فائنل

زہیرءِ ترانگءِ آسءِ
سچائیں دل منی مرچی
نزاناں چونیں سیادی یے
دلءِ ہر ڈریگءَ گونیں
کپیت تئی ترانگءَ یاتءَ
ہنا کنت آہءُ پریاتءَ
زہیرءُ موتک الھانیت
ءَ زگریں حون بس شانیت
نہ گندیت نوبتے وشیں
وفاءِ پاکیں مہرانی
بہائی نودءُ ساچانے
وفاءِ مجلسءُ ترانے
بہ بیت چوں ساکمءَ وشان
نہ بنت ٹپ آزگیں درمان
نہ بنت ٹپ آزگیں درمان

☆☆☆

نیکیانی گارکنوکیں چیز

دردانہ امیر بخش تھرڈ ایئر

واجہ حسن بصریؒ ءَ یک برے اے حبر سرت بوت کہ فلاں مردمءَ باپشتءَ ترا اِیر جتگ۔ واجہ حسن بصریؒ ءَ یک تپچے چہ ناہءَ پُرکتءُ ہما مردمءَ گوں اے پیغامءَ روان دات کہ منا حال سربوتگ تو وتی نیکی منی عملءِ کتابءَ نبشتہ کنائینگنتءُ منی مجال نہ اِنت کہ تئی اے احسانءِ پتہءَ سرجمءَ دات بکناں ہمیشکہ من ایوکا اے ناہانی ترادیگ ءَ گیشوار کتگ۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کتاب

دردانہ امیر بخش بی۔اے تھرڈ ایئر

تو دانکہ مہ وانئے، من دانکہ نہ واناں
بجزم ڈروگے ہمدل وتارا بزاناں
کتاب منزل اِنت مئے مرادءِ بیا واناں
گلیں سوبءِ گنجیں نیادءِ بیا واناں
ابید وانگءَ سوب مند کس نبوتگ
ابید زانگءَ سوب مند کس نبوتگ
نُوان کہ بزانئے وتی زندگیءَ
اے رنجانی ہارءَ ، اے شاتءُ گلیءَ
ہے وانگ اِنت کہ سر اِنت ماہءَ مردم
ءُ کنت مُردگءَ مان گشنت ساہءَ مردم
چہ علمءَ بیت سینگار ساہانی شہرے
کہ بے زانتءِ مہر ہم مثالءَ چو قہرے
کتاب و سوادءَ بہشتءِ رسینیت
گماں دو جہانانی پیمے ڑ رسینیت
نُوانءُ بزانکہ ابدمانئے ہمدم
کتاب اِنت نشان دردءِ درمانءِ ہمدم

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

ادا نیست وفا

عبدالواحد لعل/ بی۔اے

ادا نیست وفا
ادا دل مدئے
ادا کس کسی نہ اِنت گشئے
ادا آس روکیں کینگ ءِ
ادا مہر ءِ کوہ پرشتگاں
ادا زر ءُ سُہر ءِ سیادی اِنت
ادا ماہکانیں شپ تہار
ادا کیف ءُ بنگ ءِ مستی اِنت
ادا کر ءُ کور ءِ بستی اِنت
ادا ظلم ءُ زور ءِ راستی اِنت
دا نیست وفا
ادا دل مدئے
ادا رستر انی دوار جاہ
ادا بنی آدمانی گشار جاہ
ادا قحط اِنت دوستی ءُ سنگتی
اے میتگ ءِ ناں نیادی اِنت
ادا مہر پہ زر ءُ بہار سیت
ادا کس کسی نہ اِنت گشئے
ادا ہر کس پہ وتیں گشئے
ادا نیست وفا ادا دل مدئے

☆☆

بلوچانی نام ءِ شعر

محمد رحیم دشتی فورتھ ایئر

بیا گوں دگے راجاں چکاس کنیں بلوچاں
بیا اے جہان ءَ وتا وش نام کنیں بلوچاں
بیا اتحاد ءُ اتفاق بئیں گوں ہر کس ءَ بلوچاں
بیا ظلم ءُ زوراک ءَ بُن ءَ پروشیں بلوچاں

بیا وتی شہدیں زبان ءَ وانیں بلوچاں
بیا وتی ماتیں زبان ءَ زانیں بلوچاں

بلوچی نُوان ءِ بلوچی ءَ نبشتہ بکنئے بلوچاں
بلوچیءَ گپ ءُ تران بکنئے بلوچاں

پرچا کہ بلوچی مئے وتی شہدیں زبان اِنت
پرچا کہ بلوچی مئے راجی زبان اِنت
بلوچی چہ پت ءُ مات ءَ نشان انت
بلوچی ہر بلوچ ءِ ننگ ءُ نام انت

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

وہد

ذاکر سبزل آ دشتی فرسٹ ایئر

وہدنہ جلیت پہ کس وہد کسی ودارءَ نہ کنت

وہدءِ ہمراہیءَ دائمءَ پشت مہ کپ وہدءَ ہمراہیءَ گون بوروچءُ شپ

وہدنچاریت کسی سیریءُ واریءَ وہدنچاریت کسی دوستیءُ یاریءَ

وہدءَ قدرءَ بزاں گوں وہدءَ بوہم روان

وہد ہماچو تپنگءِ تیرءِ وڑا وہدواتر نہ کنت وہدروتیں پدا

وہد تچوکیں ہماچو آپءَ تچیت

وہد تیزیں وتی کیت گوں گاماں گوزیت

وہدءِ ہمراہیءَ ہرچی تو کت کنے

وہد ذاکر ترا رندءَ بچ موہ ندنت

☆☆☆

آس گواریں گیدی

نائیدہ گل آبسری/ایف۔ایس۔سی سکینڈ ایئر

اے آس گوریں گیدیءَ نہ گواہیت درچکی ساہگے

بنی آدمےءِ سردرءَ انت روچءُ رازسک ترندانت

بن گران اِنت وش وشءَ ہے رنگءَ جپ کنان اِنت

چوکوہءِ طورءِ وڑا گوں کسءَ تو سگ نہ بیت

ءُ کسءَ توار پر نہ جنت بس یک مردے تہنا

اوشتاتگ حیران انت نزاناں گوں کےءَ جیڑیت

وتی ارماناں سگے جنت

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

استادرسول بخش فریدءِ جہد پہ بلوچی زبانءَ

عفیر حمل/سیکنڈ ایئر

مکرانءِ تیاب دپی شہر پسنیءَ بازیں زانتکارءُ کواسیں گشندہ، شاعر، ءُ موسیقار رودی کتگ۔ ایشانی تہا نور خان بزنجو، مبارک قاضی، انور صاحب خان، نصیر بلوچ اور استاد اعجاز علی، شمار انت۔ بلے ایشان چہ ابید گہ یک انچیں استادے ءُ زانتکارے است کہ استاد رسول بخش فریدءِ نامءَ زانگ بیت۔ استاد فرید تہنا یک بینجو ماسٹرے نہ انت بلکیں جوانیں شاعرے، طرز نگار، ءُ یک شرین گشندہ ہے۔ سازءُ زیملءِ دنیاءَ چہ ڈن استاد فرید ہم یک جوانیں انسانے زانگ بیت۔

استاد فریدءِ ساڑا ہگ روچءَ چراگءِ پیشدارگءِ مثال انت۔ استاد فریدءِ بستگیں شعر آئیءِ زانتءِ گواہنت۔ استاد فریدءِ ہر طرز ستا کرزیت ءُ نور خان بزنجوءِ بازیں طرز استادءِ داتگیں طرزاں۔

استاد فریدءِ گشتگیں صوت ءُ شعرانی مٹ نیست آ ہر لبزءِ گوما انصاف کنت۔ آئی اے زانگءَ استادی چو روچءِ پیمءَ پدّرانت۔ اے وڑیں زانتکاریں مردم خداءِ داتگیں داداں، استاد فرید ہم یک خدائی دادے کہ ما را رستگ۔

علامہ اقبال گشیت:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی رہی
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ما بلوچاں بازیں زانتکارءُ کواسے پہ بے پولی گوازینگ۔ ءُ رندءَ نشگءُ افسوز کتگ۔ چو مہ بیت کہ اے استاد ہم بے پولیءَ بروت۔ ما را شمارا اے زانتکارءِ قدر کنگ لوٹیت۔ پرچا کہ پرہیز چہ علاجءَ شرتریں۔

☆☆☆

شکرءِ نہ گرگ

چہ عبداللہ عباسءِ چکءَ روایت اِنت کہ واجہیں نبیؐءَ گشت مناجنت پیشدارگ بوت پدا دوزہءِ آس من دیست من دوزہءَ جنین آدم گیشءَ چہ گیشتر دیست۔ مردماں جست کت، اے اللہءِ رسولؐ چیا؟ واجہءَ گشت، وتی شکرءِ نہ گرگءِ بناءَ یکےءَ جست کت ،اللہءِ ناشکریءِ بناءَ؟

واجہءَ گشت، اناں وتی مردانی شکرءِ نہ گرگءِ بناءَ۔

ذراہیں عمرءَ مردءَ گوں آئیءَ نیکی کتگ بلے کسانیں جنجالے گندی تاں گشیت من تئی لوگءَ بہ وشی نہ دیستگ۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

بتل

سکینہ حاجی مراد/بی اے

۱۔ہستی ءِ غلامے شرانت، ہیسی ءِ ملوک ءِ گرانت

۲۔ناخن چہ گوشت ءِ جتا نہ بیت۔

۳۔سر ءِ سنگ میڑ ینگی چیز نہ انت۔

۴۔برات اگاں کورانت گہار اُمیت وار انت۔

۵۔توکل ءِ مرد ءِ را خدا یار انت۔

۶۔عیب ماں باسکان انت کہ کمان تیر نہ بارت۔

۷۔دل کہ نہ گشیت نان تا پگ ءِ نہ پشیت۔

۸۔مرد پہ نام ءِ ءُ نامرد پہ نام ءِ مریت۔

۹۔دوری دوستی ے۔

۱۰۔زہم ءِ ٹپ روت زبان ءِ تپ نہ روت۔

۱۱۔گپ ءِ پہ حدا بجن لٹ ءِ پہ برات ءِ بور۔

۱۲۔شپ اگاں تہار انت نئے پہ ماس ءِ گہار انت۔

۱۳۔اُشتر بود ور بچار حر بو شر مباں مہ چار۔

۱۴۔مدئے گریب ءِ مجن گریب ءِ۔

۱۵۔داتگیں دادانی پد ءِ نامرد جنت۔

۱۶۔آرگاں جائے بُن سنگاں چہ وت کم کنئے۔

۱۷۔کا ہکے نور، راہکے برو۔

۱۸۔دلمانگی نہ کشیت بلے گجیت۔

۱۹۔چم وتی عیب ءِ کور انت۔

۲۰۔یکے ءِ پتر ءِ گوات بارت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

نشہ مئے روتگاں بران اِنت

صغیر زمان/فرسٹ ایئر

نشہ مئے روتگان بران اِنت ، مئے وتی برات ءُ کس ءُ مردم ہے شو میں نشہ ءِ تہا کپتگنت ءُ برباد اَنت ۔ نشہ ءَ کنگ یک سکیں حرابیں کردے ۔ اے چہ لاعلاجیں نادراہیاں چہ گندگ تر اِنت ۔ چیا کہ لاعلاجیں نادراہی ءَ چہ مردم ایوک ءَ مریت ۔ بلے زند ءَ شرّ نہ بیت ۔ بلے نشہ ہما نشہی ءَ را چہ مرگ ءَ چہ بدتریں زندے دنت ۔ آئی ءَ رانہ ایوک ءَ وتی لوگ ءِ مردمانی کرّ ا بلکیں سرجمیں دنیا ءِ تہا آئی ءَ را ہچ جاگہ ءَ شرپ ءُ وشنامی نہ رسیت ۔ نشہ انچیں دریاے کہ آئی ءِ تہا کپتگیں مردم ہرچ وڑا اوژناگ بکنت بلے آدرا تک نہ کنت ۔ ہر یکے ءَ کہ اشی ءِ تہا دور کت بزاں آئی ءَ جہنم ءِ آس ءِ تہا دور کت ۔ اے نشاے بدیں ، کرد چہ یک سپاڑی ءُ گٹکھے ءَ چہ بندات بیت ۔ ءُ پدا دانکہ شراب ، سگریٹ ، ہیروین ءُ ایدگہ بدیں نشہاں سر بیت ۔ ءُ مردم ءِ سرجمیں صحت ءُ چاگردی بستار ءَ ہلاس کنت ۔ ءُ ہمے مردم یک رزوائیں مرگے ءِ پنجگاں روَت ۔ ہمیشکہ بائد اِنت کہ مئے جہد ہمیش بہ بیت کہ وتی مردم ءُ کساں سپاڑی ءُ گٹکہ ءِ ورگ ءَ مکن بکناں ءُ وتارا چہ ایشاں بہ رکیناں ۔ ماوتارا انچو شرّ ءُ لائق بکناں کہ دنیا مئے تو سیپ ءَ بکنت ءُ ما پہ وتی چاگرد ءَ جوانیں کردے پیلو بکناں ۔ نشہ ءِ نقص سک باز نت بلے مئے راج ءُ مردم تنی وہدی اشی ءِ تاوانااں سرپد نہ انت ۔ بائد انت کہ اشی ءِ نقصاناانی باروا چاگرد ءَ سرپد کنگ بہ بیت ۔ زند ءِ بازیں تکاں کارکنوکیں Ngos گوں دلجمی ءَ اے نیمگا ہم کاربکن انت ۔ ءُ حکومت ہم اے نیمگا گوں گران تبی ءَ کار بہ کنت ءُ نشہ ءِ نقصاناانی باروا مردماناں سرپد بہ کنت ۔ چاگرد ءِ دردستیں مردم پہ نشہ ءِ ختم کنگ ءِ واست ءَ وتی اخلاقی ءُ چاگردی ذمہ داریاں گوں شرّیں وڑے ءَ ادا بکنت ۔ گڈاں مئے بلوچستان ءُ ملک ءِ دردستیں ہنداں نشہ ءِ ترک ءُ توار ہم پشت نہ کپیت ۔

☆☆

بلوچی بتل

اقلیمہ کریم گوکدانی/بی اے

۱۔ لج نہ کنت کلیرءَ کہ بے تاک ءَ بر کنت ۔ ۲۔ جن است ءُ جنک است کار ءِ دربرگ است ۔

۳۔ ہر چری انت ءُ گندم ودی اِنت ۴۔ پاد ءَ او منی ذالیں مات وزپشوکیں سہیل ءَ کوش کت ، تو کوہیں جنتر ءِ بومپ ءَ بوت ۔ ماں شاگیں گوانزگ ءِ دیمہ بیت ۔ ۵۔ دانا نادان کروندءَ لیٹ دینت ءُ کندان کندان ءَ حال ءِ پرسگ ءَ روَت ۔

۶۔ ہستی ءَ غلامے شرّ انت نیستی ءَ ملوک ءَ گرّ انت ۔ ۷۔ ہر مہ بی نُر مباں مہ چار اشتر بہ بی دیر بہ چار ۔

۸۔ نیاد گہار ءِ ءُ مکہیں مات ءِ وش انت ، دیوان سرداریں پت ءِ ءُ برات ءِ وشیں ۔ ۹۔ نیاد ہمو دوشیں کہ سے گہار نشتہ ، سے گہار اَنت ءُ مکہیں مات اِنت ۔ ۱۰۔ سرمہ بات بے براتیں گہارانی ۔ ۱۱۔ کچیمبگ وتا سزاوار کنت ، وت وارت ءُ مرد ءَ اناوار کنت ۔ ۱۲۔ تیر ءَ چہ کوریں حیدر ءَ لوٹیں ۔ ۱۳۔ سر منی دشتی ڈیمبراں کپتگ ، منی وراک ماش ءُ کوہلو بوتگ ۔ ۱۴۔ پیسہ گور ءَ ہجنگ ءُ گوشت گامیش ءَ ۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دوستانی زہیر

ظفر شمس/ میری کلگ

زند بوۓ وشیانی نام انت بلے برے برے انچو گل ءُ وشیان ابید انگت ما بیچاڑءُ پریشانیں وہدیکہ مارا دوستانی زہیر زورنت ہماہاں کہ گوں ما سک باز دوستی است بلے ہما دوستانی دوری مئے دلاں چون بے آپ ءِ ماہیگ ءَ کنت ۔ راست اِنت باز دوست ہمنچو راست ءُ باوفا انت ہروہدے دوست وفاداریں ءِ تہا بے وفائی بکنت ۔ گڈا مردم سک بے کرار بیت چم ارسیگ بنت دل پرسیگ بیت دل ءِ تہا غمانی جمر مانشاناں راست اِنت دوست گوں دوست ءِ تو امیں زندگی ءَ وفاداری نہ کنت ۔ گڈا ہماہانی جتائی رسیت، زندگی بے رنگ بیت، مردم انچو ماریت گشئے زندگی ءِ درستیں رنگ ءُ وشی یکے ءَ وڑا تنگ ءُ برتگ انت۔

☆☆

محبت

جہانگیر لطیف/ سیکنڈ ایئر

محبت چار لبزانی یکجا کنگیں نام انت ، اگاں محبت سوبمندی ءِ نام انت گڈا ”م“ ملک ”ح“ حکومت ”ب“ بادشاہ ”ت“ تہت ءِ معنا ءَ دنت ۔ اگاں حدا بہ کنت بے سوبی ءِ نام بہ بیت گڈا ”میم معنا مہ دنت ”ح“ معنا ”آخرت“ ”ب“ معنا برباد“ ءُ ”ت“ ءِ معنا تباہ ءَ چے علاوہ دگہ ہچ نہ انت۔

اے چاریں چیزاں چہ رنگ ءِ واست ءَ ضروری انت کہ ہر انسان ءَ گوں محبت ءُ دوستی ءَ چے پیش آہگ لوٹیت ، گڑا آدومی ہم آئی ءِ گوما گون محبت ءَ پیش کیت۔

محبت گندگ ءَ یک سکیں کسانیں لبزے بلے ایشی جہلانکی ءَ کس زانت نہ کنت ۔ اگاں کسے اشی ءِ جہلانکی ءَ بچاریت گڑا اے چہ دریاءَ چے ہم جہل تر گندگا کیت ۔ اے تاں مرچی ءَ کس ءَ معلوم نہ انت کہ محبت چو آس ءَ سوچناک ءَ تر اِنت ءُ انچو نازرک کہ حسکین ءُ سر تکیں بندیک ءَ چے ہم برگ بیت۔

محبت خداءَ گوں بہ بیت یا آئی ءِ بندہاں گوں بلے محبت محبت انت ۔ محبت سنگیں دلاناں آپ کنتیں ۔ اگاں محبت مبوتیں گڈا ہر چارین نیمگا نفرت ءِ کنٹگاں مئے دامن ٹنگ ٹنگ ءُ دِڑ دِڑ کتگ اتاں ۔ بلے ہمے محبت انسان ءَ راہم ہما برزین مقام ءُ جاگہاں برت ءُ سرکنت کہ آوت حیراں بیت ۔ چیا کہ ہمے محبت انسان ءِ ضرورتاں چہ یک ضرورتے ۔ بلے ہر محبت محبت نہ بیت ۔ خوش قسمت ہماہاں کہ آہاناں گوں پہکیں دل ءَ محبت رسیت، گڈاناں مردم محبت ءَ را دگہ معناے ءَ کارمرز کنت ۔ کسے چودیم ءَ پردہ ءَ یگا دیمئے کنت آ محبت گڈا محبت ے نہ اِنت ۔ موت ءِ آہگ ءِ محبت ءِ بوہگ ءَ کس ءَ را گمان نہ بیت ۔ محبت ءِ تہا رنگ ءُ نسل ءُ دین ءُ دنیا ءُ امیر ءُ غریبی چارگ نبیت ۔ اگاں غریبی ءُ امیری چارگ بوتیں گڈا کس ءَ کسی گوما دوستی نہ کت۔

محبت کسے گوما کجاءُ کدی بیت ۔ اے کسے ءِ دست ءِ کار نہ انت برے برے یکے ءِ گندگ ءَ چے ساری آئی ءِ گوما مہر ءُ دوستی

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

بیت وہدیکہ آدیم ءُ بیت گڑا انچو ماریت کہ اشی ءَ سک باز سال ءَ ساری زانتگ۔

اگاں ترا اے گپ ءِ احساس بیت کہ یکے تئی دل ءِ دروازگ ءَ دستک دیگا اِنت تو وتی دل ءِ دروازگ ءَ بند مکن، انچو مہ جیڑھ کہ اے وقت چہ تئی دست ءَ در بئیت۔ اے بندیں دروازگ پدا دوبارہ پچ بوت مہ کنت۔ اے گلیں قدرت ءِ کاراں۔ محبت ہما شرکنیں زہیراں کہ آانسان ءَ راسراچے پاد ءَ کیت ءُ پتائیت۔

☆☆☆

بلوچی زبان

صدف جمیل

یک روچے منا بالی۔ اے ءِ پر چہ دست کپت کہ آئی ءِ تہا یک لبزے مان اَت ''کوانٹ''۔ من حیران ءُ مونجا بوتاں کہ یا اللہ اے کوانٹ چی یے؟

اے گپ ءِ اشکنگ ءَ بلے شا بلے کہ چونیں بلوچی چلکے کہ بلوچی لبز ءَ نہ زانت۔ بلے ن وتی نہ زانگ ءَ میاری نہاں۔ چیا کہ منی آ لبز ءَ نہ زانگ ءِ بازیں سُوب است انت۔

اولی گپ ہمیش انت کہ مئے چاگرد ءَ بلوچی زبان ءِ تہا بازیں درآمدیں لبز ہوارنت۔ ءُ ہما بلوچیکہ مئے پت ءُ پیرک ءِ زمانگ ءَ کارمرز کنگ بوتگ انت۔ گڈا مئے ہما بلوچی ءَ گپ کنگ بہ بیت۔ مابزانیں کہ چے گوشگ بوئگا اِنت۔ ایشی ءِ یک سبب ءِ ہمیش انت کہ مابلوچی ءِ وانگ ءَ چہ انٹرمیڈیٹ ءَ چہ بندات کنیں۔ چونائی ءَ چہ میٹرک ءَ بندات بیت، بلے مئے تربت ءَ چہ انٹرمیڈیٹ ءَ چہ بندات بیت۔ بلوچی زبان ءَ گپ کنگ دگہ چیزے ءُ بلوچی وانگ دگہ چیزے۔ بلوچی ءِ لبزانک ءُ بلوچی زبان ءِ گپ کنگ ءَ تہا بازیں فرق است۔ بلوچی زبان ءِ مستریں بدبختی ہمیش اِنت کہ ایشی ءَ رسم الخط نیست۔ ماہر میتگانی تہا ہر کس وتی ڈول ءَ لکیت۔ اگں ما ایدگہ زباناں بچاران گڈا ما گندیں آ زباناں ہمیشہ دیمروی کتگ۔ انچو کہ سندھی ءُ پنجابی انت۔ ایشانی دیمروی ءَ اصل سبب ہمیش انت کہ آ زبان ءِ وانگ چہ اولی کلاس ءَ بگر دانکہ چاردہمی کلاساں لازمی انت۔ سندھ ءَ وَ سائنس ءِ مضمون ہم سندھی ءَ انت، بلے بلوچستان ءَ چہ انٹر کلاس ءَ بندات بیت۔

آنزوری دور کنگ ءِ واست ءَ مارا بازیں جہد کنگی اِنت۔ لہتیں صلاح ایش انت:

ا۔ ما بائدیں وتی چاگرد ءِ تہا تہنا بلوچی زبان ءَ گپ بکناں دانکہ مئے بلوچی شر بہ بیت۔

۲۔ بائدیں مئے نبشتہ کار، شاعر، پٹ ءُ پولکار، گند ءُ نند بکن اَنت ءَ یک رسم الخطے بگیشنت دانکہ مئے دُرسانی بلوچی یک وڑ بہ بیت۔

۳۔ بلوچی ءَ چہ اولی کلاس ءَ داں چاردہمی ءَ لازمی بکناں۔ دانکہ ما گیش چہ گیش بلوچی بہ زانیں۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

ھیڈ

مسعود مفتی / مختار احمد شاد / بی اے

''مارا عمرے بیت ماں اے زمین ءِ کشت ءُ کشاری ءَ انت اے زمین پر چہ مارا نہ رسیت''

''ہمے واستءَ اے کس ءِ ملکت انت''

''اے کئی ملکت انت''؟

'''منی ملکت انت''

''تو چہ کجا آورتگ؟''

''منا پت ءَ داتگ''

''تئی پت ءَ چہ کجا آورتگ؟''

''آئی ءَ منی پیرک ءَ داتگ''

''گڑا تئی پیرک ءَ چہ کجا آورتگ؟''

''آئی ءَ منی پیرک ءِ پت ءَ داتگ''

''آئی چہ کجا آورتگ؟''

''پرنگاں داتگ''

''پرنگاں اے ملکت چہ کجا آورتگ؟ زان ءَ آئی چی وتی ڈیہہ ءَ آورتگ گوں؟''

''اناں، آہاں ہمدے مہلوک ءَ چہ زور پچ گپتگ''

''گڑا شارا پر چہ داتگ اِت؟''

''پرچی کہ ما پرنگانی ہمراہ داری کتگ، ما آہانی خدمت کتگ۔ ما آہانی حکومت ءِ محکم کنگ ءِ ہاترا کمک کتگ۔''

''آہاں کئی سرا حکومت کتگ؟''

''ہمدءِ مردمانی سرا''

''نوں پرنگ ہمدءِ مردمان در کتگ انت، آہانی حکومت ہم ہلاس بوتگ بلے اے مِلکت ءُ جاگیر پر چہ است اَنت؟''

''ہمے واست ءَ ماہمدا اِنت''

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

'' بلے ایندگہ مردم ہم ہمدا اَنت ۔ آہانی ملکتاں پدا ہماہانی جندءَ بدے اَت ۔

'' پرچہ بدیان ئےِ ۔ پرنگانی روگءَ پدمانوں حاکمیں۔''

'' شمارا کیا حاکم جوڑ کنگ ؟''

'' مارا ہمے ملکتاں حاکم جوڑ کنگ ۔ ماہر کسءَ بہا گپت کنین ، ہما کہ بہابنت ماں آہانی سرا حکومت کنیں''

'' ہما کہ بہامہ بنت یا پہ بہا بوہگءَ راضی نیاں ، آہانی سرا شمے حکومت نہ بیت ؟''

'' پنجاہءُ ہشت سال بیت چوشیں مردم مانہ دیستگ''

'' تو دورگ بندئے ، منی پیروک انچیں مردے بوتگ ، منی پت انچیں مردے بوتگ ۔ آتہناءَ بے کس بوتگنت بلے آپہ بہابوگءَ راضی نہ بوتگنت ءُ وتی ملکتے لوٹگ''

'' مرچی باندا آ کجا اَنت ؟ ما گندگ ئے نہ اَنت''

آتئی پتءُ پیروکاں کوشار یتگنت''

'' ذروگ ۔۔۔ اے کشتءُ کوشے نہ بوتگ بلکیں آہاں وتی قیمت حاکءُ حون لیکگ آ آہاں رستگ ، بلے ماں ہما ڈولءَ اَنت''

'' شمارا نہ ترسیت چہ اے ڈولیں

'' کئی ترس ؟''

حانودءِ ترس''

'' کجاں حانود (قانون)''

'' ہما کہ حکومت جوڑ کنت''

'' بلے حکومت ما وتیں ، حانودن (قانون) مئے لوگ ءِ دپ ءِ داشتگیں کچک اِنت ۔فوج مئے مدامگی ہمراہ انت ۔ ہے وڑا حانود ما وتیں''

'' گڈا حداءِ ترس ؟''

'' حداءَ ماراوت اے ملک ءِ حاکمی داتگ ۔ انچو کہ فرہنگاں مارا داتگ اَت''

'' حداءَ چو نیا ترا حکومت کنگ ءِ حق داتگ ؟''

'' میسیت ءِ ملاءَ جست بکن تو ہمک جمعہءَ آئی ءِ وازاں گوشدار ئے پنچ وہدءَ ملاءَ پشتءَ نماز وان ئے ، گوشتگیں پنجاہءُ ہشت سالاں تو آئی ءِ دپءَ مئے ہلاپءَ یک دانکے اِش کتگ ؟''

'' شما میسیت ءِ ملا ہم بہازرتگ ؟''

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

''اِناں آوت یک سوداگرے، سوداگر بہہ بہانہ بیت آوت چیز بہا کنت''

''آچے چیز بہا کنت؟''

''آاللہ ءِ نام ءَ بہا کنت''

''ہر کس آئی گیشتر زر بدنت آحداءِ شاتکامی ءَ آئی دنت''

''گڈا اللہ میت ءِ ملاءَ نہ گپت؟''

''اے گپ ءَ اللہ ءَ جست بکن مناچیا جست کنئے؟''

''کجا بروان حداءَ جست بکناں؟''

''اللہ ءِ میت ءَ برو''

اللہ ءِ میت ءَ

''بچار حدا ہماوڑا لوٹیت ہماوڑا بوہگا اِنت''

''من حداءَ جست کت نہ کناں، من پریات ءَ زاری کت کناں''

''گڈا بروبکن، اگاں اللہ تئیگ (تئی) ءَ گوشداریت، مئیگ ءَ مدام گوشداریت''

''پرچا نہ رواِت، چے حیال کنگائے؟''

''من حیال کنگاہاں، نہ شما اِشکنئے، نہ حکومت اِشکنت نہ عدالت اِشکنت، نہ ملا اِشکنت نہ حدا اِشکنت نوں من چون بکناں؟''

''تو چچ مکن تئی واستہ دراہیں راہ ءُ در بندنت''

''نوں چے حیال کنگائے؟''

''من حیال کنگاہاں دگہ یکے ءَ جست بکناں''

''دگہ یک کئے اِنت؟''

''دگہ! ہما کہ مئے وڑیں مردماں ہماہاں کہ کس گوش مہ داریت

''ہاہاہا! آچے کناں؟ آچے کت کناں؟''

''آاِچ کت نہ کناں بلے یک گپے است اِنت ہماہانی پت ءُ پیروک اے وڑا گشگ بہ بنت آہانی ہیدلہڑ داتگیں آپ ءِ ڈول ءَ بنت''

''یکے گوں شان ءَ مڑاہاں وتی ماڑی ءِ نیمگ ءَ شت دومی گوں حیالاں وتی کڑکانی نیمگ ءَ، وتی وڑیں مردم ءِ شوہاز ءَ''

''دیمے دمکاں میت ءِ ملاءَ پیداک اَت، بلے گوات اوشتاتگ اَت گشئے گوات ءِ حکم کنوک حیالے ءَ کپتگ اَت کہ گوات ءَ ہما ڈول حکم بکنت یا ہیدانی پاہاراں چہ سیاہ گوات ءُ پور ءُ لوڈ بکنت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

پردہ

ہزاری ایوب/سکینڈ ایئر آرٹس

مئے اسلامی چاگردءِ تہا پردہءِ کنگ پہ زالبولاں الّمی انت، اللہ تعالیٰ ءَ مارا مسلمان جنین آدمانی واستا پردہ کنگ فرض کتگ۔ شما زانئے کہ فرض چی ءَ گشنت؟ فرض ہما اِنت کہ آئی بابت ءَ محشرءِ روچ ءَ اللہءِ دربارءَ جست ءُ پرس کنگ بیت۔

بلے ما اگاں راستیءِ نیمگ ءَ چماں بشانکاں تاں گندگ ءَ کئیت کہ پردہ ایوکا نامءِ حدءَ استنت ءُ بس اے درگت ءَ اگاں یکّے بہ گشیت کہ پردہ کنگ مئے زالبولانی واستءَ الّم اِنت تاں پسّہ چوش بیت کہ پردہ دلءِ جیڑہ اِنت ءُ مئے دل پردہ انت، چونہا اگاں مردم بچاریت تاں دل ءُ ساریءَ پردہءِ تو کااِنت پرچہ کہ آسینگءِ اندرءَ اِنت ءُ دوہمی گپ ایشنت کہ بی بی فاطمہ ءَ یک کورےءِ دیم ءَ ہم پردہ کتگ۔ چی مئے دل چہ جہانءِ درسیں جنین آدمانی سردار بی بی فاطمہءِ دل ءَ چہ گیش پلگارتر انت؟

دومی پسہ مدام اے وڑانت کہ وانگ ءُ زانگ ءُ پردہ اے ہوری ءَ بوت نہ بنت۔ بلے ما وہدے دنیاءِ راست تریں کتاب قرآن مجیدءَ چمشانکے دیاں تاں مارا اے حکم گندگ ءَ کئیت کہ جنین آدم وتی چادراں ماںپوشاں وتی ستراں اندیم بکناں۔ ءُ محرماں ابید دگہ مردین آدمانی گوماندءُ نیاد ممکن انت۔ قرآن ءَ چہ ابید مئے چم پہ اے وڑیں کتاباں نہ کپتگاں کہ گشان ءُ وتی کوپگاں دور بہ دئیت۔

اے گپاں ابید مارا وتی بلوچی ہم چارگی اِنت، وتی دود ءُ رسم وتی ربیدگ ءُ وتی سنگینی ہم چارگی انت، ما اگاں وتی مذہب ءُ وتی بلوچیءِ پرواہ ءَ نداریں ءُ وتا زانتکار لیکان ءُ پنجاہ مردمءِ دیما اسٹیجءِ سربہ بیت یا کالجءِ تو کا یا ملازمتءِ درگت ءَ دپتر وتی سترءِ پہریزگءِ گمان ءَ سک دور وتی چادرءُ گشان ءَ پہ وتا پاہوے سرپد باں۔ تاں اے گپءِ معنا ایش انت کہ ما وتیکیں جاہلیں ءُ اے وڑیں جاہلاں ابیدءَ تاوان ءَ چہ زندگیءِ نیامت ءَ دگہ ہچ دزنہ کپیت۔

دگہ ہیفءِ ہبر ایشنت کہ لہتیں مردم برقعہ سرا کنت بلے پہ فیشن یا پہ مردمانی توجہ وتی نیمگا کنائینگءِ ہاترا ءُ آہانی دل ءَ ءُ کردءِ ظاہری ءَ اللہءِ حکمءِ منگ ءُ وتی سترءِ پلگارگءِ گپ پہ دانکے نہ گواہیت، پرچہ کہ برقعہ یا اسکارفءِ موجودگی ءَ موڈنءِ دراتکگاں۔ کسے بکشیت اے وڑیں پردہءِ کنگءِ فائدہ چی انت؟

ہمیشکہ منی دزبندی انت گوں مات ءُ گہاراں کہ وتی لجءِ انان ءَ بہاں ءُ وتی سترءَ چہ وتی ساہ ءَ دوست تر بدار انت پرچہ کہ یک انچیں روچے آہگی اِنت کہ مارا حساب ءُ کتابے گرگ بیت ءُ چوش بیت کہ ما آروچ ءَ وتی خداءُ وتی رسولؐءِ دیم ءَ شرمندہ بہ باں۔

کل جنہیں چھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر

آج وہ رونقِ بازار نظر آتے ہیں

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

لچہ

عادل تاج سیکنڈ ایئر

چراگاں رژنائی ءِ ودار انت
پہ سیاہ تہاریں شپاں
بلے۔۔
چراغ ترس انت چہ گوات ءَ
چہ آپ ءَ
ہمیشکہ چراگاں
رژنے ءِ زکت مان نیست
ءُ آپ ءَ
وتا پہ گلے تان داتگ
گوات ءَ در ہیں زندگی مان روپتگ
نیست کسے
مرتگیں چراغاں رژنے ءِ زکت مان بکنت
بلے انگت من جزماں
کہ آروچ کیت ءُ
اے چراغاں رژنے ءِ آسے بلیت
ہر نیمگ ءَ
رژنائی وتا پدر کنت
چوروچ ءِ رژن ءَ
چراغاں آسے بلیت
چراغانی واہگ بر جم بیت

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

لچہ — ذاکر سبزل دشتی

منی کسانی ءِ ہمراہ تو جتا بوتئے چہ من

دل ءَ راچہ پیم ءَ بہ سہڑیناں چوں من

کپوتانی کوکوتئ یاتاں منا گیج ایت

دل ءَ رادمانے کرار ءَ کہ نیلیت

ہماوہد ءُ باری کہ چوں وش اتنت دوست

بلے وہد ءِ ہمراہی ءَ ڈرست شُتنت دوست

تئ زہیر ءُ ترانگ کرار ءَ منا نیلنت

تئ درد ءُ رنجاں مدام گوں من ویلاں

حیال ءَ انت دائم تئ باغ ءِ بلبل

توارانت بیا کہ ترا ادل ءِ پل

کدی وشیاں ذاکر ءَ راتو بخش ئے

دل ءِ توک ءَ دائم چو آدینک ءَ نکش ئے

☆☆

بے تواری

معین الدین لطیف

بے تواریاں ماں رُپتگ زند، کس ءَ نیست انت سما

ساہگے ءَ زرانت، زگریں روچ ءِ سرا زندگی

حسکیں تاکانی برمشے، گوں گواتءَ بلیت، گار بیت

بے تواری پدا، حاکمی کنت منی باتن ءَ

تو داں بیائے، من بلکیں بباں

ساہ کندن ءِ ساہتانی تہا، ایر جیگ کنت منا بے تواری

تو (داں) بگشین ئے، وزگتیاں چہ وت ءَ

بے تواری، اپتکی ءِ، سنگگ نہ بیت گرانیں غم

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

باقر علی شاکر

کپاں تنگے بگر، زردءِ آس ءَ شموش
مہرءِ گپ ءَ بکن، بوءُ باس ءَ شموش

نندءُ نیادے بہ بیت، یک دگہ رندے ءَ
گپ گپ ءِ تہا ائے وتاس ءَ شموش

تو اوں براس ءِ منی کوہءُ آزیزءُ کس
چیا منا چو گشئے جندءِ براس ءَ شموش

مرگ انگت گہ اِنت بے وتیں زندے ءَ
ایر ببر کچلاں، بنگ ءِ تاس ءَ شموش

آکہ گواز ینگنت توءُ من اہوتی
نیم شپانی جنک پاس پاس ءَ شموش

زردءَ جاگہ بدئے، گالاں بیا باقرءِ
بس دل ءِ بندگم ءُ وسواس ءَ شموش

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

زیارت

ندیم اکرم/لیکچرار اسلامیات

کمبر دیم پہ تربت ءِ بازارءَ پیادگی رہادگ ات ۔ آئی ءَ کورءِ توک ءِ گور کشکی ءِ بدل پہل ءِ سرءِ راہ گچین کتگ ات کہ بلکیں منا پر پٹ یا گاڑی سوارے بداریت ءُ بیارت گوں ۔ کمبرءِ گام چہ میرانی ءِ پہل ءَ کہ ہر چند گوزان بوتاں آئی ءِ حیرانگی ہم ہمینچو گیش ودان بوت ۔ پر چہ کہ آئی ءِ دیدگ دگہ وڑیں ندارگے گندگ ءَ اتاں ۔ آ گندگ ءَ ات کہ ہمک پر پٹ سوار؛ گاڑی سوارءُ پیادگ دیم پہ تربت ءَ روگ یا چہ تربت ءِ نیمگ ءَ آوک ہر کسی گردن روچ دراتکی نیمگ ءَ بزاں واجہ داد محمدی باگ ءِ نیمگ ءَ ترانگ ءُ آ ہما نیمگ ءَ چارگ ءَ انت ءُ کسے وتی دیم ءَ تچک کت کنگا نہ اِنت ۔ کمبر حیران ات کہ چوش پر چا انت؟ مردم وتی چک ءَ چیا تر ینت نہ کنت ءُ درست یکیں نیمگ ءَ چیا چارگ ءَ اَنت ۔ کمبر حیران اَت ءُ دیمتر ءَ گام جناں اَت ۔ کمبر وہدے کہ پٹھان ءِ گورم ءِ پہل ءِ کرءَ رست تاں چکے پہ روچ دراتک ءَ تر ینت ءُ چارگ ءَ لگت تانکہ سرپد بہ بیت کہ اے نیمگ ءَ چی یے کہ ہر کس ہمے نیمگ ءَ چاران ءُ روان ءُ چک ءَ پدا تر ینت کنگ ءَ نہ اَنت ۔ کمبرءَ چمانی شانگگ گوں عجبیں ندارگے دیست یک جنکّے کہ شوزیں نقابے دیم ءَ یے ءُ نقاب ءَ چہ درائیں آئی ءِ دوئیں چماں رژنائی ءِ انچیں پوردراہگ ءَ کہ ہر کسّے ءَ یکبرے بہ کپاں آ پداوتی چک ءَ تر ینیت ءُ گوں ہمے پورانی انچو زدءَ مہ بیت چوکہ چلمکے آہن ءَ بہ گپیت ۔ جنک ءَ یک مہری یے مہارات ءُ مہری ءِ پشت ءَ یک سبز رنگیں بچکّے کہ ڈکمیں مزنیں مُودیے کو پگانی سرا ائیراتاں مست اَت ۔ زانگ آہگ ءَ ات کہ اے عشق ءِ سرمستے کہ ہر رگ ءُ بند ءَ چہ اللہ اللہ ءِ توارے آہگ ءَ ات ۔ کمبرءِ عمرا اینچو مزن نہ اَت ۔ بلئے کمبر سکیں ساپ دلیں ءُ مومنیں ورنا ہے اَت ۔ پنچیں وہدءِ نمازاں ابید آئی ءَ وتی تہجد ہم بہ قضا نہ کتگ ات ۔ ڈروگ ءُ لچّی ءَ آئی ءَ پہک ءَ نفرت اَت ۔ آئی ءِ زبان ءُ دل ءَ ہر وہدے ذکرءُ درود ات ۔ ءُ ذانہ ہمے سبب ات کہ کمبر مارگ ءَ ات کہ آ وتی چماں کنزینت کنت ۔ کمبر ءَ راستے کہ لرزگے چیر کپتگ ات بلئے زبان ءِ سرا درود یے بناہ اَت ۔ کمبر ءَ اے ندارہ کہ دیست تاں گامے دیم ءَ نہ شتاں پر چا کہ اندر ءَ چہ توارے کمبرءَ گشگ ءَ ات کہ کمبر اے مزنیں مرداں بہ جل ایشاں سلامے بدئے بلکیں ترا دُعاءُ نیکیے بہ کنت ۔ ہمے اندر ءِ توار ءَ گوں کمبر ءَ چہ سڈک ءَ جہل ائیر آہگ بنا کت ءُ دیم پہ مہری ءُ مہری ءِ دوئیں ہمراہاں دات سے چار گام ءَ پد جنک مہری ءُ آ بچک کمبر ءِ نزیک ءَ رستاں ۔ آہانی نزیک ءِ رسگ ءَ گوں کمبر ءَ درائینت اسلام علیکم؛ جنک ءَ کہ مہری مہارات پسّہ یے دات وعلیکم اسلام؛ کمبرءِ دل ءِ ڈریگگ تیز تر بوان ات کہ ڈریگگ درود ءِ جار ءَ جنگ ءَ ات ۔ کمبر ءَ جست کت شما کئے ئے؟ چو نین ئے؟ کہ ہر کس شمئے نیمگ ءَ یک برے بچاریت پداوتی چک ءَ تر ینت نہ کنت ۔ جنک ءَ ڈرائینت مارا پچاہ نیارئے من حانی اوں اے شے مرید انت ءُ اے مئے ہمرائیں مہری انت ۔ اے دانکانی اشکنگ ءَ گوں کمبرءِ دل ءِ ڈریگگ انگہ گیش تیز تر بوان بوتاں گشئے کہ اے ساہت نہ آساہت ڈن ءَ درکیت ۔ پر چا کہ کمبرءِ دیرگیں واہشتے حانی ءُ شے مریدءِ گندگ ات ۔ کمبرءَ وتی کماش ءُ مستریں مرداں چہ اشکگ ات کہ حانی ءُ شے مرید دنیاءِ عاشقانی سرپ ءِ ہما عاشق انت کہ زندگیں پیر انت ۔ کمبر ہم عشق ءِ پیرءِ متوکیں مریدے ات ءُ پدا آئی ءِ مراد مرچی پورا بوتگ ات اے وڑیں وہد ءَ دل چہ سینگ ءَ ڈن درکیت کہ درکیت ۔ کمبر ءَ لرزانیں زبانے ءَ گشت بی بی گُڈا شما اینگو کجا روگ ءَ ئے ۔ جنک بزاں حانی ءَ پسّہ دات ما زیارت ءَ روگاہاں ۔ کمبر ءَ توکل کنان ءَ گشت شما پاکیں عاشق ئے منا نیکیں دعایے بہ کنئے ۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

جنک ءُ گشت تو اللہ ءِ باہوٹئےءُ ہر چی ہمائی ءِ دست ءَ اللہ ترا زندگی ءَ سوب مند بہ کنت ۔ اے لبزانی اشکنگ ءَ گوں کمبر ءِ زبان ءَ چہ ہیسکار گے ءُ چماں چہ ارس بازیں گل ءَ درا ہگ ءَ لگتاں کہ کمبر جہہ سرّ اِت ۔ کمبر ءَ دیست کہ من وتی تہت ءِ سراؤں کجا حانی؟ کجاشتے ءَ کجا آہانی مہری ءُ واب پر شتگ ، بلے ہیسگگ انگت است انت ءُ چماں چہ ارس ءِ درا ہگ ہم ۔ کمبر ءِ گوشاں زیارتی آنی چوگان ءُ ذکر ءِ توار آہگ ءَ ات پر چا کہ اے نہم ءِ شپ اَت ۔ ہے دمان ءَ مسیت ءِ اسپیکر ءِ ٹلگ ءِ آواز اتک ءُ پدا ملاّ ءَ بانگ ءِ دیگ بندات کت ۔

گنجیں دلی داں شہر حراسان ءَ

دگہ جاگہے گشیت :

مست مروچی ماں باگچیں سندھیں

واڑہ ءِ سلطان ءَ سر ءِ جندیں

مست توکلی وانند ہیں شاعرے نہ بوتگ بلے آئی ءِ شاعری ءِ تہا الکاپی باز انت ۔ آوتی شاعری ءِ بارو ءَ یک جاگہے گشیت :

بوت ۔ ءُ کے وہد ءَ پدبیران بوت ۔ ءُ ہمامیدان ءَ قبر کنگ بوت ۔ کہ اے جاگہ ءَ رانوں مست میداں گری گشنت ۔

آئی ءِ قبر نوں زیارت جوڑ بوتگ کہ ہر وہد ءَ لنگر بر جاہ انت ءُ چہ دور ءُ دراجیں دمگاں مہلوک پہ زیارت ءَ کاینت ۔

☆☆☆

بلوچی دودءُ ربیدگ

دردانہ مبارک/ فرسٹ ایئر

مئے بلوچی دودءُ ربیدگ چہ دریں راج ءِ دودءُ ربیدگ ءَ چہ جتا اِنت ۔ ہر راج ءِ راجی دروشم ءِ مستریں پجار آئی ءِ زبان اِنت ۔ یک راجے ءِ پجار بید ءِ زبان ءَ سک گران اِنت ءُ مئے بلوچ راج ءِ مستریں پجار آئی ءِ پوشاک ءُ آئی ءِ زبان اِنت ۔ اگاں یک راجے وتی راج ءِ دودءُ ربیدگانی نیمگاں دلگوش ءُ ورمکنت گڈا آوتی پجار ءَ وت بیگواہ کنگا اِنت ۔ مئے بلوچ راج ءِ شرتریں چیز بلوچی پوشاک اِنت چیا کہ بلوچی پوشاک بلوچ راج ءِ واست ءَ یک بلاہیں پجارے ۔ مئے بلوچی دوچ مرغ ءِ پانچ ، جالار ، تائیدک ، ءُ دگہ بازیں دوچ ہم استنت ۔ دوچ ءَ چے وت مئے بلوچی پجار زانگ بیت ءُ مئے بلوچی دودءُ ربیدگ ءِ تہا یک چیزے چلیم اِنت کہ مئے زالبولانی دیوانانی وشنکوکیں چیزے ۔ اشی ءَ چہ بلوچی آروس چہ دراہیں قومانی آروساں جتا اَنت ۔ مئے بلوچی آروس ءِ تہا ناچ ، دوچاپی ءُ سوت انت کہ سرگوپ سوت ءِ تہا نازینک ءُ ہالو جنت ۔ بلوچی آروس ءِ تہا حَل بندی ، دان چنڈی ، دوزکی ہنی بند ءُ آروس ءِ روچ اِنت ۔ بلوچی زبان بیگواہ مہ بیت گڈا کالجانی یک مضمونے ہم بلوچی اِنت ۔ اشی ءَ چہ زانگ بیت کہ مئے بلوچی زبان ءِ بازیں ارزشتے استنت ۔ مئے بلوچی سوت کہ سک باز نامدار انت مئے بلوچی وش تواریں عارف بلوچ انت کہ اے وتی سوتانی تہا مدام بلوچستان ءِ شہر ءُ میتگ ءُ بلوچی دودءُ ربیدگ ءَ نازینیت ءُ اے وت سوتانی تہا مدام زہیروک جنت ۔ مئے بلوچ ءِ راج یک مہمان داریں راجے ، اے وتی میتگ ءِ آوکیں مہمان ءَ باز ادب ءُ اخلاق ءَ گوں پیش کیت ۔ من وتی گہار ءُ براتاں گشگ لوٹاں کہ ماوتی راجی دودءُ ربیدگ ءَ بیگواہ کنگ ءَ میلاں ۔ ☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

روحانی وشّی

مائرہ نور ایف۔اے

روحانی وشّی درد ءُ غم ءُ ایدگہ جیڑ ہانی تہا ہم رس ات کنت۔ ایشی ءِ مستریں کاروڑ ایش انت کہ بور؛ مبو؛ بوریت؛ ماوت پیداک کنیں۔ لہتیں مردمانی اے عادت انت کہ آ ہر وہد ءُ بوریت ءِ گپ ءُ جن انت۔ آہاناں ہر وڑیں وشّین ءُ کندگی گپّے بہ اشکنائیں بلے انگت ہمے گپ ءُ جن انت کہ فلاں کس ءُ منا بور کنگ۔ اے وڑیں مردم زندگ انت شادمان بوت نہ کنت۔ آئی ءُ دنیاءِ ہر چیز ءُ ہر انسان ءُ چہ زد بیت۔ کہ ایشی ءِ عکس بس تہنا آئی ءِ جند ءُ رسیت اے وڑیں مردم چہ تہا چہ ترکیت ءُ تہنا وتی تہا کئید بیت۔ اے وڑا آئی ءُ چہ درستیں حرابی پیداک بنت۔ مستریں حرابی ایش انت کہ بوریت جتیں مردم چاگردی حرابکاری ءُ سلیں فلمانی نیمگا دلگوش بیت۔ اے یک نفسیاتی پدعملے کہ چریشی ءُ اے وڑیں انسان رکّ ات نہ کنت۔ اے وڑا آعملی یا ذہنی حرابکاریانی ہیلدار بیت۔ بوریت ءُ چہ بہ رکّ ات بلے انچیں انسان کہ آئی ءُ دنیاءِ ہر چیز ءُ ہر انسان ءُ چہ نفرت محسوس بیت۔ آ بوریت ءُ چہ چوں رکّ ات کنت؟ علم ءِ نفسیات ءِ گور ءُ یکتائیں ءُ کارگریں اِلاج ایش انت کہ ہر چیز ءُ ہر انسان ءِ تہا شوق ءُ دلچسپی پیداک بکن۔ نفسیاتے علم مارا چہ دواءُ درمان دات نہ کنت ءُ بلکہ نفسیاتی ردی درمان ءُ چہ دور بوت کنت۔ نفسیاتی الاج ءِ تچکین ءُ آسانیں وڑ ایش انت۔ کہ پہ درور؛ ترس ءِ الاج ایش انت کہ ترس ءِ دیم ءُ بدار۔ پریشانی ءِ الاج ایش انت کہ بچکند۔ احساس کمتری ءِ الاج ایش انت کہ وتا راکمتر مہ زان۔ ہمے وڑا بوریت ءِ الاج ایش انت کہ دلچسپی پیداک بکن۔ بوریت چونائی ءُ لہتیں نفسیاتی ردیانی بے سمائی ءِ درانگازی انت۔ علم نفسیات ءِ ردءُ اگاں گپ بہ بیت گڈا بور بوگ وت وتی ردی یا ملامتی انت۔

☆

پہ زالبولاں وانگ ءُ زانگ الّمی انت

نعیمہ تگرانی

استیں دور ءُ وانگ پہ بلوچ چاگرد ءُ زالبولاں الّمی انت۔ وانگ ءُ زانگ بنی آدم ءُ چہ حیوانی زند ءُ در کنت ءُ آئی ءُ انسان ے جوڑ کنت۔ میان استمانی ردءُ دنیاءِ ہما قوماں دیمروی کتگ کہ آہانی زالبولاں پہ وانگ ءِ نیمگ ءُ دلگوش گور کتگ۔ وانگ ءُ زانگ ءُ چہ ابید دیمروی ناممکن اِنت۔ بلوچانی فرزند ءُ آہانی زالبول پہ وانگ ءُ زانگ ءِ نیمگا دلگوش گور بکنت۔ کہ دنیا ماں گلوبلائزیشن، انٹرنیٹ ءُ ٹیکنالوجی ءُ لیب ءُ اِنت۔ آوتی چکان ءُ فرزندان پہ وانگ ءُ سکین بہ دئیت۔ ہر کس کہ دنیاءُ وانگ ءُ زانگ ءُ پشت کپت گڈا بزان پہ قول ءِ بلوچاں آہاں امب برّت ءُ کرگ پل کت ءُ ہما کرگ پہ بے موسم ءُ پاد کاینت ءُ آہانی برچ کار ءُ نیاینت۔

منی گوں درسیں زالبولاں ءُ قوم دوست بیوروکریٹ، کجام طبقہ ءِ بنی آدم بباں، آہاں گوں دزبندی انت کہ آہانی سراہڑدری ءُ الّمی انت کہ آوتی چاگرد ءُ وانوک جوڑ بکنت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

حذمت ءِ بستار

حوا منیر/سیکنڈ ائیر آرٹس

وہدے انسان ءَ اے دنیا وتی گام اِیر کتاں گُڈا آئی ءَ را درستاں چہ ساری ہما چیزے کہ ضلورت کپت آ حذمت اَت۔ پرچا کہ بے حذمت ءَ آئی ءِ وست دپ ءَ نہ شت بزاں آ گشن ءِ آماچ بوت۔ سرد ءُ گرم ءِ رنگ ءِ حاترا آئی ءَ پوشاک ءِ ضلورت بوت۔ ہمیشکہ آئی ءَ محنت ءِ کمک گپت۔ شُدیکیں لاپ ءِ پُر کنگ ءِ حاترا برہنگیں جان ءِ پوشگ ءِ واستہ انسان ءَ ہزمت (محنت) بندات کت۔ چیا کہ بے حذمت ءَ نے آئی ءَ ورگ رسیت ءُ نیکہ پوشاک۔ آ وہد ءِ انسان ءِ ضلورت اینچو گیش نہ اتاں آئی ءَ وتی زند درچکی تاکانی ورگ ءُ پوشگ ءَ گوازیناں کت۔ اے حاترا آ وہدے انساناں چہ جانوراں کار گپت بلے وہد ءِ ہمرائی ءَ انسان ءِ لوٹ ءُ ضلورت گیش بوہان بیتاں ہمیشہ آئی ءَ گیشتر حذمت کناں کت۔ وہدے انسان ءَ چار اِت ہر وہد ءَ درچکی تاک ءِ ورگ ءَ گوں زند نہ گوزیت گُڈا آئی ءَ شرتریں ورگ ءِ شوہاز بندات کت ہمے وڑا انسان ءَ چارات کہ ہر وہد ءَ اشتر و حرانی سواری ءَ دراجیں پند بُرگ نہ بیت گُڈا آئی ءَ تیزتریں اولاک ءِ باروا جیڑات۔ ہمے حاترا انسان ءَ روچ پہ روچ گیشتر ہزمت کنان کت۔ شرشریں ورگ شوہاز کت۔ پہ سواری ءِ حاترا گاڑی ءُ جہاز ءُ لانچ ءُ ایند گہ چیز جوڑ کتاں۔ ہمے ہزمت ءِ برکت ءَ اے وہد ءِ انسان ءَ ماہ ءِ سرا پاد ایر کرتگاں ءُ سیارہ ءَ آئی سرا روہگ ءَ دلما نگ انت۔ ہماراجاں کہ حذمت کنگ مروچی آ دیمروی ءِ بیمسراں سرانت۔ ہما بدبختیں راجاں کہ نشت ءَ دست کُٹ ءَ بیتگاں ءُ نزارہ چارا تا؛ ہزمت نہ کنگ مرچی آ پُشت ءَ کپتگاں جاپان ءُ ایند گہ یورپی ملکانی نام پہ درور ہمے واستہ گرگ باں کہ آہاں دیمروی کنگ آہانی دیمروی ءِ مستریں وجہ آ ملکانی قوم ءِ حذمت کنگ انت۔

آ قوماں روچ ءُ شپ محنت کنگ مرچی آہاں وتی منزل رس اِتگ۔ بے حذمتیں راج بیگواہ بوہان آں۔ مرچی اگاں یک مردم ءِ بے حذمت ءَ وتی کس ءَ بہ نندیت کار مہ کنت گُڈا ہر کس آئی ءَ را ڈوباریت۔ چاگرد ءِ تہا آ کم شرپ لیکگ بیت بلے اگاں کسے حذمت بہ کنت گُڈا ہر کس آئی ءَ را ساڑائیت۔ حذمت کنوک ءِ زند پہ وشحالی گوزیت۔ ہمے وڑا بے حذمت کنوک بدحال بیت۔ حذمت کنگ سکّیں شریں عملے۔ حذمت کنوک ءَ را اللہ دوست داریت۔ دنیا گوں شریں نگاہاں چاریت۔ بے حذمت کنوک نے اللہ ءَ دوست بیت نیکہ دیناءِ مردماں۔ ہمیشکہ انسان ءَ را لوٹیت کہ آ دائم حذمت بہ کنت۔ حذمت ءِ دامن ءَ را ہچبر یلہ مہ دنت۔ پرچا کہ بے حذمت ءَ ہچ بوت نہ کنت۔ بے حذمت نے ورگ ءَ رسیت نے پوشاک ءَ۔ آ کس ءَ کہ حذمت ءِ بستار فہمتگ گُڈا سوب مندی ءَ آئی ءِ قدم چُکتگاں۔ آ کس ءَ کہ حذمت نہ کنگ بے سوبی ءَ ہر وہد ءَ آ گُٹ گرتگ۔ ہمیشہ اگاں کسے وشحالیں زندے گوازینگ لوٹیت گُڈا آ دائم ءَ حذمت بہ کنت۔ حذمت ءِ مُزآئی ءَ را اَلّم ءَ رسیت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

بے نہیں زند مرگ ءِ آماچیں

عبدالباسط عابد/ فرسٹ ایئر

دلمراد یک مزدورے اَت آئی ءَ ہر روچ تنگاری کشت اَت وتی زہگاناں لاپ دات ءُ وانینت آئی ءِ زہگ چارشمبے مات ءُ پتانی یکیں زہگ اَت چارشمبے ءَ میٹرک ءِ وانگ دربُرت نوں مات ءُ پتانی واہگ اَت کہ مئے زہگ ءَ راشریں نوکری ءِ بہ رسیت؛ چارشمبے پہ نوکری ءِ ہاترا اماں تربت ءَ اتک اے وہدءَ مسقط ءِ بھرتی بوتگ اَت آئی ءَ ہم وتی کاگد دفتر ءَ مچ کنتنت بلے آں اے چکاس ءَ فیل بوت ءُ سک دلپروش بوت ہے وڑا آ ہر جاگہ نوکری ءِ حال بوت تہ اودءَ چارشمبے اوں سر بوت گوں۔ بلے درستیں جہداں چہ ابید آئی ءَ نوکری دست نہ کپت پرچہ کہ آ یک گریبے اَت نوکری ءِ حاترءَ ٹوہیں شپارش لوٹیت چارشمبے ءَ ہچ شپارش نیست اَت آئی ءَ وت گس ءِ حالت دیست گڈا مزدوری ءِ کت ءُ تنگاری ءِ کشت اَت او بیگاہ ءَ حرچ زرّے آئی ءَ رس اَت وتی مات ءُ پتانی دست ءِ داتنت ہمیں وڑا آئی ءِ مات ءُ پت چرائی ءُ وش اِتاں یک روچ ءِ بیگاہ ءِ وہدءَ چارشمبے ءَ کارءَ چہ چھٹی ءِ کتگ اَت تو دیم پہ گس ءَ روگا اَت سردی ءَ لرزگ ءَ اَت سوٹر ءُ کوٹ آئی ءَ را انگو رانہ اَت چارات یے راہ ءِ سرءَ کہور ءِ چیر ءَ مردے نشتگ چارشمبے چمد اچہ گوست ہمیں مردءَ چارشمبے توار کت ءُ گشت او چارو تو لرزینا نے روگا ئے بیا ادا وتی دست ءُ پاداں بہ تاپ گڈا رندا بر و چارشمبے ءَ ہوں بلے سک گور کنگا اَت گڈا چارشمبے آس ءِ سرا نشت ءُ وتی دست ءُ پادانی تاپگ ءَ لگ اَت اے مرد ءَ کہ کہور ءِ چیر ءَ آس روک کتگ اَت اشی ءِ نام ہاشم اَت اشی ءِ گس چارشمبے ءِ گس ءِ کش ءَ اَت گپ گپ ءِ سرا ہاشم ءَ چہ وتی کیسگ ءَ اسپتیں کاگدے کش اَت کاگد ءِ تہا یک اسپتیں پوڈرے وڑیں چیزے مان اَت گڈا چارشمبے ءَ جست کت ہاشم اے چی انت ہاشم ءَ گشت اے یک دوائی یے تو ایشی ءَ بکش تو برابر کمبل ءِ تہا ئے تو واں پیسرا لرزینا نے اشی ءَ بکش تو باپ بئے۔ چارشمبے ءَ گشت تو من ءَ بگش اشی ءِ نام چی انت ہاشم ءَ درئینت اشی نام ہیروئن انت چارشمبے ءَ بازا ینگوا انگوکت کہ من ہیروئن نہ کشاں بلے ہاشم ءَ پہ زور کشا اینت آئی ءِ گس ءَ مات ءُ پت ودار ءَ اتاں کہ زرکاریت مانا رشتے گریں ءُ ڈ کنیں بلے چارشمبے گار انت دلمرادءَ آئی ءِ لوگی شپ ءَ ہمشام ءَ وپت انت چارشمبے ءَ شپے دوازدہ بجا گس ءِ درواز گ ٹک اَت دلمرادءَ درواز گ پچ کت جست کت چارشمبے تو کجا بوتگ ئے چارشمبے ءَ گشت ابا؛ سنگت ءِ گس ءَ بوتگوں ہمیشکہ من ءَ دیر بوتگ دلمرادءَ گشت بلے تو چیا کو چنڈ گائے تاں آئی ءَ گشت ابا منی سر دردکنت شپ ءَ وپت سہب مہلہ دلمرادءَ چارشمبے چہ واب ءَ پادکت کہ نوں روچ دراتکگ تو بروتی کارءَ چارشمبے پہ نہ دلکشی پاداتک چاہے وارت ءُ چہ گس ءَ دراتک دیم پہ وتی کار ءِ نیمگ ءَ رہادگ بوت گڈا ہر وہدءَ آئی ءَ کار کت ءُ اتک ذرے ہیروئن کت انت وت ءُ ہاشم ءَ یکجاگہ کش اتنت گڈا چارشمبے ءَ ہیروئن ءِ کشگ ہیل کت آئی ءَ چارت کہ اے واہ سکیں شریں چیزے مردم پورا بالی گراب ءِ پیا بال انت ہے وڑا چارشمبے ءَ ہیروئن کش اَت تو گس ءَ اتک بے ترک ءُ بے توار اَت۔ یک روچے دلمراد آئی ءِ سرءَ بوت باریں چارشمبے کجا روت چارشمبے پہک ءَ ہیروئن ءِ اڈاءَ پُترت ہیروئن یے زرت ءُ دیم پہ کور ءِ نیمگ ءَ شُت دلمراد اوں آئی ءِ پُشت ءَ رواں بوت تاں کور ءِ تہا چاریت بلاہیں ٹولی ءِ نشتگ ہیروئن کشگ ءَ انت دلمرادءَ گشت چارو ترا کلام بگشات ترا من تنگاری ءِ کشگ ءَ دیم داتگ تو ادا ہیروئن کشگا ئے ترا شاباش انت تو من ءَ شرّیں پونزے دیم ءَ دات دلمرادءَ گشت چارو نوں من ترا دست بڈءَ جنگ ہر جاگہ روّے برو دلمراد ءُ رُندا ں بوت ءُ شُت ماہے ءَ رند یک روچے حال اتک کہ بازار ءِ راہ ءِ سرءَ مردے دیم پہ چیر کپتگ سُو چنے ہم دست ءَ انت گڈا دلمراد حال رس اَت آ زوتاں بازار ءَ اتک آئی ءَ ورناءَ چارات تاں آئی ءِ ہچ چارشمبے اَت کہ نوں اے دنیاءَ چہ شتگ ہیسکار گے جت ءُ سر لیٹ اَت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

نوکیں زند

ماجد شاد فرسٹ ایئر

آیک مزنیں پگرے ءِ کپتگ ات۔ آئیءِ چمانی ارس ترمپ ترمپ ءَ زمین ءِ سرا کپگا اتنت۔ اصل ءَ آیک مہمان نوازیں مردے ات۔ آئیءِ مہمان نوازیءِ نام ءُ توار ہر گنڈا تالان ات۔ بلے مروچی باریں چونیں روچے ات۔ آوتی بحت ءِ سرا بوہ نیگ اَت۔ آئیءَ پہ وتی یکیں بچ گہرام ءَ بازیں ارمان دل ءَ اَت بلے اے ارمان وہدءِ گوزگ ءِ ہوری ءَ گوں حاکاں ہوات بُوت اَنت۔ آئیءِ مرادانی تحت پُرشت ءُ پُروش ءِ آماج بیت۔ نوں گشئے آئیءَ چہ وتی جندءِ ساہگ ءَ ہم بداتک۔ پیسرا آئیءِ سرپہ پہر چست بیتگ اَت بلے مرچاں آئیءَ سرچست کنگ ءِ ہاٹی ہم نیست اَت۔ آئیءِ پیسریگیں قوت؛ عزت ءُ نیک نامی؛ جزبہ ءُ جوش وہدءَ وتی پادانی چیرا لگتمال کتگ انت۔ آہنچیں مردے بیتگ کہ آئیءِ دیوان ءُ مجلساں مردم سیر نہ بیتگ۔ آئیءِ کندگ ءُ مسکرا؛ دل تبیں گپّاں ہر کسی دل ءَ جاہ کتگ۔ بلے یک انا گہ آ چہ مردمانی چماں کپت۔ مردماں پیسرا آئیءِ توسیپ ءُ ستاہاں زمین ءُ آزمان یک کتگ انت۔ مروچاں آوڑ وڑیں شگانانی دیمپان انت۔ ہر یکے ءَ دیست راہ ءَ تاب کت۔ آئیءِ عزت وتی جاگہ ءَ آئیءِ گندگ ءَ ہم مردم تیار نہ ات۔ ہر یکے ءَ دیست پیشانیءِ دہ گُرچک مان گت۔ آخر پرچا؟ اے دنیا وتار اروچے دابے پیشدار یت۔ برے گوں وش ءُ شادمانی ءُ برے گوں درد ءُ غماں یک ہُنرے سازیت۔ آئیءَ وتی دل ءَ ارادا کت کہ مرچی الماس گوں گہرام ءَ راہے رواں۔ چیا کہ چدو پیسرا آئیءَ گہرام گشتگ ءَ دل نہ بیتگ ات۔ ہے نہ گشگ ءِ آسر انت کہ گسّی دیم ءَ چماں چست کت نہ کنت۔ گہرام ءِ آہگ ءَ رند آئیءَ دیم گوں گہرام ءَ کت۔ سرپد کنگ ءِ وڑا گشت۔ منی چک من ہجبر گوں تو تُرندی ءَ ہبر نہ کتگ۔ بلے مرچی من گوں تو دل ءِ درائیں گپّاں جناں۔ پیسرا منی سر پہ پہر چست بیتگ بلے انوں ستا ءُ توسیپ ءِ بدل ءَ من دنیاءِ شگانانی آماچاں۔ تو گوں وتی سلّیں نشہ ءَ منی سر ہنچو جہل کتگ کہ من نوں ہجبر چہ اے بیوسیءِ زندان ءَ دراتک نہ کناں۔ من زاناں تو کدی ہوش کنئے ءُ چہ اے سلّیں نشہ ءَ وتار ارکین ءِ ءُ نوکیں زندے ءِ واہندبئے۔ بلے منی گپ ہُشکیں اَنت۔ منی گپ تئی سرا ہچ اثر نہ کنت۔ منی زندگیءِ وشتریں روچ ہما روچ بیت کہ تو اے نشہ ءَ چہ وتارا آجو کنئے۔ پت ءِ گپانی اشکنگ ءَ چہ رند گہرام ءِ دل یکپارگی چہ نشہءِ سلّیں علت ءَ پُرشت۔ آئیءَ یک نوکیں زندے بندات گت آئیءِ اُمیت ءِ درچک ءَ لمب ءُ شاہ جت ءُ سبزگ ءَ لگت۔ ہے دمان ءَ وشیاں گشے زاناں آوتیءَ امبازاں زرت۔ آئیءَ گشاد گشادءَ پت گلائش کت ءُ گوں پت ءَ گشت بے منی واجہیں پت مرچیگ ءَ چہ رند من اے سلّیں چاگردءَ یلہ کناں ءُ یک نوکیں سفرے بندات کناں ءُ وتی آہوکیں نسل ءِ ورناہاں اے کلوہ ءَ ہم دیاں کہ آوتارا اے وڑیں چاگردءَ گوں ہمگرنچ مہ کن انت۔ وتی زندگیءَ دست ءِ وت برباد مہ کنت ءُ وتارا اے دنیاءَ نام ءُ دپ ءُ شگانی مہ کنت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

گیدی قصہ

ظفر شمس (میری کلگ)

یک رندے ءِ قصہ اِنت، چار کس جنگل ءِ نیمگ ءَ رہادگ باں۔ اولی دارتراش، دومی درزی، سیمی زرگر، چارمی مُلا ہے ءَ ہر وہدے جنگل ءِ تہا داخل بوتاں شپ ءِ سیاہی ءَ ہر نیمگ ءَ تہاری ءَ مانشانت اے چاریں مردم ہمدا نشتاں ایشاں اے حبر ءِ حیال کت اے جنگل ءِ تو کا بازیں جانور ءُ شیر است ایشاں فیصلہ کت ہر یکے نیم نیم پاس ءَ آگاہ بہ بیت دارتراش ءَ گشت شما آرام کنئے من نیم پاس ءَ نِنداں۔ سئیں کس واب کپاں دارتراش یک درچکے بُریت یک ڈولداریں جنکے جوڑ کنت پورہ مردم ءِ جند؛ ایشی ءِ پاس پورہ بنت درزی ءَ پاد کنت نیم پاس ءَ درزی ءِ باری بیت درزی چماں پچ کنت گندیت ڈولڈاریں جنکے جوڑ کتگ درزی وتی کمال ءَ پیش کنت درزی پوشاک ءِ پر کنت درزی ءِ پاس پورہ بنت زرگر ءَ پاد کنت سوناگر وتی کمال ءَ پیش کنت سوناگر چولمب؛ ٹاسین؛ سرکی؛ دُر؛ والی شر کنت آئی ءِ گُور ءَ دنت آخری ءَ مُلا ءِ باری بیت سوناگر مُلا ءَ را پاد کنت مُلا وتی چماں پچ کنت ءُ ہبکہ بیت چونیں ڈولداریں جنک ءِ آئی ءَ پوشاک پر چلمب؛ دُر؛ والی دُراہ پر اَنت آخر ءَ مُلا ہے ماریت ساہ ءِ مان نیست مُلا نوں وتی کمال ءَ پیش کنت مُلا اللہ پاک ءِ دربار ءَ دعا کنت اے اللہ درستاں وتی وتی کمال پیش کتگ انت منی اے دُعاء ءَ کبول بکن اے جنک ءَ ساہ مان بکن نوں سہب ءِ سر بیت اے چاریں مردم جنک ءِ سراشیدا بنت:

دارتراش گشیت: اے من شر کتگ منی انت؛

درزی گشیت: اے من پوشاک پر کتگ منی انت؛

زرگر گشیت: اے سمبہینتگ من منی انت؛

مُلا گشیت: من ساہ مان کنائینتگ اے منی انت؛

نوں اے چاریں مردم قاضی ءِ نیمگ ءَ رہادگ بنت کہ قاضی مئے فیصلہ ءَ بہ کنت قاضی جنک ءَ گندیت ہما دمان ءَ گشیت اے منی لوگ بانک انت اے گُجا بوتگ ایشاں قاضی ءِ گپ ءِ اِش کنگ ءَ رندا اے چاریں گشنت کہ قاضی مئے درمیان ءَ فیصلہ بہ کنت قاضی ءَ اے وڑا گشت اے منی لوگ بانک بوتگ چیزے وہدے بیت کہ گار بوتگ قاضی وت جنک ءِ سراشیدا بوت پدا بادشاہ ءِ نیمگ ءَ رہادگ باں نوں مئے فیصلہ ءَ بادشاہ بہ کنت بادشاہ ءِ کرّا سر بوتاں ہر یکے ءَ وتی گپ کتاں بادشاہ ءَ گشت منی حیال ءَ اے منی مُولد بوتگ چیزے وہدے بوتگ بیگوا ہیں ایشاں چارات بادشاہ ءَ مئے فیصلہ نہ کت وت ماوت جنگ کناں اِتاں رہادگ بوتاں راہ ءِ نیم ءَ مردیے ءَ دوچار کپتاں اے مرد ءَ گشت شما چیا جنگ کنگا ئے ہر یکے ءَ وتی وتی گپ گشتت اے مرد ءَ یک درچکے ءِ دیم ءَ بُرتاں اے مرد ءَ گشت شما وتی گپاں اے درچک ءَ بگشئے ہر یکے ءَ وتی وتی گپ کتاں ہمے ساعت ءَ اے درچک ءِ دپ پچ بوت، جنک تو کاشت درچک ءِ دپ بند بوت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

کیچ کور

محمد انور قاضی لیکچرر انگلش

کیچکور چہ شگرب ءِ گیشکوز ءِ کیل کور ءِ بندات کناں۔ کیچ بند یا بلیدئی بند ءِ آپر یچانی آپاں وتی تہا ہوار کناں (چہ گور یچانی نیمگا) چہ زرباری تک ءِ گوکپروش کوہ ءِ آپاں جناں چہ تجابان ءِ دیم پہ کیچ ضلع ءِ بنجاہی ءُ مستریں شہر تربت ءِ گور یچانی نیمگا جنان ءُ پروشان ناصر آباد ءِ زرباری باسک ءِ چہ قبلہ ءِ نیمگا آؤکیں نہنگ کور ءِ گوں ہوار ءُ توار بیت ءُ پدا اے دوئیں کور بزاں نہنگ ءُ کیچ کور زرباری پہناد ءِ تچان میرانی گورم ءِ درکپنت ءُ چہ ءُ دیم دشت ءِ کور ءِ نام ءِ دشت کوچگ ءِ بازیں تک ءُ پہناداں سیراپ کنت۔ جیونی ءِ نزیک ءِ بحر بلوچ بزاں Baloch Sea ءِ ا ریپیت۔

کیچ کور سامی شہر ءِ کر ءِ گوراں بازتنک ءُ جہل اِنت، بلے ایش انچش دیم پہ قبلہ ءِ روان بیت کیچ کور پراہ ءُ شاہگان بوان بیت ءُ جوسک، آپسر ءُ تربت ءِ کش ءُ پہناداں ایشی جہلی چہ شش فٹ ءِ زیات نہ بیت۔ وہدیکہ ایشی پراہی یک ءُ نیم میل ءِ گیش نہ انت۔ کیچ کور ءِ کش ءُ کرچ جاگہ یک وڑ ءُ پیم نہ انت۔ بازیں جاگہاں گھکور ءُ شیپانی آپ ءِ ہوار بوگ ءِ ایشی ءِ کش ءُ پہناد پرشگنت ءُ بازیں جاہاں ایشی ءِ کنارانی برزی ءِ سوب ءِ گوں بڈ ءُ باراں ایشی ءِ تہا ایرکپگ سک گران ءُ جنجال اِنت ءُ بازیں ہند ءُ جاہاں کیچکور ءِ کش ءُ کنار گل ءُ حاک انت کہ اود ءِ لیچ ءُ مین بیت۔

کیچ کور کہ ایشی ءِ گور یچ ءُ زرباری نیمگ ءِ کوہانی آپر یچانی آپ ءِ چکیت ءُ زوریت مدام نہ تچیت بلے اے کور ہر جاہ بجاہ یا اداو اودا آپ ءِ مزن مزنیں گورم گندگ بیت انت چہ ہمے آپ ءِ مزنیں گورمان کیچ ءِ مگ ءِ پہ زراعت وکشت ءُ کشاری مقصداں بازیں کور جو درکنگ بوتگنت او چہ ہمے کور جوانی آپ ءِ بازیں کلگ و بست آباد کنگ بوتگنت اے نامدار ءُ مشہوریں کور جوآنی نام سامی کور جو؛ نوکاش کور جو؛ کرمان وزکور جو تنزگ وگھنہ کور جو، کیچ کور ہما وہداں تچیت وروان بیت کہ ہیروپ وہار کنت بلے ایشی ءِ ہار و ہیروپ اے ذگ ءِ زیات مدت ءِ زوریت پدا ہم وہدے کیچ کور وہدے ہار کنت گڈا کیچ ءِ بازیں ذگ کلگ ومیتگ ایشی ءِ ہار ءِ آماچ بنت کہور ءِ کلات نامیں یک ہنکین ءِ کیچ کور ءِ ہار ءِ سوب ءِ چہ زمین ءِ پہک بیگواہ ءُ بے نشان بوت کوش کلات ہر وہد ءِ ایشی ءِ ہار ءِ سوب ءِ تاوان باز بوتگ سال ۱۸۷۰ اہژدا صد و ہفتاد ءِ میری شہر کہ آوہداں کیچ ءِ بنجاہ سک آباد بوتگ۔ کیچ کور ہیروپ وہار ءِ سرجم ءُ تباہ بوتگ لجمیں سال پیش بزان مارچ ۱۹۹۸ نوزدہ صد و نود و ہشت ءِ کیچ کور ءِ دگہ یک نامی ءِ ہار و سیلاب کتگ کہ ایشی ءِ سوب ءِ کیچ ضلع ءِ بازیں تک پہناد زیر آپ بوتگنت او چریشی ءِ بازیں لوگ وجاگہ؛ ڈگار و کشار؛ مردم ءُ دلوت ءُ مال ءُ مڈی تباہ ءُ برباد بوتگنت کیچ کور پہل کہ ایشی ءِ بندگ وجوڑ کنگ ءِ مزنیں زرو مڑی بے حرچ ودرچ کنگ بوتگ ایشی ءِ گور یچانی تک و پہناتے یک بہرے ہمے نامی ئیں سیلاب وہار ءِ لیٹگ وکپتگ اے پہل تربت شہر ءِ گور یچانی نیمگا بندگ ءُ جوڑ کنگ بوتگ ہمے پہل چہ شگرب ءِ نیمگا کراچی، پنجگور، آواران بلیدہ روئکیں دگ ءِ ہور

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

بیت ءُ چہ قبلہ ءِ نیمگا رُو کیس وگ بزاں زبیدہ جلال روڑ ءَ ہوار بوان ءَ دیم کلاتک ، ناصر آباد ، نذر آباد ، تمپ ءُ منداِیران ءِ سیمسر ان روت انت ۔ کیچ کور ءِ چیر ءَ بزان قبلہی نیمگا گوکدان ءِ نزیک ءَ گوادر رتو ڈیرہ نیشنل ہائی وے بزاں گوادر رتو ڈیرہ قومی شاہدگ کچکور ءِ سرا دگی یک مستریں پہل ءِ بندگ وجوڑ بوؤگا انت مئے خداءَ گوں وزبندی ودعا انت کہ اے پہل کیچ کور ءِ ہیروپ ءُ ہارے تر ندیں گور گنداں بہ سکیت وبرجاہ بہ بیت کیچ کور ءِ دوئیں کش ءُ دامن ءَ بازیں ڈیہہ ءُ کلگ شہروبست آباد انت لہتیں مشہور ءُ نامداریں ڈیہہ کلگ ءُ شہر ءِ نام ایش انت چوش کہ تجابان ؛ ہیرونک ؛ شاپک ؛ سامی ، شہرک جوسک ، آبسر تربت کوشکلات ملک آباد بہمن ڈگاری کہن تنزگ شاہی تمپ ، پٹھان ءِ کہور ، کلگ ، میری ، گوکدان ، دیہات ، گِنہ ، کلاتک ،نودز ،مر مر ، سولبند ، ناصر آباد ودگہ بازیں کوچک وبست کیچ کور ءِ تہا پا کرو کناراں بیدے گزوکہور ءَ دگہ ہچ پیمیں خاصیں درچک ودار یا کشار نیست انت مئے پیرو کماشیں مرد ماں گشتگ کہ پیشیگیں زمانگ ءَ کیچ کور ءُ نہنگ کور ءِ نیام ءَ ہار ءُ سیلاب ءِ بارواہر وہداں مقابلہ بزاں کش ءُ چیل بوتگ کیچ کور ءَ دعواہ کتگ کہ ہار و سیلاب ءَ منی آپ گیشتر انت ومن زیات ھگ ءُ علاقیان تباہ بر باد کناں وہدیکہ نہنگ کور گشتگ کہ منی ہیروپ ہار سک ترندتر انت کیچ کور ءَ مزن مزنیں کہورانی گلو ہار ءَ گون بوتگ وہدے کہ نہنگ کور ءِ مچانی بلا بلائیں بنڈ ہار ءَ آورتگنت ہندی شاعراں کہنیں زمانگ اے بابت ءَ بازیں شعروسوت پر بستگ کہ اے شعروبیتانی تہا کیچ کوراونہنگ کور ءِ ہاروہیراپ ءِ وہد ءِ زوروطاقت تباہی وبربادی ءِ حال درشان کنگ بوتگنت ۔

☆☆

دُرّیں دانک

حامد ساکم تھرڈ ایئر

سۓ چیزانی سرا ایمان بیار ۔ خدا ، رسول ، قیامت

سے چیزانی عزت ءَ بکن ۔ مات ءُ پت ، قانود ، استاد

سے چیزاں دوست بدار ۔ محبت ، مہر ، نیک نیتی

سے چیزان چہ نفرت بکن ۔ لالچ ، ظلم ، مزن گندی

سے چیز زندگی ءَ یک برے دست کپنت ۔ شرنگی ، ورنائی ، مات ءُ پت

سے چیز کسی ودار ءَ نہ کنت ۔ مرگ ، وہد ، گراک ۔

سے چیزاں کس چہ دومی ءَ ہچ گپت نہ کنت ۔ وانگ ، ہنر ، عقل

سے چیزان قابو بکن ۔ زہر ، قلم ، زبان

سے چیزاں پاک بکن ۔ جان ، گد ، مارشت

سے چیز ءِ ہاترا بہ مڑ ۔ ملک ، راج ، دین ۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

ماءُ مئے تعلیم

سرور رحیم نوذ ایف۔اے فرسٹ ایئر

درستاں چہ پیسر من اے جست ءِ کنگ لوٹاں کہ تعلیم چی ے؟ءُ اشی ءِ شری چی اَنت؟ انچو گشنت کہ تعلیم جنین ءُ مردین ہر کسی سرا فرض اِنت ءُ ہر کس ءَ بائدنت کہ اے فرض ءِ پیلو ہم بکنت۔ پرچا کہ دنیاءِ تہا تعلیم ءِ جراہمک راج ءِ وتی بنیادی ءُ اولی فرض زانتگ۔ اگاں تو تعلیم حاصل کت بزان کہ تو وتی اندرءَ دنیا جاگہ دات۔ مئے وڈیں تا بزانت تعلیم ءِ شرّ یاں کجا بیان کت کنت۔ مرچی ہے تعلیم ءِ ہشت ءَ دنیا ماہ ءِ سرا سر نت۔ مرچی کہ دنیاءِ وڈوڈیں عیمروی کنگ اے ورس ہے تعلیم ءِ پشت ءَ۔ اگاں ما دیمروی کنگ اے ملکانی تعلیمی درصدءَ بچاریں کہ آ 100% اِنت وہدیکہ مئے ملک ءِ 54% اِنت۔ کج اِنت 100% ءُ کج اِنت 54%، باز حیرانگی ءِ گپے۔نوں گپ اے دیم ءَ کیت کہ مئے تعلیم پرچا اِنچو پشت ءَ کپتگ؟

چوناہا تعلیم ءِ قدرءَ گیشتر ہما مردم زانت کہ آ تعلیم ءِ ثمراں چہ بہرمند نت۔ آوتی چکانی وانگ ءُ زانگ ءِ حیال، تعلیمی سرگرمی ءُ ایدگہ جیڑاہانی بابت ءَ جہدءَ راوتی مقصد بزانت بہ نسبت ءِ یک نابزانتے ءَ، بلے ستک بان کہ اے وڈ نہ اِنت ءُ ہر کس گندیت کہ چے بوہگا اِنت۔ وہدیکہ یک وانندہے چرے کاراں وتارا دور داریت گڈا دہقان ءُ شوانگ چے بزاناں تعلیم ءِ قدرءَ قیمت ءَ کہ آوتی لوگاں تہنا شپ ءِ سیاہی ءَ گندنت۔ آوتی کوچگانی سرا تہنا وتی جیڑہاں ار کنت۔ آ کجا تعلیم ءِ بابت ءَ فکر کنت۔ گڈا گپ تچکنت وہدیکہ یک وانندہے تعلیم ءِ قدرءَ نزانت کہ آ ہمے تعلیم ءِ پشت ءَ لاپ ورگ ءَ اِنت۔ گڈا دہقان ءُ شوانگاں چہ سماءُ چے پرواہ تعلیم ءِ بابت ءَ۔ آ ہمے گشنت مارا چے کارگوں تعلیمی جیڑہاں ءُ بے چارگ ہم ملامت نہ اِنت۔ ءُ دومی دگہ یک چیزے کہ من مارتگ آ مئے تعلیم ءِ مستریں ناکامی ءِ وجہ بوت کنت۔ کہ آئی ءَ راما Basic rolucation گشاں۔ بچاراگاں بان ءِ بندگ ءِ وہدءَ آئی ءِ بُن اشت حراب ایر بہ بنت گڈا ظاہریں چوٹ بیت یا کہ کپیت ءُ نوں مئے تعلیم ءِ مثال ہمے بنداتی اشتنت۔ اللہ مالکے، اے اشت وت چوٹنت کہ حراب ایر کنگ بوتگنت۔ آنون منی حدءَ چہ در اِنت، بلے بہر حال ہر چیزے مئے مستریں جیڑہ مئے Basic ralucation اِنت۔ اگں مئے Basic ralucation مارا شر کنگ ءُ دیگ بہ بیت گڈا دیترا مئے ہبّ ءُ مئے زانت وت مارا لاچار کنت پہ دیم ءِ روگ ءَ، پرچہ مئے بُن اِشت شر ایر کنگ بوتگاں، ستر بُرز بہ بیت بلے نہ کپیت۔ گشگ ءِ مقصد اِشنت کہ ہر چیز وہدیکہ چہ بنیادءَ محکم بہ بیت، گڈا رندا ظاہر اِنت کہ داں حدے ءَ مضبوط بیت۔ چیچو تپاک کنے آ تئی حیال ءَ کارداریت۔ چوناہا مئے نہ زانگ ءِ باز وجہ بوت کنت۔ لے اے دوئیں جیڑہ گیشتر قابل ءِ توجہ اَنت۔ یکے مئے Basic ralucation شر کنگ بہ بیت، ءُ دومی مئے وانندہ وتی کاراں بزانت۔ باقی جیڑہ وت ہلاس بنت ءُ چ چشیں جیڑہے پشت نہ کپیت کہ مئے تعلیم ءِ دیمروی ءِ دیم ءَ دیوال جوڑ بہ بیت ءُ آوہد دور نہ بیت کہ چوایدگہ ملکانی وڈا مئے اوں ملک ءِ تعلیم 100% جوڑ بیت۔ اگاں ہبّ ءُ وا ہگ دوئیں یکجا بہ بنت پرچا کہ اشانی یکجا بوہگ اَلمی اَنت۔ اگاں تو دیمروی لوٹ ئے گڈا اے دوئیں چیزاں تپاک بکن۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

بتل

حامد ساکم بلوچ تھرڈ ایئر بی۔اے

☆ آرگاں جائے بُن سنگاں چہ وت کم کنئے

☆ پچ ءِ بدل کیت برات ءِ بدل نئیت

☆ دوست منا دوست اِنت ہاترا دوست ءِ بلکیں منی دوست ءِ دز گھار بوتگ۔

☆ راہ ءِ راست ءِ مکش دیر۔

☆ کوریں چم ءِ ژر ءَ پہ ارس بازانت

☆ ہور گوار ایت کہ مئے نگن کپے، ہور نہ گوار ایت کہ مئے نگن کپے۔

☆ ہستی ءِ غلامے شرانت، نیستی ءِ ملوک ءِ گرانت۔

☆ یازک پہ لاپ گون انت

☆ ہستی کنت مستی نالت پہ تنگ دستی۔

☆ چوکہ مس میروءِ لڈءِ گنداں بالکتر گورانی چراگجاہ انت۔

☆ کورکہ کورانت آپ ءِ چُر چُر ءَ اش کنت۔

☆ ہور ءُ مرگ ءِ ڈاہ نیست۔

☆ ہر مرغ بال ءِ وت۔

☆ مال ءِ مفت دل ءِ بے رحم۔

☆ شگام رگام نوکیں تام۔

☆ زامات نوکیں وسوگ نوکیں۔

☆ پیر بے میر بئے۔

☆ بے آپ ءِ سرءِ ساہگ۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

بلوچی بتل

شکیل حبیب دشتی بی۔اے فائنل

☆ وپتگیں مردءِ میش زکاریت۔

☆ دیگ لہڑ کنت وتی لنٹاں سوچیت

☆ چہ نیستیءَ شمبو گہانت۔

☆ زورءَ سراراہ انت

☆ مجبوریءَ مردم ماتءِ یارءَ ہم سلام کنت۔

☆ وزءِ مات ہر روچ پیگ نہ پچیت

☆ میرءِ میتگءَ نندئے میرءِ عادتاں زورئے۔

☆ جن پہ کلوہ آپس نہ بیت۔

☆ مالءِ مفت دلءِ بے رحم

☆ حرءِ لاپ کہ سیر بیت کون مِکّ کنت۔

☆ کار پہ کنگ راہ پہ روگ

☆ بے بہتءِ کشار بے دان اِنت۔

☆ پنڈوکءِ نام بد اِنت نانئے بز اِنت

☆ ناخن چہ گوشتءَ جتا نہ بیت۔

☆ امبءِ بُزگءُ کرگءِ پل کنگ

☆ آس کہ کپیت ترءُ ہشک نزانت

☆ چک کونڈءَ اِنت گُوانزگءَ دزموش کنت

☆ لاپ کہ گُرّیت دستان سنگ بُریت

☆ ہمساہگ امبءِ ساہگ۔

☆ سوب غلاماں چہ واجہاں برتگ

☆ مورپہ چرپیءِ رچیت

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

☆ مدۓ غریبءَ مجن غریبءَ

☆ چہ حسکیں ننڈگءَ ناہءِ گڈگ کنگ

☆ زہم ءِ ٹپ روت زبان ءِ نروت۔

☆ بروچیل مرو عادت

☆ چک دانکہ نہ گریت مات ئے نہ مچینیت

☆ پہ نادان ءَ حلوہ ءِ ورگ گران انت

☆ یکے پہ نان ءَ تچیت یکے پہ نام ءَ

☆ کار پہ نیمون نہ بیت۔

☆ لوگ ءَ سوچ کہ پُر خرید انت

☆ پُر شتکیں باسک نئیت دو بر بندءَ

☆ ڈروگ ءِ بُن ٹنگ اِنت

☆ سنگ ءَ سر میڈینگ نہ بیت۔

☆ پنچیں لنلک برابر نہ انت

☆ ہر مرغے بال ءُ وت۔

☆ چمداری لچک ءَ سلکگ

☆ ہور ءِ سر ءَ نوک ءِ چیر

☆ زامات دار ئے ہر مدار

☆ اُشتر ءُ دور بچار، حر مبو شر مباں مچار۔

☆ کا کے بُور ءَ را کے برو۔

☆ تا سے آپ سد سال ءِ وفا انت

☆ مہمان ءُ وتی روزی و تارا گون انت

☆ یارک پہ لاپ گون انت

☆ خرگوش بہار ءَ چے چریت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

''بلوچی جامگ ءُ دوچ''

گل نساء صالح محمد سیکنڈ ائیر

ہر یک قومے وتی تب، پچ ءُ بودءِ حساب ءَ وتی وتی قومی دودءُ ربیدگ ءُ ثقافت ءَ برجاہ دارگ لوٹیت۔ ہمے دودءُ ربیدگ ءُ ثقافت ءِ برکت اِنت کہ ہمک قوم ءِ مردم چہ دورءَ زانگ ءُ پجہ بیت کہ کجام قوم ءِ مردم اِنت۔ قومانی پجارءِ اولی نشانی آہانی پچ ءُ پوشاک اَنت۔

بلوچ قوم ہم چو ہمادگہ قومانی وڑا (مۓ دل ءِ) دنیاءِ تو کا شرترءُ جوان تریں رسم ءُ دودانی واہند بوتگ۔ بلے دنیاءِ تیز گامی ءُ بلوچ قوم ءِ کنت رواجی ءَ بازیں دودءُ ربیدگ ءُ ثقافتی مڈی چہ بلوچ ءِ دست ءَ بچ گپتگ اَنت۔

اگاں راستیں ءَ لوٹۓ بلوچ قوم ہزاراں سالانی لگتمالی ءُ پدمنتگ ءَ ابید ہم اگاں لاگریں سرءِ چنڈینگ ءَ اِنت اے آئی علم ءُ زانشتی بودءُ کمال نہ بوتگ نہ اِنت بلکیں اے ذرہ بلوچ قوم ءِ دودءُ ربیدگ ءُ ثقافت ءِ کمال بوتگ کہ آئی ءَ بلوچ ءِ نام پہازِتگ کہ مرچی ہم ماوتارا بلوچ گشگ ءَ فخر بندیں۔ بلے مرچی بیااِت سیل کن اِت کج انت مۓ رسم ءُ رواج ءُ کج انت؟ مۓ دودءُ ربیدگ۔ مرچی ما چماں شانک دئیں ءُ چاریں بلوچ ءِ پچ چیدگ گندگ نہ بیت۔

ابید چہ ہے یکیں جنین آدمی پشک ءَ گوں دوچان۔ منی دل ءَ جی باتاں مۓ جنین آدم کہ آہاں ہے یکیں چیز بزاں وت پشک گوں دوچان ہمارنگ ءَ کہ مۓ زانت ءِ تاریخ گشیت ہمارنگ ءَ برجاہ اشتگ۔ کساس پنچ سد سال ساری وہدے پرنگیاں حمل ءِ جیئند دزگیر کت ءُ آئی ءِ آجوئی ءِ شرط ہے کت کہ:

حمل یا پرنگے بو یا پرنگے سانگے بکن

گڈا دلیرءُ نہ ترسیں حمل ءَ ہمادمان ءَ پسو دات کہ:

جن پرنگانی حمل ءَ پسند نہ باں
پشک اِش گوٹڈنت ءُ ناپگانی کنڈاِش درانت
نائی جانگلاں گوں ملکساں ایر برنت
توگی پوستانی تہا آپان ورنت
حمل ءَ ملک ءِ کاڑ خمار چمیں دوست باں
پشک اِش ذراج اَنت ءُ زمین ءَ زمب ئِے گرنت

حمل جیئند ءَ وتی مرگ قبول کت بلے بلوچ ءِ پچ ءُ پوشاک ءُ وتی روایتانی یلہ دیگ پہ وتا عیبے زانت۔ مرچی بلے کہ حمل جیئند ءِ دورءُ باری ءِ دراجیں جامگ سرنیاتلگنت کہ زمین ءَ زمب ئِے بگرانت۔ مرچی بلے کہ جامگانی دراجی ءَ یک گورے کم کتگ۔ بلے پدا ہم مہذب ترین دنیاءِ سنگین تریں جامگ بلوچ زالبولانی جامگ اِنت گوں دوچاں۔ مرچی بلوچی جامگ ءَ گوں دوچاں ناں تہنا بلوچستان، سندھ، ایران، افغانستان ءَ دوست دارنت بلکیں دنیاءِ دگہ بازیں تک ءُ پہناتاں ہم دوست دارگ بنت۔ کہ بلوچ قوم ءِ یکیں ءُ گڈی نشانی اِنت۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

چیزے سال ءِ پیش جامگانی دوچ گوں آبریشماں دوچگ بوتگ انت۔ بلے مرے زمانگ ءَ پژم زورگ بیت چی ءَ کہ آبریشم زوت وتی رنگ ءَ یلہ دنت ءُ لکشیت۔ ءُ پژم ءِ رنگ زوت نہ روت دیر ءَ جلّیت۔

دوچانی تہر:

۱: چنگ ءُ پریوال ۲۔ جالار ءُ نال ۳۔ پیت ءُ کانچ، اے ہما دوچنت کہ اشانی نام جتا جتا گرگ بنت، بلے ہمے دوچانی اندر ءَ دگہ بازیں دوچ ءُ نمونہ استنت کہ ہمے تہرانی تو کا دوچگ بنت۔

چوشکہ: چیلکو، چکن، سیاہ ءُ اسپیت، پُر،

چنگ ءُ پریوال ءِ دوچانی نام چوش انت:۔ مہراب تاج، ہتکی لال، گل ءُ ژلانگوک، کنپک ہول ساہگ کلاتی ءِ موسم ءُ دگہ بازیں نام ہوارنت۔

جالار ءُ نال ءِ دوچانی نام چوش اَنت:۔ گڈگ بند، سبزو، مولدو، تاہیدک، مُرگ ءِ پد بہارو، دگہ بازیں دوچانی نام است اَنت۔

پیت ءُ کانچ ءِ دوچانی نام چوش اَنت:۔ مورتک تاک، تناب ءِ سر، کیچ ءِ چنال، کانچ ءُ کباٹ، مرچک ءُ دگہ بازیں دوچانی نام ہم ہوارانت۔

مات/ ماس

شیرین شہداد چاہسری فرسٹ ایئر

مات یک انچیں لبزے کہ شیر ءُ شکل ءَ چہ تامدار تر ءُ چہ بینگ ءَ وش ترلیگ بیت۔ بنی آدم ءَ چہ بگرداں ہر چیمیں سہدارے کہ ودیگ بوتگ ماں جہان ءَ ابید چہ مات ءَ ودیگ نہ بوتگ۔ آہر وڑیں کہ ساہدارے آلم ءَ چہ مات ءِ بطن ءَ اے جہان ءَ پیداک بوتگ۔ خداوند ءِ پیداک کرتگیں یک انچیں نعمتے کہ ابید چہ اشی ءَ جہان ءَ اے وڑا کہ ماگندگائیں بگندے اے تہر ءَ نہ بوتگ اَت۔ مات انسان ءِ بہ بیت یا کہ دگہ جاندارے ءِ آئی ءِ بستار تہنا مات ءِ بوت کنت۔ زہگ کہ ودی بیت آ انچوش نزورانت کہ آوتی ہچ وڑیں بڈّ ءِ وتی سرا زرت نہ کنت۔ آ ابید چہ مات ءَ نہ ہچ وڑیں تام وارت کنت نہ شیرنوش اِت کنت۔ بنی آدم ءِ زہگ ءَ یلہ کن کہ آ مات ءِ زانسراں و پسیت ءُ شیر میچینگ بیت بلے ہر حیوانے آوتی زہگ ءَ گوں مزن ہیلپے ءَ میچینگ ءِ نیمگا دلگوشداری کنت۔ انچوش کہ برز ءَ نبشتہ کتگ کہ ہرزہگے کہ جہان ءَ ودی بیت سک نزور اِنت آئی ءَ سرد ءُ گرم، تن ءُ شد چہ رکینگ ءِ واست ءَ آ مات ءِ ماتی ءِ تہا انچو مہرماں کتگ کہ آ اول رند ءَ کہ مات ءُ چک بیت آہی ءِ وتی مہرانی پڑیں نظروت پہ وت گندگ کیت۔ زورمندے ءِ دیما چودیوال ءِ وڑا مہر بیت۔ نزانت کہ آوتی زہگ ءَ چتور بہ رکینیت۔ کہ زورمندتریں چیزے ءِ تُرس ءُ ہیبت آئی ءِ زہگ ءَ تاوان دات کت مہ کنت۔ ہمے وڑا زہگ مات ءِ مہرانی ساہگ ءَ ردیت ءُ مزن بیت، بنی آدم ءِ زانت چہ اید گہ سہداراں شرتر ءُ گیشتر اِنت ءُ اللہ تعالیٰ ءَ آئی ءِ زبان ءُ زانت ءُ فہم گیش داتگ۔ آئی ءِ مارشت کہ اندگہ جانداراں سک بازگیش اِنت چہ ہمے سوب ءَ مات ءِ زہگ دانکہ پیر بہ بیت آئی ءِ مہر ہمے وڑا مانیت، ہمے سوب ءَ گشنت کہ مات ءِ پادانی چیر ءَ جنت اِنت۔ انچو جنجالی کہ مات پہ وتی زہگاں ماریت بگندے زہگ انچو پہ وتی مات ءَ مہ ماریت بلے اے الم انت کہ زہگ ءَ وتی مات اندازہ چہ پس ءَ دوست تر انت۔ مات ءِ دعا جنت ءِ گوات انت۔ ☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

زند

زہیر جان بلوچ ایف۔اے فرسٹ ایئر

انچوش کشنت کہ زند واجہ حدائیِ یک مزنیں دادے کہ بنی ادم ءَ را بکشاتگ ءِ، نہ تہنا بنی آدم ءَ را بگند ءِ امروزءِ تہا ہرچ مہلوکے مئے گندگ ءَ کئیت الم ءَ آئی ءَ را واجہ حداءَ زندے داتگ ءُ بکشاتگ۔ گوں امروزءِ وڑوڑیں کارءُ کرداراں ہمگرنچ انت۔ اگاں آمردم ءِ رنگ ءَ بہ بیت یا دلوت ءِ رنگ ءَ بیت ہرکس گوں وتی کاراں وزگٹت۔

اگاں ما کے حیال بکناں ءُ بجیڑاں گڈا ارالم ءَ گندگ ءَ کیت کہ ہرکس ہمیش لیکیت کہ آئی ءِ زندچہ درستانی زندءَ وش ترءُ دیم پہ کامیاتی ءَ جنزانیں۔ یکے بچار گوں واجہ حداءِ عبادت ءَ مشکول انت ءُ آئی ءِ زءَ زندءِ درائیں وشی ءُ کامیاتی ہمیشی ءِ تہا سر جمنت۔ دومی نیمگا یکے گوں مہرءُ عشق ءَ آماج انت گوں وتی دوست ءَ نہ دگنیاءِ بارواحیال کنت نہ کہ دین ءُ مذہب ءِ بارواجیڑ یت، گوں کس ءَ کارے نیست ءُ گشیت کہ زندءِ شیرکنی و ہمیشنت ءُ دگہ لہتیں است کہ بے بہتی ءَ نشہ ءِ آماج انت ءُ گشنت کہ زندءِ مستریں وشی، است ءُ نیست جہان ءِ ہمیشی ءِ اندرءَ ساڑی انت ءُ وتاراچہ تو امیں مردماں وشحال حیال کنت۔

انگہ دگہ بازاست کہ وڑوڑیں کارءُ کرداں گوں دوچارنت آہاں گوں کس ءَ کارءُ واستہ نیست۔ وتا گوں مشکولنت۔ اگاں یکے مناحراب مہ پہمیت الم ءَ چوش نہ انت۔ وت بکن وت نور، تہنا وتی باروا حیال بکن۔ دگرءِ دردءَ مزان۔ زانتکارے گشیت کہ آمردم مردے نہ انت کہ تہنا وتی بارواجیڑیت۔ وتاراچہ دگیناءَ بھری الذمہ بکشیت۔ ایش وراستیں گپے کہ من گشان کہ مردم ہما انت کہ وتی ہمرائی ءَ دگرءِ باروا اوں حیال کنت ءُ جیڑنت۔ ہرچ زلورت مندءِ کارءَ کاینت ءُ وتاراچہ دگراں کستر لیکنت۔ قوم ءُ راج ءِ بزگی ءُ واری ءِ دردءَ مارنت۔ آئی ءِ تہا یک دردے ءُ جذبے پہ بے وسیں قوم ءِ ہاترا است ءُ وتا پہ قوم ءُ راج ءُ پہ ڈیہہ ءِ ہاترا اندر کنت۔

زند ہمیش وش انت منی آرچیں براتان!

گڈا ہرکس ترا یک سرجمین ءُ لاگمیں مردے لیکیت۔ ہمیں وڑا واجہ مبارک قاضی صاحب گشیت کہ:

اے عیش ءُ نوش ءُ جوانی پہ ایمنی وش اَنت

تئی گلزمین غلام اِنت بشانگ ءَ یل دئے

نزانت گرگ ءِ بدیں نیت ءَ کہ سراپ ءَ انت

وتا گوں چیرءُ سرانت ملک شوانگ ءَ یل دئے

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دل ءِ بزگیں شاتئل

قدیر لقمان سکنہ شیخانی بازار

کدی کدی دل ءَ کئیت کہ زندگی چو شاتئل ءَ بال نت روٗت وتی وش رنگی آں سیل کنت ۔ اے قدرت ءِ داتگیں ندارگان کہ دل مان بیت ، اے زندوتی مہپر اں ہمرائی ءَ گوات ءِ ہر چیز ءِ گنڈ گنڈ ءَ ءُ بہر بہر ءَ وشبوءَ وشی ءِ شنگ کنت ۔ جہان ءِ ہر چ وڑیں غم ءُ دردانی کاروان ءَ چہ دیم ترءُ وشی ءِ چادر ءِ دامن ءَ وتی نام ءَ نبشتہ کنت ۔ وفا ، مہر ، محبت ءُ دوستی ءَ رکمار نہ کنت ۔ چہ درساں گیشتر چہ درسان شرتر ، چہ درساں وش تر وتی تام ءُ لذت ءَ الہان کنت ۔ عشق ءِ تام ءِ وڑا وتی دل ءِ رگ رگاں ساز کنت ۔ گشئے دور ریکانی پڑ ءَ گیمر تگیں کہیر ے ءَ چہ آئی ءِ زندہوشا مے ءَ کپتگ ، تر مپے آپ عرش ءِ مشک ءَ کپیت ءُ کہیر ءِ زندباریں چنت ساہتاں مانگ ءِ ارمان ءَ برجاہ داریت ۔ منا برے انچو لگیت کہ کدی کدی منی دل ءِ اتگلیں ہرچ حیال منی زند ءِ وش تریں ساہتاں ہم گوزنت ۔ ہما ساہتاں ہم گوزنت کہ منی چہ ساہ ءِ دوست تریں برات منا پہ دل ءُ جان یات کنت کہ ہمایات ءِ نشانگ منی دریگگ بنت ۔ کدی شُل کدی مُہر وتارا دارنت ۔ وتا انچو چارنت کہ بلکیں چدءُ پدا ے گڈی دریگگ بمانئت ۔ اے زرد ءِ ہما ساہتاں کہ منی دوست ءِ بے کراریں نگاہ منی دیدار ءَ وتی تُن ءَ برنت ءُ آئی ءِ مچاچانی الوت کہ منا تا دیراں شپاں آگاہ کنت ۔ آئی ءِ دلبریں پازیب ءِ زرمش منی حیال ءَ چہ دنیا ءِ جاوراں آزات کنت ءُ دنت منا انچیں نہ توامیں گے کہ گشئے من جیڑاں جیڑاں عمر گوزیت بلے اے غم ءِ آسر منا گندگ ءَ نئیت ءُ آئی بامساریں رکاں کہ دل وت مررگ لوٹیت ءُ اے مارگ ءِ ہاترا جنت ءِ فردوس نہ چاریت ۔ ہما ساہتاں کہ غم لیب لیب ءَ کئیت منی ہردوئیں دیدانی سراوشی ءِ نام ءَ سجدہ کنت ءُ جنت اے ترون ءَ منا کہ من غم ءَ رادوست نہ دارنت پرچہ کہ یک ساہت ءِ وشی ءَ من غم ءَ شموش کناں ءُ نہ پہمنت اے وشی منی ساہت ءِ ہمراہ ءُ اے غم منی عاقبت ءِ سرجاہ ۔

منا ہم گمان بیت کہ برے برے منی دل ءِ اتگلیں ہرچ حیال منی زند ءِ ہماوشیاں چہ ہم وش ترنت ۔ ہماوشیاں کہ منی مات ءُ پت ءِ ہرچ نیکیں دعا کہ منی گوشان کپیت ءُ دنت زن ءَ رامنی دگہ اشتے کہ من وتی ہفت پشت ءِ زہین ءِ دیوال ءِ سرابرز بکناں ۔ ہما وشیاں کہ من اُستاد منا چو برات ءَ جاہے ءُ جاہے چک ءِ وڑا وتی دل ءِ یک نیک حالے بکشاہنت ءُ اے گاریں دنیا ءِ تہا منا شناس انت راہے ۔ ہماوشیاں کہ منی دوست وتی مہپرانی منگیراں منی آہگ ءِ وش اَتک ءَ تالان کنت ءُ پرداریت وتی شرکنیں بچکند گے پر پکیں لنفانی سرا ۔

بلے ۔۔۔ بلے کدیکدی اے دل ءَ چشیں حیال ہم کیت کہ ہما شاتئل برزبال ءُ وتی برزادی ءِ چکاس ءَ وتا شموشا نبیت اگاں کہ بلکیں اے بے حیالی ءَ بازنل مجت ءُ وتی واہگ ءِ واب ءَ وتارادوربدنت کہ ہم دور ءِ تہا وتی بازلان پروشان بہ کنت ۔ اگاں کہ بلکیں اے بے حیالی ءَ شپے سربہ بیت ۔ گڈا بزاں اے بزگ ءِ ساہ ءُ جان تلام اِنت ۔ اگاں بہ نندیت وَ جہل ءَ رسترانی دنیا ءَ اگاں بالنتوتی کرتگلیں کدوءَ بزاں بے حیال بہ بیت ۔ پرچہ کہ بال بلکیں انچو بہ بیت کہ وتی ملک ءُ وتی ڈیہہ ءَ چہ دوراوں برت ۔ اگں کہ بلکیں اے بے حیالی ءِ ساہت ملکموت ءَ موکل دنت ءُ آبیت کہ پہ گیمر تگیں ارواہ ءَ تی ترس واریں امبازاں تالان کنت ۔ بزاں کہ شُت اے بے حیالی ءَ بزگیں شاتئل ، بزاں کہ شُت اے بے حیالی ءَ بزگیں شاتئل ۔ ہمیشکہ گیش من نہ لوٹاں واب کہ واب وَ وابے ۔ بزان کہ پُرشگ الم است ءُ من مدام راہچار مباتاں وابے کہ کدی کئیت ارساناں منی جاگہ دنت من ستر جاورانی مہماناں تا قیامت ءَ ۔ بلے اے اوں نہ بیت گوں ما کہ بہ بیت لگت منی کدی کدی اے حیال ءَ دل ءِ بزگیں شاتئل ۔

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

شپ نصیب

سلیم ہمراز تھرڈ ایئر

من سک کسان اتاں، منی عمر نو کی یازدہ سال ات۔ من ءَ گپت ءُ سیاہ ءُ تہاریں کوٹی ءِ دور اِش دات ءُ دپ ئِے سر بر اشبند کت۔ آ وہدی من نزانت نیک چے، بد چے، شر چے گندگ چے۔ من اے اوں نزانت کہ منی میار چی اَت کہ منا اداآ اوَرت ءُ سر اِش کت۔ داں روچ ءِ مرچی اے جست بس یک جستے ءِ رنگ ءَ پشت کپتگ کہ پدا اے دراہیں فیل انچو جلدی ءُ اشتاپی ءَ بوتنت کہ منا اینچک ءَ گمان اوں نہ بوت۔ گشئے منا واب گیجو کیں گولی یا درمان ئِے دات۔ بس من ہمے کہ چم پچ کتنت تہ گنداں تہاروکیں کوٹی ءِ تہاہاں۔ کوٹی سک تنک ءُ پتک اَت۔ من اگاں سر برز کتیں سر لگتگ اَت۔ منی دم پُر بیگ ءَ نہ اَت۔ گشئے زندہاتی قبرے ءِ تہا اِتاں۔

وہدے شپ ءَ اتک ءُ نجل کت۔ تہ کوٹی ءِ تہاری دو ہمنچک وڈ اِت۔ دوتی ءِ تہاوڑ وڑیں آوازاں وتی سرکش اِت۔ منی چم داں سہی ءَ نہ ڈُک اِتنت۔ ترس ءُ بیم ءَ منا چاریں دیماں انگر کتگ اَت۔ من چدءُ ساری وتی سر جمیں زند ءَ چشیں تہاری ندیستگ ات۔ ناں کہ چشیں ترسناک ءُ بیمناکیں توار منی گوشاں کپتگ۔ اگاں تہاری منی چماں کپتگ گڈا آ شپ ءِ تہاری بوتگ، بلے ماہ ءُ استالانی سبکیں رژنائی ءُ لوگ ءِ روکیں کندیل ءِ رژن چمن یک ساہتے گستا نبوتگنت۔ اگاں ہبرے منی گوشانی دنیا ءَ سر بوتگ گڈا آ گوات ءِ گوں درچکاں الوت بوتگ۔ چشیں دلترک ءُ دلپٹ کنو کیں آواز من وتی گیر ءَ اِش نہ کتگ۔

کوٹی ءِ دپ گوں انچیں کوہنیں درواز گے ءَ بستگ اِت کہ اودا نہ گوات ءَ وتی راہ درگیتگ کت نہ روچ ءِ رژنائی ءِ سرپد بوت کہ کجام نیمگ ءَ سر بکشیت۔ منی ترس ساہت پہ ساہت وڈان اَت۔ من ہمے اوست ءَ کوکار کنگ بنا کت کہ بلکیں کسے منی واہ ءُ زاریاں اِش کنت ءُ منا چرے عذابی ءَ رکینیت، بلے منی توار کوٹی ءِ دیوالاں لگت ءُ پدا منی جند ءِ گوراوا تر بوت۔ کوٹی ءِ دیوال انچو بُز اِتنت کہ منی توار آدیم ءَ سر نہ بوت۔ چشیں شپ ءُ روچ نیست اَت کہ من کسے توار نہ جت، بلے منی توار ءِ پسّو کس ءَ ندات۔

ہتگے ءَ پد نزاناں چونی ءَ یک شپے منی چم پہ واب ءَ نز بوتنت۔ من سکیں ترسناکیں واب دیست۔ من چہ ترس ءَ دم پہ ساہت پچلر زتاں ءُ آگاہ بوتاں، بلے سہب ءَ کہ من پادا تکاں نہ من چد ءُ گیشتر ابکہ نتاں۔ منی چمانی روک رپت۔ من ہید ءَ جانشود بیتاں۔ چیا کہ منی زبانئے بڑ اِتنت ءُ دست ءِ داتگ اَت۔ نوں من مدامی چپت بوتاں، منی کوکار ءِ یکیں ذریعہ اوں چمن پچگرگ بوت۔ من داں روچ ءِ مرچی چے ودار ءَ آں کہ کسے کئیت منا چرِے جنجال ءَ رکینیت۔ منا تہاری ءَ درکنت ءُ رژنے بکشائیت۔ منی چم یک پیم ءَ راہ ءَ انت۔ اے تہاری کدی بام بیت، پمن شپ شپ اِنت، روچ ہم شپ اِنت۔۔۔۔۔۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

عطاشاد

لیاقت شوہاز رخشانی (ایف۔ایس۔سی)

گشگ ءَ چو ماشماڈراہ انسان انت بلے ربّ ءِ پاک ءَ ہریک انسانے ءَ را گوں وتی کردار ءُ صلاحیتاں نامے بکشاتگ۔ اے دنیا یک ،گردیں اسکرینے ءِ شکل ءَ انت۔

ادا پر یک مردمے ءَ را جوانیں کردارے ءِ حق حاصل انت۔ چوکہ آئی وجہ کجام پیشہ ءَ بہ بیت۔ مردم چنچو کردار ادا کنت۔ ہریک مردمے ءِ یک جتائیں پکر ءُ منزلے آئی ءَ واست ءَ چنچو محنت بکنت۔ آمردمانی سر بے فائدہ نہ انت۔ ءُ ہریک شخصے ءَ را گوں آئی ءِ کردار ءُ صلاحیت ءَ چاگرد ءِ تہا ہما درجہ یا حیثیت دئیگ بیت۔

نوں من وتی اصلی بن گپ ءِ نیمگ ءَ کائیں۔ چوشکہ 13 فروری گوں یک جوانیں روچے ءَ گوں شمار کنگ بیت۔ اے روچ ءَ یک زانتکاریں ءُ مزن نام فیض احمد فیضؔ اے زمین ءِ سرا اتنگ۔ ءُ ہم اے روچ یک زانت کار ءُ دانشور ءُ کوہیں قلات واجہ عطاشاد چما جتا بوت۔ بلے گشنت کہ شاعر کدی گار ءُ بیگواہ نبیت۔ آماتیں وطن ءِ تنگوئیں زہگانی واست ءَ نبشتہ کنگ بوتگ۔ آئی شاعری محفلانی ءُ دیوانانی توکا ہم وانگ بیت۔ کئے گوشیت کہ مردم مرتگ؟ بلے آئی نام زندگ انت۔ اے پاکیں سرزمین کرنانی کرن مزن نام ءُ زانتکاریں مردمان زندگ کنت ءُ آہانی چار ءُ تپاس ءَ ہم کنت۔ چوشکہ گل خان نصیرؔ، سید ظہور شاہ ہاشمی، مراد ساحرؔ، محمد حسین عنقاؔ، ملا فاضلؔ، باقی بلوچ، یوسف عزیز مگسی، میر غوث بخش بزنجو، چاکر گوہرام، حمل جیئند، دگہ بازیں ادیب ءُ زانتکارا اے سرزمین ءِ سرا پچ شتگنت۔ ماتیں وطن بلوچستان ءَ مارا شمارا یک عطائے شات کرتگ ءُ داتگ۔ حدا پاک ءِ وتی یک قانونے پیدا بوگی انت گڈا مرگ ہم لازمی انت۔ کردار نہ مرنت، عطاشاد اُردو ءِ یک مزنیں شاعرے بوتگ۔ اُردو ادب ءِ تہا عطاءِ یک بلائیں احسانے است انت۔ چوش کہ برصغیر ءِ مشہوریں نقاد مجتبیٰ حسین ءَ راست گشتگ، کہ عطاشاد اُردو ءِ نہ اِنت بلکیں اُردو عطائیگ انت۔ علم، گن، شاعری ءُ اخلاق آئی ءِ شہرت ءِ وجہ بوتگ۔ عطاشاد ءِ شاعری، فم، اخلاق، انسان دوستی، وطن پرستی ءِ تعریف مردماں آئی ءِ زند ءَ ہر محفلانی ءُ وتی لوگانی تہا ہم کرتگ۔ عطاشاد ءِ شعراں لہتیں مردمان ءَ دیم ءَ برتگ، چوشکہ مرید بلیدئی، نور محمد نورل، نورخان بزنجو، عارف بلوچ، ناکو فیض محمد، ءُ دگہ بازینے ہم مزنیں

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

عزتےءِ مالک بوتگنت۔

عطاشادءَ چے نہ کرتگ، اے عطابوت کہ جام درک ءُمست توکلیءِ شری ءُ آہانی شاعری ءَ ہم سہی ءُ سرپدانت۔اے عطاشاداَت کہ ریڈیو، ءُ ٹی وی، ءَ ثقافت ءُ زبان کلچر ءُ تاریخ ءَ رادیم ءَ برتگ۔ نوجوانانی تو کا ہم باز مشہور بوتگ، فیض احمد فیض، پروین شاکر، عطاشادءِ ہم جان ءَ پہچان بوتنت۔ پاکستان ءِ اہل ءِ قلم عطاشادءِ عزت ءُ قدر کرتگ۔ برصغیرءِ معروف نقاد مجتبیٰ حسین آئیءِ سراعاشق بوتگ۔ ءَ پروفیسر کرار حسین عطاشادءَ ہروڑیں نازءِ سرافخرے کرتگ اَت۔ عطاشادءَ یک دگہ مزنیں شری ایے بوتگ ہر یک مردم ءَ گوں دچار کپتگ گوں یک وڑےءَ پیش اتگ۔ تواوں ہچ خیال نہ کرتگ کہ اے عطااِنت، آ یک شریں زانتکارءُ یک نیک نیتیں مردے بوتگ۔ کسے کہ عطاشادءَ نہ دیستگ گڈا آ عطاشادءِ شاعری ءَ سنگاب ءُ برفاگ ءِ مطالعہ ءَ بکنت۔ عطاشادءِ شاعری بلوچستان ءِ یک جوانیں تصویرے۔

عطاشادءَ بلوچ تاریخ ءَ راہ ءُ بلوچ تہذیب ءُ ثقافت ءَ راوتی شاعری ءَ چہ برصغیرءَ شنگ کرتگ۔ عطاشادءِ شاعری ءَ چہ انچوزانگ بیت کہ بولان ءُ چلتن ءِ کوہانی سرا برف بوتگ ءُ کورانی تہا تچوکیں آپانی یک شریں عکسے، ہروہدءَ چمانی توک ءَ موجود بیت انت۔ چو بولان ءُ چلتن ءِ سرا شعرءِ نبشتہ کنوک عطاشاد بوتگ۔ آئی ءَ وتی شاعری ءِ ذریعہ بلوچستان ءِ عکس کشتگ ءُ آئی ءَ ہرموسم ءَ شعر نبشتہ کرتگ ءُ آئی ءَ کلاسیکل شاعری مشہور کتگ ءُ نوجوانانی توک ءَ ہم مشہور بوت۔ نوں کجا اے وڑیں عطاشاد پیدا بیت اے وڑیں غزل نبشتہ بکنت۔ اُردوءِ غزلے:

سیلاب کو نہ روکیے راستہ بنایئے
کس نے کہا تھا کہ گھر لبِ دریا بنایئے

عطاشادءِ بلوچی شعرے:

اے چتوریں سرگنوکاں پہ کئےءَ ودار بنداں
کسے دامنے نہ کرزیت اے دلاں کوار بنداں
تئی عہدءِ ایر دستی منی وہدءِ بادشاہی
منی شپ تہار آجو تئی بامسار بنداں

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

مست توکلی ءِ زندءُ آئیءِ شاعری

پروفیسر سربلند خان بلوچ

مست توکلی ضلع کوہلو بلوچستان ءُ کاہان ءِ نز یک ءُ مازگ بندءُ پیدا بوتگ ۔آئیءِ پت ءِ نام لال خان بوتگ ۔کہ آ مریانی مزنیں شاخ لوہارانی ءِ شیرانی تک ءِ مردے بوتگ۔۔

چوایندگہ بازیں بلوچی زبان ءِ کہنیں شاعرانی پیم ءُ مست توکلی ءِ ودی بوتگ ءِ سال ءُ روچ زانگ نہ بیت۔ پرچہ کہ آ وہداں بلوچاں گیشتر پہوالی زندگواز یتگ۔ بلے بازیں پٹ ءُ پول کارانی گشگ انت کہ مست توکلی 1831ءُ پیدا بوتگ۔

پیدا بوگ ءِ وہدان پت ءُ آئی ءِ نام سہراب خان ایر کتگ بلے ہماوہداں مریانی یک سردارے ءِ نام سہراب خان بوتگ ءُ مری وتی سردارانی بازعزت ءُ کنت ۔ پمیشکہ آئی ءِ نام چہ سہراب خان ءُ بدل کنگ بوت ءُ توکلی ایر کنگ بوتگ۔

مست توکلی ءِ کہول ءِ کار مالداری بوتگ پمیشا مست توکلی ءُ را مالداری ءِ ہوری ءُ سیل ءُ شکار ءِ باز ھبّ ءُ واہگ بوتگ۔ بلے یک روچی توکلی گوں وتی گوں لہتیں سنگتاں سئیل ءُ شکار شتگ اَت ۔کہ کساس مغرب ءِ وہد ءُ اہان ءُ ہورءُ گپت۔ ہمے نزیک ءُ اہاں ہلکے دیست ءُ ہما ہلک ءُ شتنت ۔ ہوردم پہ ساعت گیشتر بوان ات ءُ ہور ءِ ہمبراہی ءُ گوت اوں تیز تر بوان ات ۔بازیں گوات ءِ سبب ءُ گدان ءِ پیشدار کپت ۔ ہمے ہلک ءِ زالبول باتک سمو پیشدار ءِ مکّ کنگ ءِ ہاترا پاداتک۔ بلے گوات گیشتر بوان ات ءُ گوات ءُ سموءِ سرءِ سرگ چہ سرءُ دورکت ءُ برت ءُ ہورءُ ائیءِ گد میسیتنت ۔سموءِ سرگ گوات ءُ برتگ ات ءُ سمو سر درات۔ ہمے حالت ءُ ہورءُ آئی ءِ سرءِ مودءُ جان ءِ گد میسینتنت کہ اناگت ءُ گروک ءُ شہم دات ءُ ہمے وہدءَ توکلی ءِ چم سموءِ سرا کپت انت۔ ہمے دروشم ءِ گندگ ءُ گوں توکلی ءِ ہوش ءُ سار شت ءُ توکلی ءُ ہمے دروشم ءِ گندگ ءِ ہاترءُ وتی چم ہما جاگہ ءُ سک دات انت بلکیں دوارہ ہما دروشم دیم ءُبئیت ءُ آئی ءُ تیوگیں زمستانی شپ گوں ہمے واہگ ءُ گواز ینت بلے دوارہ ہمے دروشم آئی دیم ءُ نیاتک۔ اے درگت ءُ توکلی وتی شرّے ءُ گشیت :

شار برتہ گوات زرمپاں شلوکیناں
دیتہ منی دیر گنداں کلوحیناں
دیم چو ڈیواہاں بلوکیناں
زلپاں چو سیاہ ماراں تلوکیناں
برّیں چو آہواں بہوکیناں
دل منی مجنا بی ہما روشی
برو بیزاراں مست ءُ مدہوشی
چلہیں شپ پہ ننگ ءُ آزار

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

گوں جیالاں مس روچ کتہ یکا

سہب ءَ توکلی ءِ سنگتاں سرگرگ ءِ تیاری کتہ بلے توکلی سموءِ ہلک ءِ بلہ دیگ ءَ تیار نہ ات ءُ چہ ہمدءَ توکلی ءِ نام ءَ مست ہمگر نچ بوت ءُ آئی ءَ وتی منگلیں زندگوں سیل ءُ سوادءَ گوازینت برے حضرت لعل شہباز قلندر ءِ دربارءَ ءُ برے ڈیرہ غازی خان ءَ نواب جمال خان لغاری ءِ دیوان ءَ برے کوہ سلیمان ءُ برے خراسان ءَ۔ برے لہڑی ءَ برے کوہلوءُ ڈیرہ بگٹی ءَ برے حج ءِ ہاتر امکہ ءَ بلے پنجاب ءُ سندھ ءَ۔ اے درگت ءَ آوتی شئرے ءَ گشیت:

سیما چراناں سندھڑی ریخاں اریکپاں

اڑ دریاءَ مس ستاں برءَ ڈکوئے دیاں

سیماں چراناں سرور ءِ محلاں اتکگاں

دیمترا گشیت:

سرور ءِ دربار ءَ ضرور داہنی ءَ رواں

چاڑ ءَ مست ءَ چو چاڑتے بالاچ ءِ کمان

دگہ جاگہے گشیت:

مست جلیت من کوہ سلیمان ءَ

کوہ ءِ بیہو ءَ سندھ ءِ میدان ءَ

گنجیں دلی داں شہر حراسان ءَ

دگہ جاگہے گشیت:

مست مروچی ماں باگچیں سندھیں

واڑہیں سلطان ءِ سرءِ جندیں

مست توکلی وانندہیں شاعرے نہ بوتگ بلے آئی ءِ شاعری ءِ تہا الکاپی بازانت۔ آوتی شاعری ءِ بارو ءَ یک جاگہے گشیت۔

آسے کلان ءَ بالتہ

شے عیسےٰ ءَ دست تاپتہ

جام درک ءَ پُر اُف کتہ

ما پہ ہواراں نشنگوں

ہے پیم ءَ آئی ءِ شاعری ءِ تہا جام درک ءُ شے مرید ءِ رنگ باز جاگہ ءَ گندگ ءَ کیت۔ انچش کہ شے مرید یک جاگہے گشیت:

غمزدی بارے من چرے ہجرءَ گپتگاں

نئے جرش زیراں ناں دودستانش چست کناں

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

لیزہ اش چتریں پہ دلءِ ناکامے براں
آہنی پلک انت گوں منی بالادءَ جڑاں

اے درگتءَ مست توکلی گشیت:

تئی زہیر سمو پہر پہ پیری سوخ باں
چو کہیرانی آڑوئیں آساں روخ باں
عاشقی شوکاراں لواراں پیلوشتگاں
سرداں پادی ءَ سنگءَ سیاہیں کیلواں

جام درک جاگہے گشیت:

رستہ در بینے ماں ڈکنءِ پارءَ
ماں گورءَ استینے عجب رنگیں
درست منی دوستءِ مہذوے گون انت

اے شعرءِ بدلءَ مست توکلی گشیت:

دوست منی در بینے کوشتی ماں شریں کوکراں
جیلکاں جنت چواسانوڑی آپ بندیں جڑاں

جام درک جاگہے گشیت:

ہجر مناں مہملی جنت پاساں
چو کہیرانی آڑویں آساں
پہ وتی دوستءِ ھبءَ اخلاصاں
بے قراراں من نیم شپی پاساں

اے درگتءَ مست توکلی گشیت:

چلگی شپ پہ نندگءَ آزار
گوں حیالاں من روچ کتگ یکار

جام درک دگہ جاگہے گشیت:

جی سمین بے پولءَ بہشتی ئے
اچ لطیفانی پلوءَ کائے

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اے درگت ءِ مست توکلی گشیت:

بانگہی سرگوات کیت اَچ ہمبوئیں شمال
شہرءِ نالیت کہ گُون انت ئِے سموءِ سلام

ہے پیم ءَ مادیست کہ مست توکلیءِ شاعریءِ تہا شے مریدءُ جام درکءِ شاعریءِ رنگءُ دروشم بازانت ۔ ایشاں ابید مست توکلیءِ، شاعریءَ امنءُ ایمنیءِ رنگ مارا گندگءَ کیت، انچش کہ اے درگت ءَ یک جاگہے گشیت:

وش نہ اِنت جنگانی بدیں بولی
کئے وتی دوستیں مردماں رولی

مست توکلیءِ شاعریءِ تہا تشبیہءُ استعارہ ہم گندگءَ کیت ۔ اے درگتءَ آوتی دوست سموءَ برے درچکانی بر گشیتءُ برے شرابءِ شیشگ برے آسموءَ انارانی سہریں پل گشیتءُ برے شپانی ماہکانی، اے درگتءَ جاگہے گشیت:

سمو شہ درچکانی براں یکے
سمو شہ زینءِ پلپلاں یکے
سمو یک شیشہے شرابانی
سمو یک سر وانے تلارانی
سمو یک سہر پلے انارانی

مست توکلیءِ شاعریءَ مذہبیءُ تصوفءِ رنگ اوں گندگءَ کیت ۔ اے درگتءَ آوتی شعرےءَ گشیت:

یکءُ یکیءَ وت خدا جوانیں
بادشاہ انت کہ نام ئِے سبحان انت
اگہ قہار بی گڈا زورءُ زورمانیں
مہربان بی رحیمءُ رحمانیں

مست توکلیءِ شاعری نیمران انتءُ آئیءِ سرجمیں شاعری سموءِ چپءُ چاگردءَ چکریت ۔ انچش کہ جاگہے گشیت:

سموگوں سہتان سہر کنائیغئیں
تنگوءُ زراں ماں مڑائیغئیں
نیم شپاں ٹیکءُ ٹاک کنائیغئیں
توکلی مستءَ را دیائیغئیں

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

اے درگت ءَ دگہ جاگہے گشیت:

من تئی آں ءُ دگہ نیاں کسی
مئیگ ءُ تئی دردی آں خداوت سئی

دیمترا گشیت:

کونج کرامت ءُ مئے دل ءِ درمان نہ بنت
مئے دل ءِ درمان سمل ءِ وشیں کندگ انت

مست توکلی عہدی دورءُ باریگاں یات کنت ءُ گشیت:

برکتی دیوان ءَ چاکرءَ میرین ءَ کتنت
شعر ہما انت کہ ننگریں بیگرءَ جتنت
جنگ ہماانت کہ حون گریں بالاچ ءَ کتنت
داد ہما انت کہ زر زوال ءَ وت داتگنت
عشق ہما انت کہ لیلوءُ مجناءَ کتنت
من دے گپتاراں حدیثاں گوں دیاں

سموءِ بیران بوہگ ءِ کساس پانزدہ سالاں رندمست توکلی 1896ء بیراں بوت۔ بیران بوہگ ءَ پیسر آئی ءِ سیادءُ وارث آئی ءَ را اُشتر ءِ سرءَ وتی دنگ ءَ برگا اتنت گڈا توکلی ءَ گشت کہ ہر جاگہ کہ اُشتر جکیت ہما جاگہ ءَ من ءَ قبر بکن اِت۔ ہے پیم ءَ کوہلوءِ نزیک ءَ یک مزنیں پٹ ءُ میدانے ءَ اُشتر جکت۔ مردماں باز جہد کت بلے اُشتر پادنیاتک ءُ توکلی چہ اُشترءَ ایر کنگ بوت۔ ءُ کے وہدءَ پد بیراں بوت۔ ءُ ہما میدان ءَ قبر کنگ بوت۔ کہ اے جاگہ ءَ رانوں مست میداں گری گشنت۔

آئی ءِ قبرنوں زیارت جوڑ بوتگ کہ ہر وہدءَ لنگر برجاہ انت ءُ چہ دورءُ دراجیں دمگاں مہلوک پہ زیارت ءَ کاینت۔

☆☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

لبزانک چی یے؟

سلیم ہمراز تھرڈ ایئر

لبزانک چی ے؟ اے جست منی وڑیں لبزانک ءِ پڑانوک گامیں وانوکے ءِ ہاترا ءَ سکیں گران ءُ مان گیشتگیں جستے۔ بلے پدا ہم وتی نابزانتی ءُ ناسرپدی ءِ رداا ءَ گشگ لوٹاں کہ لبزانک چہ بنی آدم ءِ زندءَ چہ یک جتائیں چی ے نہ اِنت۔

بنی آدم ءِ زندءُ چاگرد ءِ تہا ہر سُر پرے بیت، انسان ءِ زند ءِ ہر کجام پڑا کہ سدلی ءُ بدلی ے کئیت آئی ءِ درانگاز گ ءِ نام لبزانک انت۔ لبزانک زند ءِ آدینک انت ءُ اے آدینک ءِ تہا زند ءِ ہر پڑا ایک وہلے یا یک آشوب ے سرءَ چست بکنت پدر بیت۔

یک وہدے اردو لبزانک ءُ بلوچی لبزانک ءِ تہا اے جست ءَ سر کشتگ اَت، کہ لبزانک پہ زند انت یا زند پہ لبزانک ءَ انت۔ اے جست ءِ پسہ ءَ بازیں زانتکار ءُ کواساں اے لیکہ ءِ سراتپاک کتگ ات کہ لبزانک پہ زند انت۔ من اوں ہمے لیکہ ءِ منوگراں کہ لبزانک پہ زند انت۔ پرچا کہ زند ءِ درانگازوک لبزانک انت۔ یا چو بگش کہ لبزانک زند ءَ درانگازیت زند لبزانک ءَ اناں۔ لبزانک کہ زند ءِ درشانگ ءِ ٹوہیں کمک ے، گڈا لبزانک زند ءِ محتاج ءُ وازمند چوں بوت کنت؟

لبزانک ءِ سپت (Difination) وتی عہد ءِ لبزانت ءُ کلانہیں دانشوراں وتی وتی حیال ءُ گمان ءِ ردا پدر ءُ سہرا کتگ، انچو کہ ''لبزانک پہ زند ءِ واست ءُ لیکہ ءِ منوکس اولی شرگدار میتھو آرنلڈ گشیت کہ ''لبزانک زند ءِ شرگداری، زند ءِ دیم ءِ برگ ءُ زند ءِ پہک ءُ پلگار کنگ انت'' ہمے وڑا ابن خلدون وتی حیال ءُ لیکہاں درشان کنان ءَ گشیت کہ ''لبزانک جتائیں علمے نہ انت بلکیں دراہیں علمانی یکجائی ءِ نام انت۔

ایڈمنڈ برک ءُ نارمن جودک ءِ نزءَ لبزانک آ دراہیں حیال ءُ مارگانی مُڈی ءَ گشنت کہ نبشتہ کنگ بوتگ ءُ ہنچیں وڑے ءَ ردءُ بند دیگ بوتگ کہ وانوک ءِ دل چہ آئی ءِ وانگ ءَ وش بہ بیت۔''

چرے سپتاں ہمے پدر بوت کہ لبزانک ءُ زند یکے دومی ءَ جتا نہ انت بلکیں گوں یکے دومی ءَ لکیں نزیکیں سیادی ے دارانت۔ لبزانک بنی آدم ءِ ودی بوہگ ءَ گوں ودی بیت۔ گوں آئی ءِ پگری ردوم زورگ ءَ ردوم زوران بیت۔ ہما وڑا کہ آئی ءِ پگری ردوم کچ ءُ کساس بیت ہما وڑ آئی ءِ لبزانکی کچ ءُ کساس بیت۔ ہر یک لبزانتے ءِ وتی پگر ءُ مارشت، وتی جبزگ ءُ جوزہ بنت۔ ہر یکے وتی لبزانکی کچ ءِ ردا پگر ءُ حیالاں درشانیت۔ اے ہژدری نہ اِنت کہ دراہیں لبزانکی پگر، حیال ءُ مارشت یک حساب یا یک وڑ بہ بنت۔ بلے اداا ءَ گپ ءِ پدر کنگ الّمی انت کہ لبزانک تہنا شعر ءُ نبشتانک ءِ ساچگ ءِ نام نہ انت۔ بلکیں لبزانک ءِ تہا بازیں تہر ءُ رنگ ہوار انت۔ چوشکہ شاعری، نبشتہ کاری، آزمانکاری، کسمانکاری، بت ءِ جوڑ کنگ، گیدی سوت یا گیدی کتہ ءُ دگہ بازیں اوں لبزانک ءِ بہر ءُ دروشم لیکگ بنت۔

لبزانک ءِ دگہ دو بہر ہم است انت، یکے نازرکیں یا پہکیں لبزانک (Fine ,Genuine or pure literature) ءُ دومی علمی یا سیادیں لبزانک (Aadamic or Relative literature) گشگ بیت۔

نازرکیں لبزانک ءِ تہا شاعری کسمانک، داستان، ناول، آزمانک، ریزمانک، شرگداری ءُ دگہ ہمے وڑیں چیز ہوار انت۔ ءُ علمی یا سیادیں لبزانک ءِ توک ءَ مالیات، سیاسیات، تاریخ، ریاضی، کیمیا، حیاتیات ءُ دگہ ہمے وڑیں علم ہوار انت۔

اگاں اُرت چارگ بہ بیت داں اے دراہیں چیز یا علم گوں بنی آدم ءِ زند ءُ چاگرد ءَ سیادی دارانت یا نزیکی کن انت۔ نوں چریشی ءَ زاہر بیت کہ لبزانک بنی آدم ءِ یک انچیں پرچلکیں بہرے کہ چہ آئی ءَ کدی ست ءُ جتا بوت نہ کنت۔ اگاں جتا کنگ ءُ دور کنگ بہ بیت، بنی آدم ناسرجم بیت۔

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دستونک — سلیم گل چمکی

زنگ ءِ مجن تو کسی دلبر کمار بیت
مہر ءِ بدئے تو حال ءِ دلبر ہزار بیت
نندان تئی راہ سرا وت ءِ ابدال کناں
دیدگاں چست کنت چاریت بلکن واتر بیت
اے انگت کیت مئے راہانی سرءِ تاب کنت
تئی گماں بلکں مئے پلیں زند بازار بیت
دست ءِ وتی ہوشام منی یاد کن ئے
گل ما نہ زانت گوں منا کئے اقرار کنت
دل پہ دل ءِ نہ اِنت چہ کہ دیوانگ ءِ
آوتی جندءِ ساہگ ءِ کہ ڈولدار بیت

☆☆

غزل — عادل تاج گنہ سکنڈ ایئر

بیا او دز گر تو واب ءِ چمانی
ما را بر گوں ثواب ءِ چمانی
بلّے ہوش ءِ رواں من امبروز ءِ
بیا بدئے دوست شراب ءِ چمانی
ندراں ماپوش گلابیں دیدوکاں
ما را کشنگ تئی داب ءِ چمانی
مشکل اِنت کہ من بہ رگاں باریں؟
کپتگاں تئی تیاب ءِ چمانی
دربراں بلکنہ من دو سے حرف
پچ بکن تو کتاب ءِ چمانی
باز اِنت امبروز ءِ گم بلے عادل
تو بہ توبہ عذاب ءِ چمانی

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دستونک لیاقت شوہاز ایف۔ایس۔سی

بے لیٹیں شالا ورا کن دیمءَ
نگاہءِ دنیا کرارءِ پیمءَ
او فکرءِ مانش گلابءِ درور
بیا نیادءَ شپانی نیمءَ
ترا چو ربءَ کناں عبادت
درہیں نہ وشیں گمانی زیمءَ
تو دوست بےءُ! چو منا وتیءَ
مہ رنجیں زردءَ حیاءِ میمءَ
وتارا پہ تو فدا کنت لیاقت
بکش کے دلءِ لگامءَ

☆☆

دستونک وحید عاقل جمکی

روچءِ تئی شوہازءَ من گار بیتگاں
برے زندگانی او برے مردگانی یار بیتگاں
نیلاں زہیر منا تئی نندگءَ یک ساہتے
زہیرانی میتگءَ کہ پہکءَ بیگار بیتگاں
دلءِ گم کہ بازان گوں من نباں نوں سنگگ
بازیں گماں چہ تئیگاں بے سار بیتگاں
بیا کہ ترا نوں چاراں دیر اِنت نہ بےءُ تو گندگ
پہ تئی دیدارءَ دیر اِنت بیوار بیتگاں
ادا بہر مکن تو عاقل ادا مہر پہ بہا اِنت
پہ نگاہے چارگءَ گل چمدار بیتگاں

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

دستونک — لیاقت شوہاز رخشانی ایف ایس سی

دلءِ درد بکشاں کتہ یکےءَ
وتی جیگ ذرفشان کتہ یکے ءَ
وفاءِ گدانءَ مدام بے انان ءَ
منا پل زرشان کتہ یکےءَ
من زندگی چو بہشتءِ مثال
وتا پمن کرباں کتہ یکےءَ
منی شادہانی نصیبءَ منا
منا عشقءَ ہمزان کتہ یکےءَ
نہ کرزاں من لیاقت وتی دلبرءَ
دل ئِے پمن ارزان کتہ یکے ءَ

☆☆

غزل — نیاز احمد زعمرانی بی۔اے

ما گشتئیں دراہیں جاہاں تئی نام نبشتہ کت
وہدے تو رواں بوت ئے ہر گام نبشتہ کت
چہ من تو جتا بوت ئے باریں پہ کئی واستہ
اے کرتنگیں دردانی ہوشام نبشتہ کت
ہر درچک ودار یگ اِنت گوات بلکیں ادا کشیت
ما موسمءِ اے گپ زرت ہزام نبشتہ کت
درہباتءَ تئی ہر شپ نشتاں من نہ بتکئےتو
نوں زردءِ وتی شوکءَ گوربام نبشتہ کت
نہ رنگءَ ستاے است نہ مالءَ متاہے است
ہے گنج وتی بہرءَ پہ وام نبشتہ کت
بروقاصد بکش دوستءَ چیا ارساں شلیئے تو
تئ بینگیں لنظانی نیاز تام نبشتہ کت

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

غزل

غفور شاد لیکچرار بلوچی

دل انچو کتگ بیا کہ تئی آہگ ءِ جارءَ
ڈکالیں زمینے کہ بہ بیت ترمپے توارءَ

اے شہر مئے گنوکی ءَ وتی چم ءَ سرءَ کنت
تئی ترانگے وشبو داں سچنت چندن ءِ دارءَ

شپ ہر وڑا پہمنتیں منی نیت ءَ دردے
اوگم ہر کجا ساڑی بیت اگں جیڑاں شپ ءَ را

دنیا منی رگس دپ ءِ دیوال ءَ نیسیت
ہچ آپ نہ کنت پاک اے مردگ دل ءَ را

یک روچے منی ہاریں زبان ءَ اوں بکنت بند
آگپ بجنت انچو بکنت گنگ منارا

تو زہر بگوار، کہر بشان بل ، بلے انگت
"دنیا منی چمانی تہا جاہ اِنت ترارا"

☆☆

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

How Can a Student Achieve His Target?

Sumia Muran
First Year

This question is not only for today's student but also a question for that student who failed again and again to achieve his/her target. I agree that in this world everyone is like the lock and money is his key. It is so difficult for a student to gain a better education, but we should not forget that nothing is impossible in this fast moving world. There is not a single problem without a solution. It makes me so confused that a man wants to get the heaven but does not want to die .The same is with today's student. She/ he wishes to acquire better employment but always keeps himself/ herself miles away from putting effort and working hard.

Education, which plays the fundamental role in achieving the best employment, is always being ignored and likewise today's student hates a blessing like education.

The first thing we need to do is to teach lessons to corrupt leaders. This can be done just by the "pen" and it is possible when students demonstrate great love for politics. Student has to suffer from several troubles and difficulties. If students are brave to bear all those troubles, then the target is not far from them. Students have to use their pen like a gun and make the corrupt leaders their victims. This can be done by the student who does not believe on dreaming and the student who keeps books in his hand instead of "Paan" and cigarettes". Those who support to have the gun in place of the pen are never successful.

Finally, instead of watching dramas and stupid movies, we should give our precious time to the companion of loneliness "book", which need us, and we need them.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Is It Wise To Give Too Much Freedom To Teens?

Fazal Karim
B.A(Final)

As human being, we must think about freedom, what I believe, freedom is a source of doing anything. When there is freedom, everyone thinks of him/her confident and independent. When the system of a home or society comes in one's hand, he wants to run the system he wishes. It is obvious no one likes to be commanded, since everyone likes to be independent

I don't say we make the teens free to do whatever they want, but is also not good to put too much restriction as a saying goes like this, "Excess of everything is bad" If we give them freedom, they follow their own desires and choices. They don't care about other. On the other hand, if they are forced to do this or that, it will develop negatively. Teens never think what the consequence of their action will be. Their decisions or actions are not based on logic. If we talk about society, we are more familiar with it. It is too much negative such as drugs, using abusive language and a lot more. A teen can be the victim of it and develop bad character and manner. The new coming ordeals which are dangerously damaging our societies, will give us worrying moments. For example, no job opportunities, no awareness about education can also push towards bad activities.

In this topsy-turvy situation, a teen-ager never understands what to do. I am not against the freedom of teens, but the thing, which destroys their futures, is worrying question for me. If the condition goes like this, I must say too much ffeedom must not be given to the teens.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Life

Hina Ibrahim 1st year

Life is like a travel, and we all are travelers. But sad to say this travel is deceiver. No one knows when it will betray. We love our lives very much but alas! it doesn't love us. Life is like a stage where everyone performs his or her roles. Life is name of sorrows and happiness. We have to fight with them bravely. Life is like a light, which shows everyone's destination in darkness. Life doesn't mean to come in the world, pass the days and time and then meet The Maker. Life means to live it in a way that not only you capitalize on it but also it should be profitable for others. One's life can't be a bed of roses, there are always thorns with the rose, the one who goes through the thorns and reaches the rose will have a prosperous, and a beautiful life. One must love his/her life, because he/she only gets it once to make it useful and when the next time you get it you will be asked about it how was it spent.

One thing most of the people want in their lives, and only a small number of people will be able to approach is pleasure and happiness. If one really wants to be happy in his/her life then first thing she/he needs to do is to make one's Creator happy. I want to tell you something, which is related to life. Once Hazarat Moosa asked Allah Almighty what would have been good if there had not have been four things in the world? (i) If there had been life, then there shouldn't have been death (ii) if there had been a heaven, then there shouldn't have been hell (iii) if there had been health, then illness shouldn't have been there. (IV) If there had been wealth then poorer shouldn't have been there. Allah Almighty replied that if there had been a life and death shouldn't have been there, then who could see Him. There is heaven if hell shouldn't have been there, then who could be afraid of His curse. There is health if illness shouldn't have been there, then who would remember Him There is wealth if poverty shouldn't have been there who would remember Him.

If you want to get success in your life, then fight with all failures. Instead of hesitation you must fight with them bravely, instead of being a trouble for other you must be a beautiful smelling flower in others heart. Remember one thing life without sorrows can't be bright because living in this world is not difficult but to fight with difficulties is difficult. Life is burden, a hope, a dream, a painful and burning wait of the death. The purpose of life is to live a life of purpose. But after writing those points I am surprised to see everybody hates each others. We always hurt other; we don't think that we are also owner of a heart.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

It is an aspect of an activity that students enjoy and therefore find it motivating. It does not need any reward, because the work he or she is doing is so fascinating. For example, many students would gladly take interest in painting and work hard in it, even if it offered no credit. For these students the favorite subject itself has enough intrinsic incentive value to motivate them to learn, whereas there are certain students they need little encouragement or reward to do so. However, to mainrain there interest teacher must apply a variety of extrinsic incentives, reward for learning.

Extrinsic Motivation

A reward that is external to the activity, such as recognition or good marks. Reward for learning that is not inherited in the material being learned. Extrinsic rewards may range from praise to marks to recognition to prizes or other rewards. Teacher must always try to enhance students' intrinsic motivation to learn academic materials. Not every subject is intrinsically interesting to all students, and students must be motivated to do the hard work necessary to master difficult subjects. For example, a teacher must express clear expectations, because students need to know exactly what they are supposed to do, how they will be evaluated, and what the consequences of success will be. This clarity assures that students' efforts will be paid off. Providing clear feedback is one of the other examples of extrinsic motivation. Motivation plays an important role to students' learning. A motivated student does better than the one who is not motivated. An incentive is a reinforcer that students can expect to receive if they perform a specific behavior. Intrinsic incentives are aspects of certain tasks that in themselves have enough value to motivate students to do the tasks on their own.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Motivation- One Of The Biggest Sources To Learn

Barket Ismail
Lecturer in English

One of the most critical components of learning, motivation is alsc one of the most difficult to measure. What makes a student want to learn? The willingness to put effort into learning is a product of a multitude of factors, ranging from the student's personality and abilities to characteristics of particular tasks, incentives for learning, settings, and teacher behaviors. All students are motivated. The question is: Motivated to do what? Some students are motivated to watch TV than to do assignments. They spend much of their time to watch their favorite program. The teacher's job is not only to increase motivation itself but to discover, prompt and sustain students' motivation to learn, to engage in activities that lead to learning.

Psychologists define motivation is an external process which activates, guides and maintains behavior. In plain language, motivation is what gets you going, keeps you going, and determines where you are trying to go.
How can teachers increase students' motivation?

Learning takes work. Euclid, a Greek mathematician who lived around 300 B.C. and wrote first Geometry textbook, was asked by his king whether there were any shortcuts the king could use to learn geometry, as king was a very busy man. "I am sorry," Euclid replied, 'but there is no royal road to Geometry." This is true of other subject: students get out of any course of study only what they only put into it.

To put students into work, motivation works wonders. There are two types of motivation which are very helpful to students' learning. They are Intrinsic and Extrinsic motivation.
Intrinsic Motivation

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Parents, Precious Gift of God

Nahida Nazir
First Year

God has blessed us different kinds of gifts, which are very beneficial for all human beings. For instance, sun which gives us light, birds which are so pretty and beautiful, plants which are very beneficial for human beings are the gifts of God. The most important thing is water, without water neither human being can live nor animal: Allah creates us all and He takes care of His creatures. Among these gifts the precious gift is parents. They are the ones who play vital role in one's life. Parents bring up their children and teach them how to live, how to behave with others, how to spend the life and teach what is good and what is bad. The parents know the real pain of giving birth to a child. They try their best to fulfill their children's every possible dream, needs and wish. Parents share the sorrows and joys of their children. If the child gets a problem the parent's immediately come forward to resolve the problem. In case of sickness, the parents lose their sleep over the child's sickness.

Hazrat Mohammad (Peace Be Upon Him) said, "He who doesn't respect their parents, he/she will not be respected by others" the one who respects and behaves well to their parents will be liked Almighty Allah. We are duty bound to make them happy and not to dishearten them. Respecting parents will enable us to be respected by others. In their old age, we should support our parents. Islam says, "if a person does not assist his/her old parents, he/she will not get the smell of paradise" The person who doesn't understand the brilliance of his/her parents, he/she will not be happy in his/her life. We should understand the value of our parents. Children must know what difficulties and problems their parents face to bring them up. In every step of life the parents are there to encourage and help their children; as a result, it is the child's duty to support parents in their old age. It is the child's responsibility to take care of his/her parents, and follow their instruction.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Positive Thoughts

Amir Bakhsh
B.sc(Final)

Being positive plays an important role in one's life. Whatever mind conceives and believes it will achieve. For example, a student thinks that s/he cannot learn mathematics, never learns it because s/he has kept in his mind that he cannot do that .S/he will not learn Mathematics because of self-belief or because of confidence, which is, really so what they desire for. I will give you an example, a cricketer Virender Sehwag says that he is always confident to make runs. He always believes he can do what he goes for. We can see how much successful he is because of self-belief and confident.

Imagine how people stepped on the moon. Of course, that was of having positive thoughts and self-belief. Otherwise nobody even thinks that human beings can step on the moon. Today, in 21st century, we can see the development of science. Scientists have contributed a great deal for the development. If they had not had positive thoughts, they would have never given us lots of facilities. Comfortable and modern life means extremely better life. Everybody knows what the life was some years back and today we can see a very big difference. Positive thoughts are needed for everyone because nobody can be successful without having positive thoughts. The point I want to make is that, as oxygen is needed for human beings, likewise, positive thoughts are needed for a nice and comfortable life. The secret of success lies in the positive thoughts. If someone has positive thoughts, then success will knock at his / her door.

So the fact remains that without positive thoughts there is no success. What makes somebody successful is one's positive thoughts and spirit. It is unfortunate or sad to say that the positive thoughts are lacking among the teenagers

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

They believed it is not the facility that leads ones towards the desired target, which is rather iron will and determination. To prove their arguments they quoted the example of Abraham Lincoln who was the son of a farmer, yet became the 16^{th} president of the United States and Atta Shad who was the product of the same institution made his name written with the golden words in the history of Balochi and Urdu literature.
Those who took part in the speech contest are the following:

Munaver Ali, Ahmed Baloch, Ikram Noor, Sohil Baloch, Sugheer Zaman, Brahim Hamid, Habatin Bashir, Rashid Baloch, Sameer Nisar and Zakir Sabzal.
Sameer Nisar, Munaver Ali, and Sugheer Zaman stood first, Second and third position respectively. The stage secretary of the first category was Nusrat Baloch, a student of first year.

For the second category, Atif Jameel, a talented student of B.A final was chosen for as a moderator. Balach Khan and Zaheer Ahmed discussed for the topic while Azhar-u-din and Zubair Ahmed spoke against the notion. Jury members declared the later winner. The jury members were Professor Saeed Ahmed of Economics, Professor Qazi Anwar of English and Professor Khalil Ahmed of Botany.

At the end, the college principal professor Abdul Razzaq Khan, addressed to the audience saying students must not lose courage to get their desired target when there are no facilities. He was of the view that a student, who is determined to get his target, can get it easily. The thing they need to have is courage, determination and will. Finally, he distributed trophies among the winners.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Report

BARKAT ISMAIL
Lecturer In English

To develop students' leadership quality, debate, speech contest, declamation, quiz program and open discussion are very important for any institution. This is the responsibility of every institution's head to arrange such program where students take part actively and remove their hesitation. It is observed that in such programs students' inner ability is brought up on surface, which already exists in them.
In this regard, government Atta Shad Degree College Turbat has been doing such activities and providing the students opportunity to bring up their abilities and capabilities on surface.

First year students arranged a debate and speech contest "Can a student achieve his/her desired target within the given situation", on the 20th December 2005 at Atta Shad Degree College Turbat. It was presided over by college principal Professor, Abdul Razzaq Khan. The program fell into two categories i.e. debate and speech contest. Eleven students delivered their speeches on the given topic Some of them delivered against the notion while the other delivered in favor. Those who were against the notion, argued that without providing basic facilities, one cannot achieve one's desired target. They were of the view that their college lacks basic facilities such as shortage of chemical in labs, no lecturer for physics, let alone professors, and so on.

On the other hand, those who were favoring the notion argued that it depends upon the students whether they have interest in their targets or not.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Free Bird

Nadeem Akram
Lecturer in Islamiyat

Very often

I think

That moment

Which passing in your affectionate beautiful dreams lest, it

would become burden

My existence collapsed under debris

I hate prisons

I hate chains

I am free bird of the sky

Only, I am absorbed in my over tone

Some times have over this branch I sit

Often I kiss that flower.

The prophet (PBUH) is dearer to the believers than their own selves. (Al-Quran,35:06)

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

It is the fourth state of matter discovered by an English scientist William Crooks in 1879. Plasma occurs in lightening discharges and in artificial devices

Plasma is the most abundant form of matter in the universe.
Majority of the matter in interstellar space is plasma, and it is heated by nuclear fusion (union of atomic nuclei).

Plasma is used in the processing of semi-conductors, sterilization of some medical products, lamps, lasers, high power microwave source and pulsed power switches.

Salaat (Prayers)

Mohammad Rahim
B.A(Final)

Five times daily salaat is mandatory for every Muslim.

a) Salaat is the mark of Islam
b) Prayer is pillar of Islam
c) Prayer differs a Muslim from non-Muslim
d) Prayer is wall between Islam and Shirk
e) Prayer is the best Jihad
f) Prayer is a light for Momin
g) Prayer blackens the face of Shetaan
h) Prayer is a key to Paradise

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

State of Matter

M Dawood
Lecturer in Chemistry

All things we see, and are beyond, are made up of millions of different substances called matter. Matter is any thing that has mass and occupies space. it can be found in five different phases. Solid, liquid, gas, plasma and liquid crystal

Solid is the state of matter which has a definite shape and definite volume.

Liquid is the state of matter which has a definite volume but indefinite shape.

Gas is the state of matter which has no definite shape and definite volume.

Liquid crystal

An Austrian botanist F-Reivitzer in 1888 discovered unusual behaviors of an organic compound (cholesteryl benzoate). When heated, the substance melts at 145C° to form a milky liquid which becomes clear at 179C°. this work represents the first report on liquid crystal behavior. As the liquid crystal melts, many of them pass through a temperature rang in which they possess properties intermediate between solid and liquid phases. The intermediate phase is called liquid crystal phase. The substance that behaves like both a liquid and a solid in this phase. Liquid crystals have some ordering of molecules like solid liquid crystalline substances have characteristics molecular structures and shapes. The molecules tends to possess long rod like shape and somewhat rigid. The characteristic rod-like shape allows intermolecular interactions and maintains a parallel ordered form a liquid phase.

Liquid crystals are now widely used in electrically controlled liquid crystal display (LCD) devices, in watches, calculator and computer screen.

Plasma

Gaseous mixture which is consisted of ions, electrons and neutral atoms is called plasma.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

abandoned living. Why should we give up, when failure come? One should try to face the adversities toward achieving the destination. If the difficulties had not come in life, then how would we have come to know the value of goal. The adversities teach one the right value of goal. The great pleasure in life is "doing what people say you can't do". The adversities come till life is. The adversities leave when life is no more. The hard work for the mankind is that fruit, which can be reaped even in the paradise by virtue of his moderate thoughts to take a place, which would be comprised his good deeds.

Difference Between Diamond and Gold

Fatima Bashir
F.Sc (first year)

Some asked the very difference between a friend and a brother from Hazrat Sheikh Sa'adi. Sheikh Sa'adi replied: "friend is like a diamond and brother is like a gold".

The person who asked this question from the Sheikh, became astonished and responded:

Hazrat! Brother is a real and blood relation, and you are linking this relation with a cheap thing like gold, what wisdom lies in this?

Shiekh Sa'adi, then replied! "Although gold is cheaper (than diamond) but if it breaks, it can be formed into its original form by melting while (if) diamond breaks it can not be brought into its real (original) position. And he continued, If there arises any conflict (disagreement) between brothers, it can be reconciled while such reconciliation will be dream if any occurred between friends.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

The Fruit of Hard work

Anila Sattar
B.Sc third year

The plant of hard work grows when it is watered properly. To reap the fruit of hard work; we are supposed to water the plant of education. Education, which is the first component of hard work, is the constructor of one's life. Furthermore, it plants the ideas, which is one of the biggest sources of prosperity; moreover, it is the source to peep over the world. Struggle, which is the second component of hard work, is known as the first secret of success, can be gotten when there is emotion and feeling for it into the heart to achieve something. By putting these two components together, one can seek the real meaning of life. For hunting up the desired goal, one must be bound up and determined to utilize the time properly

Actually, we are accustomed to living in the dreams and fasten the hand without working hard to get the destination. One should rather look ahead of his future and find the dreams in him, which are designed by him to make them come true by working hard. Everybody is well aware that the ripe fruits are hidden behind hard work, and they have yearned for comfortable life, but what everybody is waiting for. The satisfaction, which is the main barrier in the way of getting knowledge shouldn't be reliable. It is imperative not to rely on satisfaction because it makes the masses astray and prevent them not to go through the knowledge. In other words, one should work hard till he gets his target, no matter if he is growing slowly. One must try to be fright ended of satisfaction and complacent them growing slowly. In the field of education, one must not wink at his improvement about his knowledge; he should stick at it until he becomes critical. In life the adversities come in the shape of frustration, failure, and despondency.

In the Holy Quaran, it is clearly indicated, "with every difficulty there is relief". It means the difficulties come so that people would know the importance and the value of relief. Every difficulty has solution. Similarly, Edison, an inventor, carried out 3,000 experiments before he succeeded in inventing the light bulb, virtually failed 3,000 times but he claimed every failure to be success, beeause it brought him nearer to success. Recalling the past can never lead one toward the destination. Everybody needs to think of his own future. The ups and downs are the recognition of life that has

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

The Role Of Education In Development

Sameer Nisar
First year F.Sc

When we have a glance over Stone Age, a horrible scene will be visible on the screen. We see people eating uncooked, walking barefooted, living shelterless, behaving rudely, thinking pessimistically, and we find them busy with those work which modern people dislike them. If anybody studies or observes centuries back honestly, he or she states determinant that the root cause of their rudeness, feebleness and backwardness was just illiteracy.

I the observer of today's global world can quote with hundred per cent surety that the man has reached on the moon, night has become light, and there is no difference between day and night. The world has become a park for travelers and tourists, we can communicate easily, and we all are enjoying. Isn't it the blessings of education that today we don't need to do any kind of work because the machines are doing all the work? Of course, the credit goes to education. Education is something, which changes stones into gold, darkness into light, frailty into strength, aged into youth and backward into developed. Don't go very far, just have glance over Japan. Japan, which was drastically ruined after world war second, but today Japan is counted among the developed countries of course because of education. The point I want to make is that by the virtue of education today Abraham Lincoln, Nelson Mandela and Dal Carnegie are fact cast and we quote their examples all the time, of course, by dint of education. But it is pity that in our country educated people don't have respect. Dr. Qadeer Khan's example is in front of us who worked twenty seven-year for Pakistan, but it pity that he was sent into prison and now even not allowed to visit anywhere out of Pakistan because just his fault was that he made a country atomic power. Simply our country's education doesn't have value that's why our leaders are not paying much attention on our education. That's why instead of making schools, colleges and universities, they are making dams, roads and other things because they are thinking about their present not future and spending much amount on arms. This way how come educational system can be developed.

At last, I just want to say that education plays a vital role in the field of education. Therefore, the government must pay attention and allocate a lot of money on education.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Thoughts

Chandi subzal
2nd year F.Sc

Mind, the single most preponderant and indispensable organ of man, has been gifted by Almighty Allah. It has created distinctions between the men and the beast. In general, what comes through it is known as thought. Thoughts are the maker of one's character, personality and attitude, which has no limit, but our culture and society has bounded it into a limited rage. "Thinking is the second name of luck". It goes without saying that a man does what he/she possesses according to his action.

Hence, we can say pondering is the unit of our destiny. When the fundamental brick of a house is kept wrongly, we can't expect for a life going house. Similarly, when we carry destructive thoughts, such as I can't, not now, it is too late and a lot more, then we can't desire for a prosperous future; however, what we think, will directly impact our active body. Generally speaking, a couch potato feels sleepy, bored and exhausted while start reading a book. On the other hand, when the same person sets in front of T.V, spends several hours in watching his/her favorite program does not get tired. What can be the reason behind it? It is really a question to be pondered. The answer is very simple; it is his thought. Reading time impoverishing thought attacked his mind, and feels she is tired, and reading is boring. If a person is capable to avoid his/her mind from such notorious thought, can keep him/her assiduous in reading for a solid day with respite. Let's have an additional example. It is very common experience that when we consider like having lemon, immediately our mouth start watering, we are not having it, though.

Thoughts are of two types "negative" and "positive". Thinking about what our society and religion does not allow us to do is a massive sin and is called negative thinking. Conceivably, entire constructive thoughts, which you consider are having good, and immediate consequence, are positive thoughts. Some hazard disease like amnesia, tension and delaying is due to misuses of our mind.

Never keep any sort of thinking which hassles you and obstruct the way of success. Try to be slave of your positive thinking rather than being slave of negative thoughts. Obviously, there is no boundary for thinking. Towering man converts his thought into condition. You can keep magnificent thought prove ideal that you have complete control over your mind.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

machinery to produce more virus particles and them bursting open the cell to release the new viruses and infecting other helper T cell until the entire population is destroyed. In a Normal individual helper T cells make up 60% to 80% of circulatory T cells. An AIDS patient, helper T cells often become too rare to detect.

Partially effective treatments, but no cures for aids

For the AIDS infected persons there are two categories of therapy, infection that are not actually cause by the HIV virus e.g.; Kaposi sarcoma, a deadly form of cancer affecting the skin or pneumouystis carinii , pneumonia, can be treated as they would in any patient. This was the more effective treatments in past few years, to live longer. Second the progress of AIDS can be slowed but not stopped by drugs such as ziduvidine(AZT), dideoxyinosine (ddl) squinavir, retonavir, inddinavir, nelfinavire, etc.

These drugs are "nucleotide mimcs" that fool the viral reverse transcriptase. When incorporated into a growing DNA chain, they stop further DNA synthesis, Ideally, the viral RNA is thus never copied completely over into DNA and therefore new virus cannot be synthesized. Unfortunately these drugs are not complete successful in stopping reverse transcription; further, they also interfere to some extent with normal DNA replication. And are some patients they have very sever side effects.

Preventive messures

1. For blood transfusion, screened blood should be taken
2. Disposable syringes should be used and avoid from contaminated surgical instrument for use.
3. Follow the Islamic teaching, and avoid from immoral sexual activities to unknown persons.
4. HIV vaccin should be taken.
5. Contaminated or used blades razors should not be used.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Aids does not directly kill its victims, but as the helper T cells population decreased from normal(800-1200) to less than 200. The aids patients becomes increasingly susceptible to other disease

Discovery

In 1981, a man entered the UCLA medical center in USA with a fungal infection in his throat a few weeks later, he developed a rare form of pneumonia (pneumocystis carinii) one almost never seen except in patients with cancer and people whose immune system is being suppressed to prevent rejection of organ transplant after a series of infections, he soon died. At the same time doctors across the country began encountering similar cases. Patients suffered debilitating effects from rare disease or from common disease that are not usually serious in normal adults. Although the particular disease varied all the patients had one feature in common.

Their immune systems failed to ward off invading microbes because of a lack of helper T cells, later in 1984 the agent causing the disease was identified by research team, from Pasteur institute in France national institute of health in USA in 1986. The virus was named as HIV

Transmission

Hive seems to be transmitted only by direct exchange of body fluids, including blood and semen, vaginal secretions, and breast milk. If these infected fluids are introduced into a person body, the potential for transmission occur.

HIV can not survive very long outside the body. Sexual contact with an HIV infected partner is the most common method of transmission sharing contaminated equipment to inject drugs, syringes, needles, and equipment of operation theater or dental surgery equipments. HIV can be transmitted form HIV infected mother to infants during pregnancies, at the time of delivery or after birth through breast-feeding.

AIDS infects and destroy immume system.

HIV have surface antigen of glycol proteins GP120, this glycoprotein GP120 is responsible for recognition and attachment with helper T cells. Helper T cells receptor sites are CD-4 helper T cells are the key to the entire immune response, because they initiate the proliferating of both T cells and B cells. without helper T cells, the immune system is unable to mount a response to foreign antigen, HIV attack on T lymphocytes and mainly helper T cells. HIV kill helper T cells by entering them, using the cells own

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

cells (white blood cells) of the immune system. Hepatitis B virus (HBV) attacks liver cells but it can transmit by body fluids. Viruses also cause hundred of plant diseases.

Viruses recognized the host cell:

Viruses are specialized and they can enter their specific host cells. Because the outer protein coat of virus recognized a particular host cell surface for example. HIV can enter a cell when it binds to a specific (CD4) receptor site on the cell's surface. And HIV has many glycoprotein receptor sites(GP120) on the envelope which are responsible for recognition of CD4

Virus and host cell.

Once a virus attached by a host cell, the protein eat is specialized to allow viruses to penetrate the cell. After a virus enter a host cell by endocytosis. Its genetic material takes command. The hijacked host cell is feared to read the viral genes and to use the instructions encoded then to produce the component of new viruses. The pieces are rapidly assembled and a group of new viruses burns forth to invade the neighboring cell. This type of life cycle in called lytic cycle(master slave relationship). Some times the viral DNA replicate when ever the host cells chromosome doubles. So, all the progeny cells inherit one copy of the viral DNA. This life cycle is called lysogenic cycle.

How did viruses originate

The origin of viruses is obscure. It is unlikely that these infectious particles are the forerunners of life because they can not reproduce by them selves. It is believed that viruses originated form simple parasitic cells that evolved such complete dependence on their hosts that they lost the ability to perform the basic processes of life or perhaps viruses originated as loose fragments of genetic material that took up an independent existence. What ever their origin maybe the success of these parasitic particles posses a continuing challenge to living things.

Let's take a look on some fatal disease, which are viral caused.

HIV/AIDS

A world's most devastating immune deficiency disease is acquired immunodeficiency syndrome AIDS caused by two viruses name human immune deficiency viruses I and II(HIV-1 and HIV-2)infecting and destroying helper T cells.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Virus And HIV/AIDS

Fida Ahmed
Lecturer in Zoology

Virus

Definition

The word virus is derived form a Latin word "venome" which means, "poison". Viruses have no membranes of their own, no ribosome on which to make proteins no cytoplasm and no source of energy. They cannot move or grow, and they can reproduce only inside a host cell all viruses cause diseases in animal and plant. Due to said character, Viruses are on boundary line between living and non-living.

Discovery

In 1892, a Russian biologist Iwanowsky performed an experiment on tobacco plant. He was interested in the disease of tobacco plant, in which the leaves become spotted, wrinkled. He extracted the juice of leaves of tobacco, which suffered from said disease. In order to remove bacteria (because he thought that the disease may be caused by bacteria), the juice was passed through a very fine filter mad of porcelain. Later, he rubbed the filtered juice on the leaves of healthy plants. He expected that no disease will develop, but he saw the same symptoms of disease on tobacco plants soon. In 1935 WM Stanley isolated TMV (tobacco mosaic virus) from host cells.

Shape and Size

Viruses consist of two major parts,

1. A molecule hereditary material, DNA or RNA
2. A coat of protein surrounding the molecule. The protein coat may itself be surrounded by an envelope formed from the membrane of the host cell.

A virus size is o.o5 to C.2 micrometer μm is 1/1000 the of a millimeter, in diameter. Viruses may be rod shaped, spherical, and golf balls like etc.

Virus in Action

Viruses are specialized in attacking particular cell types for example, the common cold virus attack only in respiratory tract cell. Measles virus infects the skin cells and the rabies virus attack nerve cells. HIV attack T4

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

result, Allah, the merciful, Allah sent down Prophet Muhammad (peace be upon him) to usher those who had deviated from the right Islamic path and eliminated the uncertainties about Almighty Allah. In general, Hazrat Muhammad (peace be upon him) practiced what he preached.

Actually, he manifested each and every misconception about Islam and Allah. This very action made those ignorant people Muslim. Allah the Creator of these creatures has very strong and outstanding rapport with human being. each Muslims is to earn the friendship of the Almighty and seek His love. Besides this, Almighty from time to time assist His sinful creatures his limitless capacities of giving make the people even nearer to Him if one has any need to be complete or any trouble to be eliminated one just require to apply to his court. In general, now a day we seem to have lost our relationship with the Resurrector (Almighty Allah) Every human being is befuddled with his lively troubles; as a result, human beings are deprived of a good rapport with him. We, the sinful human beings need to learn the significance of His friendship and must try to seek it. The first and the foremost desire of human beings, especially Muslim must be earning the love of the Most Venerable, the Governor of this entire universe and Acceptor of repentance.

May Allah make us His nearest and dearest ones! Amen

None of you could become a *momen* unless he loves me more than his father, his offspring and all the human beings. (Al-Hadith)

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

We and Almighty

Samina Faqir
F.Sc(Pre-Medical)

Say: He is God
The One and Only
God, the Eternal, Absolute;
He begoteth no,
Nor is He begotten;
And there is none
Like unto Him

(Chap. 112,vrs1-4)

It's true that nothing is permanent in this temporary world except the nam of the Bestower and the Provider Almighty Allah. His eternal power, everlasting sovereignty and his supreme ownership known to every being no doubt that He is the only Forgiver and merely one to be thanked, lauded and glorified. That's why He is called

ذو الجلال و الأکرام

Means "The word of majesty and bounty" to sum up, He is the only Governor governing managing, directing, planning every action which befall at every moment in the entire universe to a great extent, having called by Almighty Allah the best creatures, human beings are provided with brilliant minds which differentiate them with other creatures. Man fallible. Man has made zillions of perilous mistakes and blunders despite of having robust and broad mind, say from time to time man adopted great misconception about Almighty Allah and reiterated them.

Since the very inception, Allah had sent many prophets so as to get contacted with human beings. Sadly speaking, some human beings could not conceive the dominancy and greatness of the only Bestower as it was beyond their imagination. As a

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Women Status In Islam

Sadia Naseer Ahmed Dashti
First year

Islam is a universal religion. It has golden principles. Islam is the only religion that gives prime importance to justice. It preaches compassion, tolerance and sympathy for all, irrespective of sex, cast or creed. Islam is also the only religion, which clearly announces equal rights of men and women.

It is sad to say that in our society nobody is thinking about the women's rights. Instead of giving the rights of women, the man folk are treating them as maidservants. Islam tells us that a woman deserves respect as a man does. Islam gives equal importance to woman in family matters; such is sharing family affairs and is having equal rights over the children. Woman is entitled to go out for urgent needs. Islam gives the rights to women to get education as well. This opportunity and right isn't denied to woman. The great Prophet (Peace Be Upon Him) emphasized the importance of education "seek knowledge even if it takes you to China, and knowledge is incumbent upon every male and female". Education has converted the human being from savage life to civilized life. This isn't only the right of the man but women also have right to be educated. Educated women take active part in making the nation strong. Our Holy Prophet insisted the Muslims to educate their sisters, daughters and wives. Let's take a glance over one example of Hazrat Ayesha who was a well-educated lady proved that Islam gives the right to women to get education.

The societies which, do not respect their women, can never make real progress in any field of life. Napoleon said, "Give me an educated mother and I will give you are educated nation". Instead of these entire things nobody is there to follow all these teachings in order to make the country qualified. They don't know how important education is.

In the light of these facts, female education is very essential to make the nation, country and society civilized, disciplined, successful, united and strong.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Hostel Life

Mohummad Waris
F.Sc Final

Life in a college hostel is full of pleasure and charms. Here one meets people from different areas and learn the art of making friends. Moreover, the free life in the hostel creates the habit of depending on oneself. The students come from different areas where they learn a lot from one another. They share each other joys and sorrows.

Hostel students enjoy all the advantages of group life. In fact, every hostel is a world in itself, and students learn a lot when they stay in hostel. The hostel life teaches self-confidence.

Students in hostel have their differences as well. They have their quarrels too, but these do not long last. It is in hostel where life long friendships are made. In our later years we remember these friends with love.

The common room, the reading room and the dining hall all have their own importance. Here guys exchange their views and discus current affairs. Here students inspire other dull and lazy one to study and work hard.

But hostel life also has its disadvantages as well. Here students sometimes spoil themselves. They just waste much time and precious year of their lives and go back to their home without any achievement, but at the same time we should guard against its dangers.

He who deviates from my practice (Sunnah), does not belong to me
(Al-Hadith)

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

water. Another Karez of interest is one at Kalatuk called Saad-o-bad according to local tradition, it was excavated by one of the Arab generals Saad Bin Abi Waqas in the time of caliph Omer Bin Khitab Among other interesting relics of the past may be mentioned big, smooth flat stones with a square opening in the center four of which are to be found at Shahrak in Kech Valley and one arch at Kaisak north east of Turbat, Hoshap , Nasirabad and Asiabad in Tump. Those at Shahrak are four in number and vary from 4-9 to 6 in diameter and from 1 to 2 –2 in the thickness. Locally, they are said to have been used as millstones, but the question arises as to how power was obtained to turn such large wheels and what the advantages of stones of such large sizes could have been. It is a remarkable fact that all the mill stones found along the Kech Valley route from Persia to India.

Another common thing, which is to be found in Kech Valley, is Mud and Semi stone built of forts of ancient time. Such forts or remains of forts are scattered in Kech Valley these forts or remains of forts can be seen in Turbat, Shahi Tump, Meri, Kalatuk, Nasirabad,Kohad and Tump, but Tump fort is regarded as the oldest one of all.

Say: If it be that your fathers, your sons your brothers, your spouses, your kindred, the wealth that you have earned , the business whereof you fear a slump, and the dwellings that you enjoy, are dearer to you than Allah and His Messenger and Jihad in His way, then wait until Allah brings about His decision. Allah does not provide guidance to those who defy Him.

Al-Quran,9:24)

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Historical Relics of Kech Valley

Anwar Qazi
Lecturer in English

Mounds or Damb in Balochi, very similar to those found on other area of Balochistan, are scattered through the Kech Valley, but peculiarity of Kech Valley Mound or Dambs are little bit different, as these are semi stone built structures, which occur in groups on the hill sides. Such hills are locally called Damb-e-Koh. Major Mockler describes these to be remains of temples or water works. The houses were built with baked bricks or stone and large earthen pot was unearthed in one corner, while fragments of pottery, pieces of lime, and flint knives were common every where.

An old Mound 2 miles west of Turbat, to which the name of Bahmani has been given by the local people from Bahman, the son of Asfandiar, the hero of Shahnama is apparently of the same design as that of Sutkagen Dor is covered with pottery, but shallow excavation made in 1903 failed to disclose anything of interest. Name from the Shahnama, are again to be met with in the ancient Karezes in Kech called Kausi and Khusrawi after Kings Kai Khusrau. The King Kai Khusrau was especially interested in the light of evidence provided by Shahnama which mentioned Kai Khusrau as bringing great improvements in the agriculture condition of the area.

The Khusrawi Karez is also known as Uzzai by the local people both the Karez stopped their fluency and running until recently. But now they are dead and people have built their houses there. Their length is still unknown but while cleaning the bed of Khusrawi Karez in past, the local Zamindar and cultivators state that they have followed the channel up to the bed of Do Kurm torrent under which it passes and discovered that it was roofed with slabes of flat stones, supported on pillars, which rested on their turn on an arch over the running

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

EVER LASTING GOLDEN SAYINGS OF ALL TIME

Shahnaz Masood
B.Sc I

1. All is well, that ends well.
2. Action speaks louder than word.
3. A stitch in time, saves nine.
4. A rolling stone gather no moss.
5. An empty vessel thunders much.
6. An idle mans brain's is a devil workshop.
7. Beauty is truth, truth beauty.
8. Beauty lies in eyes of beholder.
9. Beauty needs no ornaments.
10. Child is father of men.
11. Charity begins at home.
12. Don't cry over spilt milk.
13. Diamonds are forever.
14. Fortune favors the brave.
15. Good turn never goes unrewarded.
16. He who hesitates is lost.
17. Life is not bad of roses.
18. Life is continuous struggle.
19. Old is gold.
20. To serve humanity is to serve God.
21. To error is human and to forgive is divine.
22. Time and tide wait for none.
23. Uneasy lies the head that wears a crown.
24. Where there is a will, there is way.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Entertainment Or Destruction

Sadaf Jameel
B.A(final year)

Tiana, 16 years old college student, was a good and hard working student. She got first position from class one to Intermediate. Now she is a fourth year student.

Tiana goes college every day. After college she comes back, eats lunch and offers Zohr prayers and takes a nap. After taking nap, she starts studying till 10:00 p.m. She only gets up for prayers and meal. She does not do anything for recreation.

One day, her father got bonus money and bought a T.V with cable connection. As she got a source of recreation, she started watching T.V whenever she comes from college, especially Indian channels. She watches them, that is O.K, but she started thinking about them all the day as if they were real. Whenever a person talked about Indian film, she liked it very much. When T.V artist became happy she became happy and whenever in some drama the families got problems, she was also very much worried, even she prayed for them in her prayers.

She couldn't study because of it, because all the time she was thinking about what would happen next. Her study was becoming worse day by day. That also affected her health. She watched T.V from 4:00 pm to 2:00 am. She didn't get enough sleep and she didn't eat well, all the day she was thinking about these nasty films and dramas. She was very depressed. When her 4th year result came, she was badly failed putting a lot of problems in her mind. She became mad and was admitted to a mental hospital. Because of being under the treatment of good doctors, she became normal. When she realized that she lost her two years of study and health, she regretted and promised that she'd not repeat the same mistake again.

I don't say that don't watch T.V. In this story I just want to give you the suggestion that not to be involved in these kind of things so much that after that you will be the victim of it. If you want to watch T.V, you may watch just for entertainment.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Discrimination Against Women

Ubaida Dilmurd
B.A Final

In our society there are a lot of things men can generously do; however, women cannot do. Women cannot go out for entertainment, cannot play any kind of games, these all are discrimination against women. Even a girl can't marry the one who she likes; mostly, parents get their daughters marry off to the one who is strange to her.

On the contrary, a boy first sees a dozen of girls, and then he selects one to be married off. Now a days it is very common in our society that parents let their sons do more and more things, but they put their daughters in a four wall like prisoners. Discrimination means to distinguish or differentiate between two persons or things, and this has always been a matter of concern for men.

Girls are caring, more obedient to their parents, and brothers, on the other hand, Boys take their parents for a ride, and yet they get more respect and love. Is it justice? It is a common fact; parents love their sons more than their daughters. Another tendency is mounting that some believe girls are guests at their parent's house, and they will leave their parents one day.

To my way of thinking, everybody is a guest here, and then we should not care about anything. If we do so it means we are committing a suicidal act because women are the main part of human history. Their sole presence is very essential for life to run. Without women's share in all sphere of life, the world will not be balanced

---

If you do love Allah, follow me, Allah will love you
(Al-Quran,3:33)

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Discrimination Against Woman In Pakistan

Mubina Abdul Ghafoor
1st year F.Sc

The women in our country are being ignored in every field of life, and they are the victims of brutality. When a man does something bad, it is not taken it seriously. On the other hand, a woman does a minor mistake is made a big issue. It shows that the men are taking advantages of women's' weakness by neglecting them and behaving in a harsh way. Woman is physically weak, is just a false conception. Mukhtaran Mai, the bravest woman of the world, was the victim of rape and brutality, proved that a woman is not weak mentally. As we know a great deal of those women who have been the victims of rape name by Mukhtaran Mai, Sonia Naz and Shazia Khalid passed through many adversities for getting justice but they couldn't. Sonia Naz who is the mother of two or three children, was raped in Faisalabad by three policemen. She went to police station for her husband's case and after rape she was kept in police custody for almost four nights and was badly punished by police, and they also wanted her not to spread the matter any more, but Sonia didn't follow them. How a woman can bear such a problem like rape? How she can go forward with hiding such blot? She was told to bring evidence and Punjab police promised to bring the criminals into justice but nothing is seen to this day. After this event Sonia's husband sent a letter of divorce. It was very disturbing for Sonia to bear because she went to police station for her husband, but he did not support her and now left Sonia alone, think of the kid who was raped in Karachi, the kid almost three, four years. In other words, women are being abused in countryside by powerful elements, yet the concern authority is not ready to take serious action against them.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Computer and Modern Education

Zaiba Ghafoor
B.Sc Part I

There are many wonderful and useful scientific inventions in the modern world of science, but the one the most important and useful scientific invention is, the computer, which is an electronic computing machine is used to solve a large variety of problems related with all the aspects of our life.

It consists of hardware and soft ware. The physical components of the computer are known as hardware and software means computer programs.
It is used in every walk of life as need and benefit; in fact, we can't deny advantages of computer in every field, especially in education sector.

Computer is necessary for modern education and it is impossible to achieve educational target without computer skills or information technology in this new era.

The computer refreshes the brain of students during their studies because computer is attractive and interesting than reading books. One can get different information about the subject at a time by the click of the computer. One can collect and discuss so many topics and matter throughout the world because of computer. It is very simple, easy and effective way of communication for all students and they never get bored studying in computer and it is essential for students if they want to be a doctor, an engineer or an intelligent person.

The computer is an important part of modern education because it is a part of textbooks and students are studying it in school, colleges and universities but it needs much attention of the government.
We can't ignore the importance of computer for modern education. We should get computer skills and information technology for bright careers because it will help us to find a good job and profession in our future.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

All Pakistan Tour 2004

Atif Jameel
B.A(Final)

On 30th June 2004; we, total 74 students of Ata Shad Degree College Turbat, under the leadership of three honorable professors, started our journey. Those three professors were Sirbuland Khan (Balochi).Akbar Ali (Chemistry), and Illahi Bukhsh(Economics). We were from different classes, and some of us were even too close to each other. Our first destination was Karachi, the city of lights. However, we didn't have enough time to visit any place, since in the same evening we had to start our journey towards Peshawar by train. Most of us had seen the train for the first time. We had amazing18 hours in train. We stayed in Peshawar for three days in and visited beautiful places like Bagh-a-Naran, Warsak dam, educational institution, Agricultural universities, Engineering universities and Islamia College. Qissa Khawani bazaar is also worth mentioning. The Islamia college bus took us to Islamabad, the capital of Pakistan where we stayed in a high school.

In Islamabad we had four days. In those four days we visited places like Quaid-a-Azam University, Rawal dam and Daman-a- koh. We also visited historical city Taxalla where we saw a nice Museum and two other ancient cities. We then went to Murree. We enjoyed chair-lifts. A natural lover must visit Muree. Lahore was our next destination, where the high school of Islamabad's bus took us. In Lahore we had five days. We stayed in National College of Arts' hostel. We visited a lot of places, such as Punjab University, Shalamar Bagh,Urdu Bazaar, Lahore Museum, Badshahi Masjid and Shahi Killa. As they say "Lahore Lahore hai" really it is worth seeing. After staying Lahore, we once again resumed our journey toward Quetta by train. This time it was a better train. In Quetta we stayed at Degree College's hostel for four days where we explored Balochistan University, Bolan Medical College, Science College and Archer Road- the road famous for book stalls. We went to Ziarat as well, where we enjoyed exploring Quad-a-Azam residency, the place where our founding father stayed for the last day of his life. Ziarat is famous for its juniper forest all over the world. As they say, "all good things must come to and end" our journey back home was on 20th July, and we reached Turbat on 21st July. A journey never to be forgotten

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

All Pakistan Tour 2004

Atif Jameel
B.A(Final)

On 30th June 2004; we, total 74 students of Ata Shad Degree College Turbat, under the leadership of three honorable professors, started our journey. Those three professors were Sirbuland Khan (Balochi).Akbar Ali (Chemistry), and Illahi Bukhsh(Economics). We were from different classes, and some of us were even too close to each other. Our first destination was Karachi, the city of lights. However, we didn't have enough time to visit any place, since in the same evening we had to start our journey towards Peshawar by train. Most of us had seen the train for the first time. We had amazing18 hours in train. We stayed in Peshawar for three days in and visited beautiful places like Bagh-a-Naran, Warsak dam, educational institution, Agricultural universities, Engineering universities and Islamia College. Qissa Khawani bazaar is also worth mentioning. The Islamia college bus took us to Islamabad, the capital of Pakistan where we stayed in a high school.

In Islamabad we had four days. In those four days we visited places like Quaid-a-Azam University, Rawal dam and Daman-a- koh. We also visited historical city Taxalla where we saw a nice Museum and two other ancient cities. We then went to Murree. We enjoyed chair-lifts. A natural lover must visit Muree. Lahore was our next destination, where the high school of Islamabad's bus took us. In Lahore we had five days. We stayed in National College of Arts' hostel. We visited a lot of places, such as Punjab University, Shalamar Bagh,Urdu Bazaar, Lahore Museum, Badshahi Masjid and Shahi Killa. As they say "Lahore Lahore hai" really it is worth seeing. After staying Lahore, we once again resumed our journey toward Quetta by train. This time it was a better train. In Quetta we stayed at Degree College's hostel for four days where we explored Balochistan University, Bolan Medical College, Science College and Archer Road- the road famous for book stalls. We went to Ziarat as well, where we enjoyed exploring Quad-a-Azam residency, the place where our founding father stayed for the last day of his life. Ziarat is famous for its juniper forest all over the world. As they say, "all good things must come to and end" our journey back home was on 20th July, and we reached Turbat on 21st July. A journey never to be forgotten

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Albert Einstein

Asifa Ghulam Rasool

Albert Einstein, one of the greatest scientists, who has ever lived, was born in Ulm on March 14,1879. In his childhood none could think highly of him. He didn't talk until the age of three; however, things were changed as he grew up. In 1900, he became a Swiss citizen and joined a high school in Switzerland. He was interested in Mathematics and Physics. He often cut classes and used the time to study Physics on his own. He passed his examinations and graduated by studying the notes of classmate. In 1905 he did his Ph.D and published paper on special relativity on photoelectric effect and on the Brownian motion. In 1913, he was appointed as a professor at the University of Berlin and also became the director of Kaiser Wilhelm Institute of Physics.

In 1921, he won Noble Prize for his paper explaining photoelectric effect. Einstein was Jewish when Hitler rose to power in Germany; he left Germany for the United States. In 1933, he took a position at the Institute at Princeton New Jersey. In 1939 Einstein sent a letter to President Roosevelt, the then American President pointing out the possibility of making an atomic bomb. As a result of this letter, Manhattan project was launched which led to the development of first atomic bomb that was exploded at Hiroshima in 1945, Besides scientific research, Einstein also gave time to political and social causes Moreover, he was a strong supporter of Zionism a world wide movement originated in 19the century and supported the idea of developing a Jewish nation in Palestine. Einstein's theory of relativity gave him worldwide fame. His famous equation $E=MC^2$ predicated that energy could be converted into matter.

Surprisingly, the most renowned scientist passed a simple life. He wore clothes un- pressed used to sing and whistle in bathroom. Playing violin was his favorite hobby.

Strangely, Einstein loathed what people love to have such as fame and name, wealth etc. His first marriage ended in divorce and remarried. He had two sons. He died in Princeton in 1955. With him was closed a glorious chapter in science and technology.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Mohammad Ali: You are way too right. Listen to my third question. Who is your best follower?
Satan: Well, I have zillion of followers, and it is safe to say that killer robbers, drinkers, gamblers and lots more are my favorite followers.
Mohammad Ali: Can you tell me something about your old friend? Now who is banished?
Satan: Oh! You are talking about so and so, but he is not my friend any more because he didn't know the value of friends. It is said that as you sow, so shall you reap.
Mohammad Ali: My next question to you is that did anyone teach you.
Satan: Actually, I wasn't taught by anyone, but I got a lot from human and yet I am getting as well.
Mohammad Ali: Oh! That is strange. At last do you want to suggest us something?
Satan: Sorry, you are much more intelligent than me, just I request you, my humbly request to you is that, please, for the sake of Allah not to utilize my name if you do something badly. I am sinless, you people made me sinful. Go now; you have got to pass your final exam.
After these words the man disappeared as if there was no man before. I really think sometimes such an exam. made me think about the Doomsday, which remains in my life forever. Do you think my dream ever come true, I really don't know. What do you think of it?

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

A Dreadful Dream

Mohammad Ali
3rd year B.A

One night I bypassed the chair, because I wanted to getup early in the morning for the final exam, which really was a question of life. I was about to close my eyes; all of sudden, I saw a huge, black and strong man who looked like devilishly dangerous and came nearer and sat in the chair. I really became flabbergasted but later, I took it easy. I guess, now it is rather better to initiate the conversation:

Mohammad Ali: Excuse me; may I trouble you to tell me your name?

Satan: By the way, I have a bundle of names; however, my name is Mr. Satan

Mohammad Ali: Are you Mr. Satan.......?
Oh, nice to meet you.

Satan: Anyhow, talk about your purpose.

Mohammad Ali: Mr. Satan! I want to ask you some questions, can I?

Satan: Hmm! Have I ever stopped anyone before?

Mohammad Ali: Thanks; my first question to you is that can you tell me why people call you Satan?

Satan: Well, who to blame; no Sincere man, mankind is terrible they really made me a real Satan .A real Stan.

Mohammad Ali: Oh! It is too painful. Anyway, my second question stands like this why you tease human beings. The human is your enemy.

Satan: Oh! Oh! Are you Okay? I tease human! I consider the human my enemy? I think you really are humbling In fact human beings tease me. It is so painful and abysmal for me to utter today in this entire world. Whatever is being done beautifully human says they have done it. On the other hand, if something is done badly they take my name. For your kind information man kills man for his self interest, and as a result goes to jail and during facing the justice he says "Satan: Terrible, got me killed", it is justice???

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Serial No	Play	playwright	Form (kind) of play	Theme
1	Doctor Faustus	Christopher Marlow	One man tragedy	Greed
2	Tamberlain The Great	Christopher Marlow	Historical Tragedy	Want of excessive power
3	The Jew Of Malta	Christopher Marlow	Comedy of manner	Greed
4	King Lear	William Shakespeare	King tragedy	Foolishness
5	Hamlet	William Shakespeare	Prince tragedy	Rivalry
6	Macbeth	William Shakespeare	Duke tragedy	Desire of power
7	Othello	William Shakespeare	General's tragedy	Desire of power
8	Julius Ceaser	William Shakespeare	General,politician parliamentarian and emperor tragedy	Desire of power
9	Merchant of Venice	William Shakespeare	Melodrama/comedy of humor	Greed
10	Romeo Juliet	William Shakespeare	Melodrama/romantic story/tragedy	Love
11	Twelfth night	William Shakespeare	Comedy of humour	Love
12	Tempest	William Shakespeare	Comedy of humour	Foolishness
13	Comedy of error	William Shakespeare	Comedy of humour	Foolishness
14	Volphone or the fox	Ben Johnson	Comedy of manner	Fraud
15	The alchemist	Ben Johnson	Comedy of manner	Greed
16	Cleopatra	George Bernard Shaw	Historical queen's tragedy	Greed
17	Way of the world	William Congrove	Comedy of manner	Greed

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

necessarily include violence it is important to recognize that violent words and deeds, are no means always or necessarily melodramatic. King Lear's curse upon his daughter goneril is violent and theatrically effective , but not melodramatic , because it is what a man like King Lear would do in Lear's situation so with goneril ,Othellos'Satan: murder of his beloved wife Desdemona and with most of the deeds of violence in Shakespeares tragedies. They are not dramatic , because they are the natural result of character and situation. Violence has always been there in tragedy. No great tragic writer has been afraid of violence, only it should not be theatrical. It should arise naturally out of character and situation.
In the Jacobean age degenerates into melodrama. It now lacks in subtly and depth of characterization, and dramatist depends for its effects on the exploitation of crude physical horror.

<u>One act Play</u>

The one act play is a short play. It is like a short story. It may consist of one act and certain scenes. The one act play has one central idea. The following points about the one act play be noted
1 there is often quick action in the one act play
2 the one act play creates a great deal of suspense in those, who read or see it. As we read or see it we wait for its result anxiously, and we take much interest in it.
3 the events in one act play are often surprising and unexpected. We become emotional while seeing or reading one act play, because of this the end of one act play of this kind is often very surprising
4 the one act play can be a comedy or a tragedy or a melodrama.

Below is the list of classical masterpieces of tragedies and comedies drama of English literature. Their everlasting impact always illuminates the English drama.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

much else in English comedy, especially Shakespeare's comedy. The rib-shaking hilarious laughter of Shakespeare may be irresponsible, but all the same it has been a perennial source of delight and amusement. It satisfies some deep and permanent need of human nature, the need to relax and forget the burden of life. To sum up, there are two views of comedy according to first view the function of comedy is neither to arouse the emotion nor to correct and reform. Its function is to provide lighthearted fun and the more hilarious the laughter the better. According to the second view the function of comedy is mainly correction. This function is performed by laughing at vanity, affectation and other forms of deviation from the expected or normal. This is the classical or the French concept of comedy. The second kind of comedy the corrective comedy, is distinguished from satire by an absence of the wrath or indignation which characterizes the satirist, its laughter is thoughtful, but is impersonal in the comedy of Shakespeare there is often an intermingling of both these species. Much rib-shaking fun is entwined with thoughtful laughter

Tragic Comedy

A tragic comedy is play with double ending I-e the ending is happy for some characters and unhappy for other. Thus there is a mingling of comedy and tragedy. More over there is an infusion of the comic in what is essentially a tragedy and infusion tragic gloom in a comedy Aristotle condemned such mixture, because he felt such mixture spoils and weakens the tragic effect, in his views a tragedy should be tragic throughout, but Shakespeare proved that a tragic comedy is also a great work of art. "Merchant of Venice" is great play of Shakespeare. It ends unhappily for shylock and happily for Antonio, bassonio, Portia and other. similarly in his tragedies he provides comic relief by bringing in the fool(clown) or some other comic character. The gravedigger's scenes in "Hamlet" readily comes to mind in this connection. Ever since Shakespeare's masterpieces were written, the comparative merits and demerits of tragic- comedy were hotly debated. Dryden and Dr Johnson both strongly defended the form of drama for its meanness to life and nature and regarded it as one of the chief glories of the English stage.

Melodrama

Melodrama occurs when the play writer sacrifices truth to life in either character or event for the sake of theatrical effect. This sacrifice of truth often involves violence and in language or action. but it does not

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

catharsis of these (or such like) emotions. The action must be complete and in other word, it must have a beginning, middle and an end. At all points aristotle emphases that the tragic action must be in accordance with laws of probability and necessity. The actor of tragedy must be of a certain magnitude

Tragic hero

The ideal tragic hero should be good but not too good or prefect, for the fall of a perfectly good man from happiness in to misery would be odious and repellent. The tragic hero, according to Aristotle must be a person, who occupies a position of lofty eminence in society . He must be a high placed and well-reputed individual. Shakespeare's tragic heroes are all eminent individuals. Modern drama however, has demonstrated the meanest individual can serve as tragic hero as well as the prince of royal. The theme of Shakespearean tragedy is the struggle between the good and evil, resulting in serious convulsion and disturbances, sorrows, suffering and finally death. Shakespearean tragedy is preeminently "the story of one person". The hero or at most of two, the hero and the heroine. Hence we can call the Shakespearean tragedy as tale of suffering and his tragic hero has exceptional nature, but he inevitably, has some tragic flaws, which leads him to destruction and death. Poetic justice is not fact of life, so the Shakespeare the realist does not introduce it in his tragedies

Comedy

Comedies have been written since time immemorial. Among the ancient Aristophanes, plaunius, and Terence were great writer of comedy, whose comedies have been source of inspiration to subsequent performer of the art. Meander, molier, Marlow, Shakespeare and Ben Johnson were some modern writer of comedy but not much attention has been given to the art of comedy. Comedy has been treated as mere amusement". it is purpose being generally considered as that of merely giving relief to tired minds. The general view has been that comedy provides laughter serves as sort of change from the serious pre occupation of life. According to Greek philosopher "comedy is representation of characters of a lower type worse than the average. By "worse" or "lower" Aristotle does not mean morally bad but only ridiculous. He then defines the ridiculous" as the species of ugly". It is that species of the ugly, which does not cause any pain or harm to others. Rather it is productive of laughter. No doubt many forms of vanity, self love and affectation are covered up by this view of comic, but there is

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

3 Language: as regard the language of drama, plays may be written both in verse and prose. Christopher Marlow and Shakespeare used both blank verse and prose for their plays but the plays of john Galsworthy and Bernard SHAW's drama are wholly in prose. How ever T.S. Eliot considers a prose drama something unnatural and artificial.

4 Theme: since drama is an imitation of life, but what type of life it should imitate? Great art arises only when its theme (story) is noble and worthy of artistic treatment, hence the dramatist must deal with a noble and dignified action. As the drama is an objective art, the dramatist does not speak in his Own person, but he may express his views through the mouth of his character

Kind(Form) Of Drama

There are several form or kind of drama. Tragedy and comedy are two broad divisions. There is also a third one called tragic-comedy. Tragedy is further divided in to number of kind, as classical tragedy, romantic tragedy melodrama so on. Similarly there is romantic comedy classical comedy, comedy of humour .due to length of subject; we briefly describe tragedy and comedy.

Tragedy: Nature and Function

The Greek concept of tragedy. In the "poetics" Aristotle's concept of tragedy has, had, a profound far reaching influence on the theory and practices of tragedy in England. Along with the senecan(a romantic dramatist in olden time) and medieval concept of tragedy. It went a long way toward shaping Shakespeare's own view of it. The Greek concept of tragedy was different from the modern conception. Today we regard the tragedy as a story with an unhappy ending. But this was not the Greek, conception. In the Greek language the word tragedy means " a goat song " and the word came to be used for plays, because of the practices of awarding goat to winners in a dramatic contest. Greek tragedies were very serious in tone but many of them had happy ending.

Aristotle's definition of tragedy

Its implication. Aristotle defines tragedy as " the imitation of an action, serious, complete and of a certain magnitude, in a language beautified in different part with different kind of embellishment, through action, not narration, and through scenes of pity and fear, bringing about the

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

A Brief Study Of English Drama

Mohummad Anwar Qazi
Lecturer in English

"The world is a stage, and all men and women are merely players" The above-mentioned quote is Shakespearean saying, which I have quoted, but before discussing about it, first of all let us think about the drama, and that what is drama in itself?

Drama like other forms of literature, imitates life but unlike other forms of literature, it imitates life through action, speech, and movement. It is designed for representation on the stage by actors, who act the parts of distributed character of its story and among whom narrative and the dialogues are with the stage condition, the skill of the actors and the taste of audience or the spectators (viewers) before whom it is to be staged. The structure of drama is determined by stage condition. So drama is a composite performing art, the origin of the drama in English begun with miracle and mystery plays.

Drama: *A Difficult Performing Art*

A drama, like novel, has plot, character, dialogue setting, and it also expresses an out look of life, but in the handling of these essential features the dramatic art is different from the art of novelist. Much greater skill and painstaking on the part of the dramatist is needed for successful drama than for a novel. For example a play is meant for a single hearing, so its plot cannot be as long and as crowded with events as that of a novel.

The Construction of Drama:

It has four parts.

1 Action: the action of drama must move forward quickly without any digression of episodes to divert attention from the human action. A drama is generally divided in to five acts.

2 Characterizations: in drama characterization is also a lasting and fundamental element in dramatic art. The drama or the play must not be over crowded with many characters a full length character study as in the case of novel is not possible for a drama.

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Content At Glance

A Brief Study of English Drama	Prof: M.Anwar Qazi	04
A Dreadful Dream	Mohammad Ali	10
Albert Einstein	Asifa Ghulam Rasool	12
All Pakistan Tour 2004	Atif Jameel	13
Computer and Modern Education	Zaiba Ghafoor	14
Discrimination against woman in Pakistan	Mubina A.Ghafoor	15
Discrimination Against Women	Ubaida Dilmurd	16
Entertainment Or Destruction	Sadaf Jameel	17
Ever lasting golden sayings of all time	Shahnaz Masood	18
Historical Relics Of Kech Valley	Prof: M.Anwar Qazi	19
Hostel Life	Mohummad Waris	21
Women Status In Islam	Sadia Naseer Ahmed	22
We and Almighty	Samina Faqir	23
Virus And HIV/AIDS	Prof Fida Ahmed	25
Thoughts	Chandi subzal	29
Role of education in development	Sameer Nisar	30
The Fruit of Hard work	Anila Sattar	31
Difference Between Diamond and Gold	Fatima Bashir	32
State of Matter	Prof: M Dawood	33
Salaat(Prayers)	Mohammad Rahim	34
Free Bird	Prof: Nadeem Akram	35
Report	Prof: Barkat Ismail	36
Positive thoughts	Amir Bakhsh	38
Parents, Precious Gift of God	Nahida Nazir	39
Motivation- one of the biggest sources to learn	Prof: Barket Ismail	40
Life	Hina Ibrahim	42
Is It Wise To Give Too Much Freedom To Teens?	Fazal Karim	43
How Can a Student Achieve His Target?	Sumia Muran	44

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Editor's Note

I am honoured to take responsibilities of editing the English section of "Kech" college magazine as Editor, which represent the Govt AtaShad Degree College, Turbat and Govt Girls Degree College, Turbat

I, along with my colleagues as well as students have tried our best to portray the geo,socio,cultural colors of Kech Valley. So we are optimistic that our readers would appreciate and acknowledge our sincere efforts.

Thus we are waiting impatiently the reader's views suggestion to make the magazine better in future.

Professor Mohummad Anwar Qazi

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

KECH

Mag:

2 0 0 6

Govt: AtaShad Degree College,
Govt: Girls Degree College,
Turabt

Patron & Editor in Chief
Professor Abdur Razzaque Khan

Downloaded from Atta Shad College Digital Library

Mag:

Kech

2006

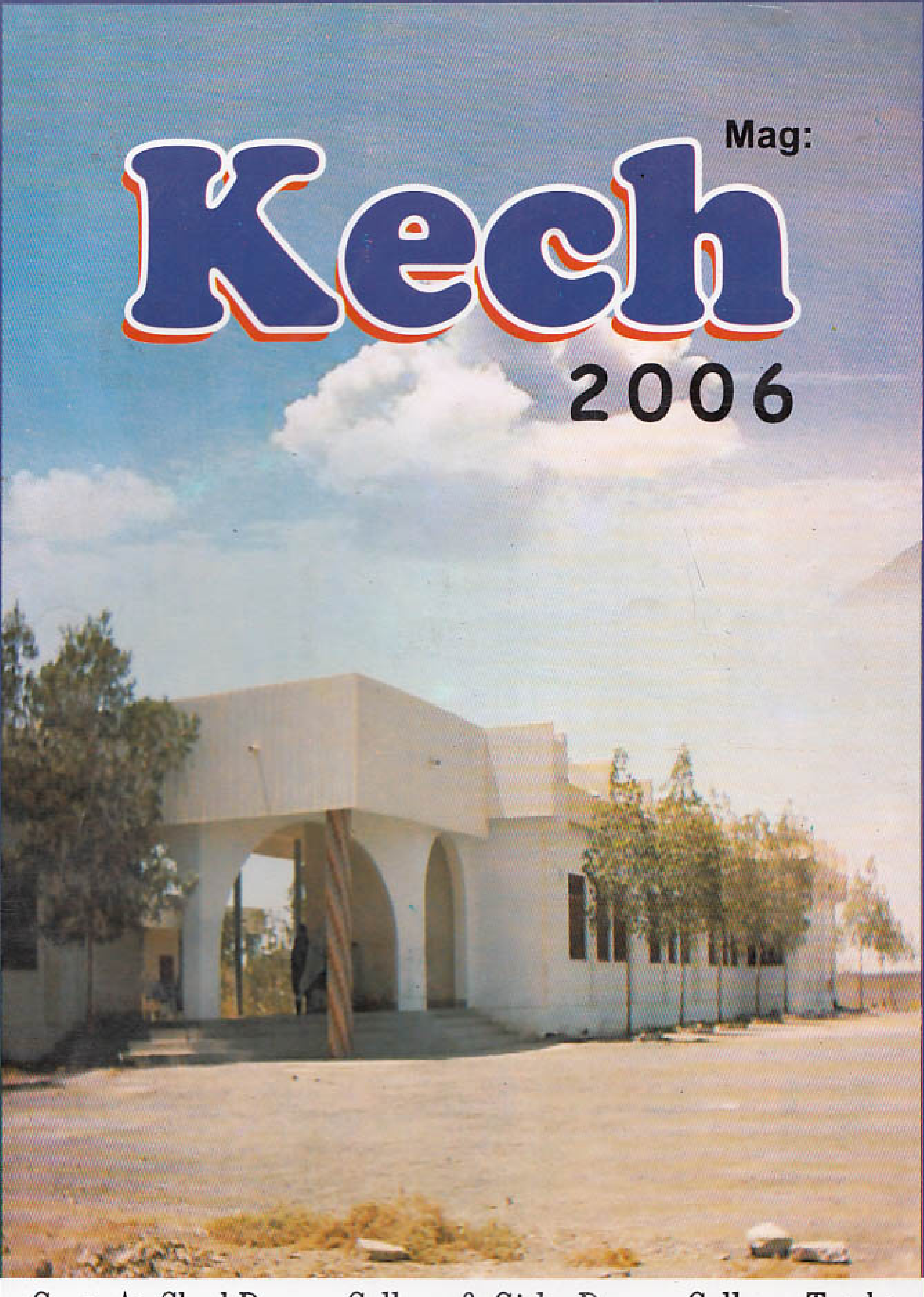

Govt: AtaShad Degree College & Girls Degree College, Turabt

Downloaded from Atta Shad College Digital Library